ندائے اُردو- 5

اردو کی درسی کتاب (زبان دوم)

URDU READER - CLASS X جماعت دہم

(Second Language)

FREE

ناشر

حکومت تلنگانہ، حیدرآباد

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

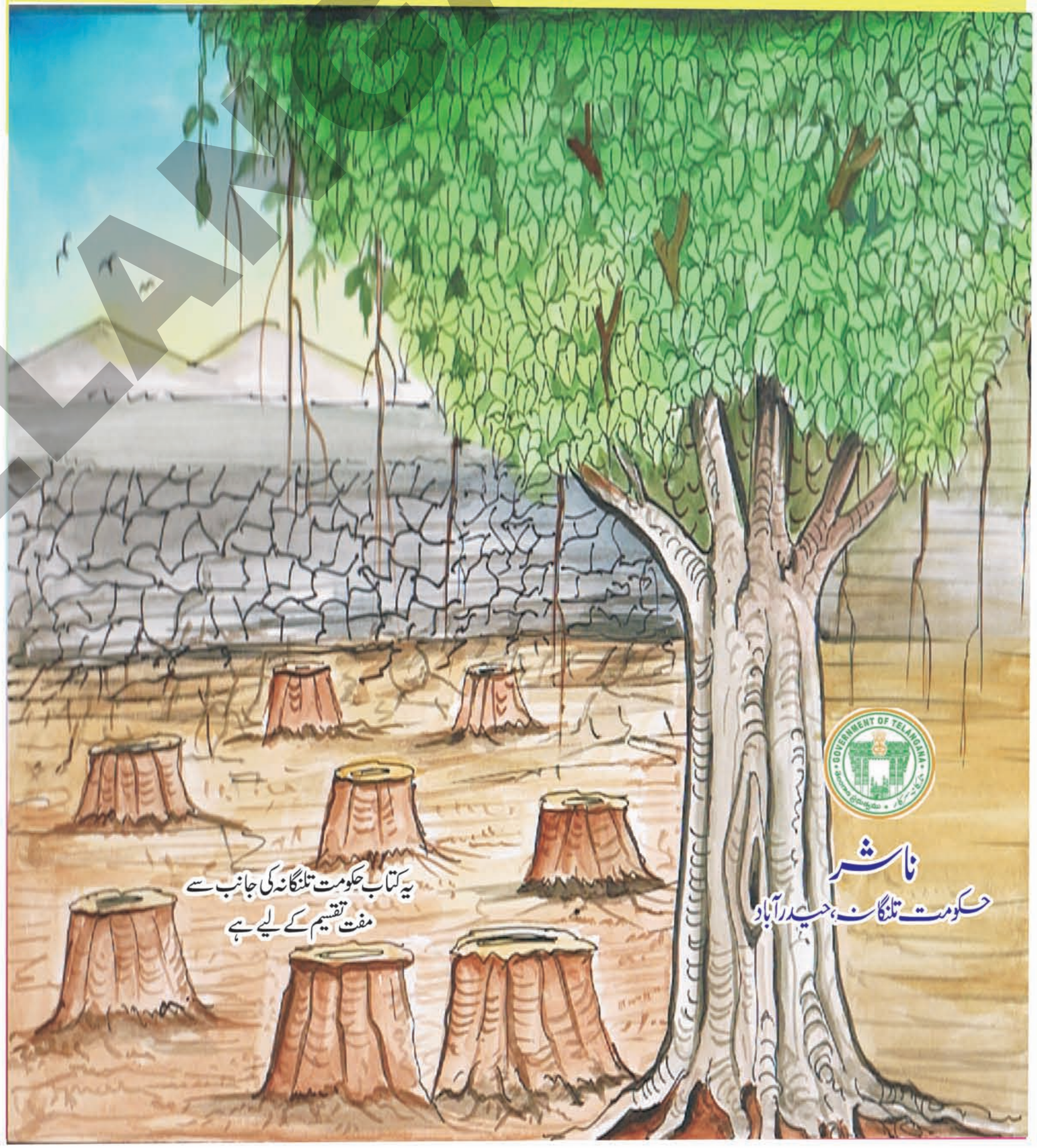

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے
مفت تقسیم کے لیے ہے

ناشر

حکومت تلنگانہ، حیدرآباد

SCERT TELANGANA

ممتاز شخصیتیں

حضرت محدث دکن عارف باللہ ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری محدث دکن علیہ الرحمہ والرضوان ایک بلند پایہ محدث، عظیم مفسر، جلیل القدر فقیہ تھے۔ آپ علوم آلیہ وعالیہ پر کامل دسترس رکھتے تھے اور معقول ومنقول کے جامع، شریعت وطریقت کے مقتدا وپیشوا ہیں، آپ علوم وفنون کے آفتاب ہونے کے ساتھ ساتھ، دوراندیش مفکر صاحب رائے دانشور ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات والاصفات میں وہ تمام کمالات رکھے جو دین اور ہدایت ورہنمائی خلق کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ حضرت محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شریف کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کردی، صبح وشام یہی مشن جاری رکھا اپنی کتابوں میں جابجا احادیث شریفہ نقل فرمائیں، مواعظ مبارکہ میں احادیث شریفہ بیان فرمائیں، بالخصوص زجاجۃ المصابیح کی تالیف کے ذریعہ آپ نے وہ بلند ترین کارنامہ انجام دیا ہے کہ علم حدیث کے ماہرین، روایت ودرایت کے ائمہ نے اس کا اعتراف کیا۔ زجاجۃ المصابیح ایسا بحر بیکراں ہے کہ جس میں ہر شخص اپنی صلاحیت کے مطابق گہرائی میں جاتا ہے اور لعل وگوہر نکال لاتا ہے فقہ حنفی کی خدمت اور زجاجۃ المصابیح کی تالیف ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے مفید وکارآمد ہے، آپ عالم اسلام کے محدث اعظم ہیں، مقام وموطن کی نسبت کرتے ہوئے آپ کو ''محدث دکن'' کہا جاتا ہے۔ حضرت مولانا ابوالوفاء افغانی علیہ الرحمہ بانی احیاء المعارف النعمانیۃ نے فرمایا کہ حضرت محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی مایہ ناز کتاب زجاجۃ المصابیح لکھی جو عالم اسلام میں پڑھی اور پڑھائی جارہی ہے، عالم اسلام آپ کے اس تجدیدی کارنامہ پر جتنا فخر کرے کم ہے۔ زجاجۃ المصابیح کی جلدیں جامعہ ام القری کی لائبریری میں بھی موجود ہیں جس کو جامعہ کی ویب سائٹ پر فہرست کتب میں ذکر کیا گیا ہے۔

بیگم حضرت محل کا نام ہندوستان کی جنگ آزادی میں پہلی سرگرم عمل خاتون رہنما کے نام سے مشہور ہے۔ برطانوی حکومت کی ''تقسیم کرواور حکومت کرو'' کی پالیسی کی مخالفت کرتے ہوئے انہوں نے ہندو؟ں اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرکے تحریک جنگ آزادی ہند 1857ء کو ایک نیا رخ دیا۔ بیگم حضرت محل پہلی ایسی قائد تھیں، جنہوں نے برطانوی حکومت کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے اور 20 برس جلاوطنی اور اپنی موت 1879 تک لگاتار برطانوی حکومت کی مخالفت کی۔ حالانکہ حضرت محل کے متعلق مورخین کو بھی زیادہ پختہ جانکاری نہیں ہے شاید وہ فیض آباد کے ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتی تھیں کچھ انگریزی مصنفین کے مطابق ان کا نام افتخار النساء تھا۔ پی۔جے۔او۔ٹیلر کے مطابق جب افتخار النساء کے یہاں ایک بیٹے کی ولادت ہوئی تو نواب واحد علی شاہ نے حضرت محل کا لقب دیا۔ 1856ء میں برطانوی حکومت نے نواب واجد علی شاہ کو جلاوطن کرکے کلکتہ بھیج دیا۔ تب حضرت محل نے اودھ کی باگ ڈور سنبھال لی۔ انہوں نے یہ ثابت کیا کہ عورت صرف گھر کی چہار دیواری کا نظام ہی خوبی سے نہیں سنبھالتی بلکہ وقت پڑنے پر وہ اپنے جوہر دکھا کر دشمنوں کو کھدیڑنے کا حوصلہ بھی رکھتی ہے۔

اوؔج یعقوبی

اوؔج یعقوبی کی تاریخ پیدائش 10 مارچ 1913ء ہے۔ ان کے والد کا نام سید یعقوب تھا۔ انہوں نے ان کا نام سید عبدالقدیم رکھا تھا۔ تسمیہ خوانی کی رسم میں اخبار روزنامہ ''صحیفہ'' کے مدیر مولانا اکبر علی مرحوم نے اقراء کی تلاوت کروائی تھی۔ انہوں نے مدرسہ تحتانیہ چادرگھاٹ، چنچل گوڑہ ہائی اسکول اور گوشہ محل میں تعلیم حاصل کی تھی۔ ادارہ حمیدیہ میں انہوں نے منشی اور فاضل کی تعلیم حاصل کی جس زمانے میں ان کے والد سمنٹ بلاک میں سکونت پذیر تھے جو ملک پیٹ ریلوے اسٹیشن کے روبرو تھا۔ اس کے اکناف میں جوش ملیح آبادی، ماہر القادری، خورشید نظیر، پروفیسر عبدالقیوم خاں باقی اور احمد نواز جنگ فانی جیسے باکمال علمی، ادبی اور شاعرانہ ذوق رکھنے والے حضرات رہائش پذیر تھے۔ ان سارے لوگوں کے گھروں میں وہ اپنی کم سنی کی وجہ گھومتے رہتے تھے۔ وہ مہاراجہ کرشن پرشاد شاد کی دیوڑھی میں ہونے والے ماہانہ مشاعروں میں اور ہر ہلالی مہینہ کی 27 کو روزنامہ صحیفہ کی میلاد بلڈنگ میں ہونے والے مشاعروں میں پابندی سے شرکت کیا کرتے تھے۔ اس طرح ان میں ذوق شاعری پروان چڑھتا رہا۔ ابتداء میں وہ اختؔر تخلص کیا کرتے تھے۔ ان کی شاعرانہ زندگی کا پہلا شعر ملاحظہ فرمائیے۔

تری جدائی نے دیوانہ کردیا مجھ کو
ترے فراق نے شاعر بنادیا مجھ کو

ہدایات برائے طلبا

- ☆ عزیز طلبا! جماعت دہم میں زبان دوم کی اردو درسی کتاب میں آٹھ اسباق اور چار سرسری مطالعے کے اسباق شامل ہیں۔
- ☆ ہر سبق کا پڑھیے۔ سوچیے بولیے یا تصویر دیکھیے۔ سوچ کر بولیے' کے عنوان سے آغاز ہوتا ہے۔ ان سوالوں کی بنیاد پر کمرہ جماعت میں مباحثہ میں حصہ لیں۔
- ☆ سبق کا مقصد' سبق کی تفصیلات' شاعر یا مصنف کا تعارف سے متعلق تفصیلات پڑھ کر سمجھیں۔
- ☆ طلبا کے لیے ہدیات' کے تحت دیئے گئے امور کا مطالعہ کیجیے اور اس کے مطابق عمل کریں۔ اسی طرح الفاظ کی معانی کتاب کے آخر دی گئی فرہنگ/لغت دیکھ کر معلوم کیجیے۔
- ☆ آپ کے اساتذہ سبق کے متن کی تدریس تین تا چار دن کریں گے۔ اسی کے پیش نظر سبق کی تقسیم کرکے اس کو رومن اعداد (I,II,III) سے ظاہر کیا گیا۔
- ☆ سبق کے بعد ''یہ کیجیے'' عنوان سے مشقیں دی گئی ہیں۔ جو سمجھنا' اظہار خیال کرنا' اظہار مافی الضمیر' تخلیقی اظہار' زبان شناسی' لسانی سرگرمیاں/منصوبہ کام کے عنوان سے ہیں۔ ان کے تحت دیئے گئے سوالوں کے جواب آپ خود سے سوچ کر لکھیں۔ کسی بھی صورت میں گائیڈس' اسٹڈی مٹریل' کوئسچن بینک یا اپنے ساتھی طلبا کی نوٹ بک دیکھ کر نہ لکھیں۔
- ☆ سمجھنا۔ اظہار خیال کرنا سے متعلق مشقیں آپ میں گفتگو کرنے' پڑھ کر سمجھنے کی صلاحیت کو فروغ دینے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے تحت غیر شناسا متن پڑھ کر جواب لکھنے کے علاوہ سبق پڑھ کر فہم حاصل کرنے میں معاون مشقیں شامل ہیں۔ اس کا مطالعہ کریں اور سمجھ کر خود سے لکھیں۔
- ☆ اظہار مافی الضمیر' تخلیقی اظہار: اس مشق کے تحت غور وفکر پر مبنی سوالات دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح تخلیقی اظہار کے تحت دیئے گئے سوالوں کے جواب خود سے لکھنے کی کوشش کریں۔ ان سوالوں کے جواب لکھنے کے لیے اپنے معلم سے مباحثہ کریں۔
- ☆ زبان شناسی: زبان شناسی میں لفظیات کے تحت دیے گئے مشقوں کے حل کے لیے لغت' کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ کا استعمال کیجیے۔ قواعد کے تحت دی گئی مثالوں کو پڑھ کر سمجھیے۔
- ☆ ہر سبق کے تحت دیئے گئے منصوبہ کام آپ خود سے کیجیے۔ اس طرح اسکولی کی لائبریری کو جانے' کتابوں کا مطالعہ کرنے کی عادت کو فروغ دیجیے۔ اس کے لیے کس طرح کیا جائے اپنے معلم سے معلوم کیجیے۔
- ☆ اسکولی سطح پر آخری جماعت جماعت دہم ہوتی ہے۔ اس کے لیے بورڈ امتحان منعقد کیا جاتا ہے۔ بورڈ امتحان میں دیے جانے والے سوالات ہو بہو کتاب کے سوالات نہیں ہوتے۔ لہٰذا ہر سبق میں دیے گئے سوالوں کے جواب آپ خود سے لکھنے کی مشق کریں تب ہی آپ امتحان میں بہتر طور پر جواب لکھ سکتے ہیں۔ اس کے بجائے کتابی مواد کو رٹنا اور دیکھ کر لکھنا جیسی عادت کو فروغ دینے سے آپ مشکل میں پڑ جائیں گے۔
- ☆ اس کتاب کے ذریعہ حصول طلب استعدادوں کی تفصیلات دی گئی ہیں۔ اس تعلیمی سال کے اختتام پر آپ کو کیا کیا حاصل کرنا ہے وہ تفصیلات بھی دی گئی ہیں۔ ان کا مطالعہ کیجیے۔ سبق کی تکمیل پر آپ کیا کیا کرسکتے ہیں اپنے بارے میں آپ ہی جانیے۔
- ☆ ایک سبق کی تدریس کے لیے کم از کم 12 پیریڈ درکار ہوتے ہیں۔ سبق سے پہلے کا مواد اور سبق کے متن کی تدریس کے لیے تقریباً 5 پیریڈ درکار ہوتے ہیں۔ ہر ایک مشق کے لیے ایک پیریڈ درکار ہوگا۔ لہٰذا مشقوں کے حل کے وقت مکمل توجہ دیجیے۔ اسکول ہی میں مشقیں حل کریں۔
- ☆ آپ خاموش نہ رہیں۔ جو چیز سمجھ میں نہ آئے اُس سے متعلق معلم سے سوال کریں اور اپنی لسانی استعدادوں کو فروغ دیں۔

SCERT TELANGANA

ندائے اردو۔5

اردو کی درسی کتاب (زبان دوم)

Urdu Reader - X Class (Second Language)

جماعت دھم

مدیران

ڈاکٹر سید فضل اللہ مکرم، اسوسی ایٹ پروفیسر، اورینٹل اردو پی جی کالج، حمایت نگر، حیدرآباد

ڈاکٹر اطہر سلطانہ، پرنسپل وصدر شعبہ اردو تلنگانہ یونیورسٹی، نظام آباد

محترمہ تحسین سلطانہ، پرنسپل گورنمنٹ کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، محبوب نگر

ڈاکٹر موسیٰ اقبال، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، تلنگانہ یونیورسٹی، نظام آباد

ڈاکٹر حمیرہ سعید، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، این ٹی آر گورنمنٹ ڈگری کالج محبوب نگر

کوآرڈینٹرس

ڈاکٹر شریمتی ایم رما دیوی
لکچرر
شعبہ لسانیات، ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی
تلنگانہ، حیدرآباد

محمد افتخار الدین احمد شاؔد
اسکول اسسٹنٹ
گورنمنٹ ہائی اسکول، ٹپہ چبوترہ
آصف نگر، حیدرآباد

مصورین:

1۔ کوریلا سرینواس، ہیڈ ماسٹر ضلع پریشد ہائی اسکول، کرمیڈو، چنتہ پلی، نلگنڈہ

2۔ کے بابو، ہیڈ ماسٹر ضلع پریشد ہائی اسکول، آندھرا نگر، نندی پیٹ، نظام آباد

3۔ سید حشمت اللہ، ڈرائنگ ماسٹر، گورنمنٹ ہائی اسکول، جنگاؤں

4۔ سی ایچ وینکٹا رمنا، ایس جی ٹی، منڈل پریشد پرائمری اسکول، ٹیکومٹلہ، سوریہ پیٹ

5۔ کے راگھواچاری، ڈرائنگ ماسٹر، زیڈ پی ایچ ایس، ملکاپور، نلگنڈہ

کمیٹی برائے فروغ و اشاعت درسی کتاب

شریمتی بی۔ شیشو کماری
ڈائرکٹر
ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق وتربیت
تلنگانہ، حیدرآباد

ایس۔ وینکٹیشورا شرما
ڈائرکٹر
گورنمنٹ ٹکسٹ بک پریس
تلنگانہ، حیدرآباد

تعلیم کے ذریعے آگے بڑھیں
صبر و تحمل سے پیش آئیں

قانون کا احترام کریں
اپنے حقوق حاصل کریں

"میرا تلنگانہ خوشیوں کا ھے خزانہ"

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

© Government of Telangana, Hyderabad.

First Published - 2019

New Impression : 2020

All rights reserved.

No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system, or transmitted, in any form or by any means without the prior permission in writing of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition including this condition being imposed on the subsequent purchaser.

The copy right holder of this book is the Director of School Education, Hyderabad, Telangana.

This Book has been printed on 70 G.S.M. Maplitho,
Title Page 200 G.S.M. White Art Card

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

Printed in India
at **Director Telangana State Govt. Text Book Press**,
Mint Compound, Hyderabad,
Telangana State.

SCERT TELANGANA

پیش لفظ

حکومت تلنگانہ نے اقلیتوں کی فلاح و بہبود کے لیے اقامتی مدارس کا آغاز کیا ہے۔اس ضمن میں ساری ریاست میں اب تک 204 اقلیتی اقامتی اسکولوں کا قیام عمل میں آیا اور حکومت تلنگانہ کے حسب وعدہ اردو کو زبان دوم کی حیثیت سے متعارف کیا جا رہا ہے۔ اسی کے تحت اردو، زبان دوم کی حیثیت سے پہلی مرتبہ نصاب تیار کیا جا رہا ہے۔ چوں کہ اقامتی مدارس میں چھٹی جماعت سے زبان دوم کو پڑھایا جاتا ہے اس لیے طلبا کی عمر کو مدنظر رکھتے ہوئے نصاب تیار کیا گیا ہے۔اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ ابتدائی تعلیم میں خصوصاً تحتانوی جماعتوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ زبان دوم کے لحاظ سے زبان کی ابتدائی تعلیم وسطانیہ مدارس میں پڑھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اس عمر میں چوں کہ طلبا دیگر زبانوں کی بنیادی باتیں سیکھے ہوئے ہوتے ہیں اس لیے زبان دوم کو سیکھنے میں کوئی دقت درپیش نہیں ہوگی۔

درسی کتابیں استعداد کو فروغ دینے میں معاون ہوتی ہیں۔ NCF-2005 اور قانون حق تعلیم کے اصولوں کے مطابق درسی کتابوں، تدریسی سرگرمیوں، جانچ کے طریقوں اور کمرہ جماعت کے ماحول وغیرہ میں تبدیلی کے لیے ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت نے ریاستی درسیاتی خاکہ 2011 تیار کیا ہے۔اس کے تحت زبان اور اس کی تدریس کا پوزیشن پیپر بھی تیار کیا گیا۔اس کے بنیادی اصولوں کے مطابق زبان دوم اردو کی نئی درسی کتب ترتیب دی گئی ہیں۔

اس نئی کتاب میں نہ صرف معلومات فراہم کی گئی ہیں بلکہ لسانی مہارتوں جیسے سننا، سمجھنا، موقع و محل کے اعتبار سے بات چیت کرنا، پڑھنا اور سمجھ کر اظہار خیال کرنا، خود لکھنا، تخلیقی انداز میں اظہار کرنا، لفظوں پر عبور حاصل کرنا اور زبان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا جیسی استعداد کے حصول کو یقینی بنایا گیا ہے۔اس امر پر توجہ دی گئی ہے کہ زبان کی تدریس نہ صرف لسانی مہارتوں کے فروغ میں معاون ہو بلکہ انسانی اقدار، شخصیت کی نشوونما اور قوت تخیل کو بھی فروغ دینے میں مددگار ثابت ہو۔اس کے علاوہ غور و فکر پر مائل کرنے یعنی ردعمل ظاہر کرنے، مختلف زاویوں سے سوچنے، تجزیہ کرنے وغیرہ پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

ہر سبق کے آغاز سے قبل بچوں سے گفتگو کروانے، اور مباحثہ کے ذریعہ سبق کی جانب رغبت دلانے کے لیے موزوں تصویریں دی گئی ہیں۔متعین جماعت واری لسانی استعداد کے حصول کے لیے ہر سبق کے اختتام پر "یہ کیجیے" کے تحت مشغلے و مشقیں دی گئی ہیں۔ مشغلوں کی نوعیت، انفرادی، گروہی یا کل جماعت ہے۔

اس درسی کتاب کی تدوین میں شامل ایس سی ای آر ٹی اور TMREIS کے اراکین، اساتذہ، ماہرین مضمون، مصورین، ڈی۔ٹی۔پی لے آؤٹ ڈیزائنر، شعبہ نصاب اور درسی کتب کے اراکین کو میں مبارک باد دیتی ہوں۔اردو اورینٹل کالج فیکلٹی، جامعہ عثمانیہ، تلنگانہ یونیورسٹی، پالمور یونیورسٹی اور کالج آف ٹیچر ایجوکیشن کے اساتذہ صاحبان کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتی ہوں اور اس بات کی امید کرتی ہوں کہ یہ درسی کتاب درکار مہارتوں اور استعداد کو فروغ دینے میں معاون ہوگی۔آپ کے تجاویز کی منتظر۔

ڈائرکٹر

ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت

تلنگانہ، حیدرآباد

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

ہدایات برائے اساتذہ

- اس درسی کتاب کے موثر استعمال کے لیے ''پیش لفظ، درسی کتاب کے ذریعہ حصول طلب استعدادوں'' کا بہرصورت مطالعہ کریں۔
- **'ہدایات برائے طلبا'** کا مطالعہ پہلے آپ کیجیے،اس کے بعد طلبا سے کروائیے۔کیا طلبا ان سے واقف ہوے یا نہیں جائزہ لیجیے۔
- اس کتاب کی تدوین 105 پیریڈس کو ملحوظ رکھتے ہوئے کی گئی ہے۔ان میں 100 پیریڈس اسباق کی تدریس کے لیے ماباقی پیریڈس سرسری مطالعہ کے لیے جیتنی ہیں۔
- ان میں تصویر دیکھیے۔غور کیجیے،مقصد،صنف کا تعارف، سمجھنا،شاعر کا تعارف،طلبا کو ہدایت میں دی گئی معنی جاننے کی سرگرمی کے تحت جملہ دو پیریڈس کا استعمال کریں۔
- سبق کے متن سے متعلق مباحثہ کرکے فہم پہنچانے کے لیے متن کے مطابق دو تا تین پیریڈس جیتنی کیے جائیں۔
- 'یہ کیجیے' کے تحت دی گئی مشقوں کے لیے ماباقی 5 پیریڈس کا استعمال کریں۔
- سبق کی ابتدا میں 'پڑھیے۔سوچ کر بولیے' کے تحت دیے گئے امور محرکہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا اہتمام کل جماعت مشغلہ کے طور پر کریں۔
- سبق کا مقصد،صنف کی تعریف،سبق کی تفصیلات،شاعر یا سمجھنا کے تعارف سے متعلق نکات کا مطالعہ اور اس سے متعلق مباحثہ طلبا سے کروائیں۔
- 'ہدایات برائے طلبا' کے تحت الفاظ کے معانی جاننے کا مشغلہ انفرادی طور پر کروائیں۔اس کے لیے کمرہ جماعت میں بہرصورت ڈکشنری کی موجودگی کو یقینی بنائیں۔
- سبق کے متن کے تئیں طلبا کو آگہی فراہم کرنے کے لیے مباحثہ،سوال و جواب،کہانی،مظاہرہ،ڈرامہ جیسے طریقوں کو اسباق کی مناسبت سے استعمال کریں۔
- سبق کی تدریس کا مطلب صرف متن کی وضاحت کرنا نہیں ہے بلکہ اس کے اقدار شاعر یا ادیب کے خیالات اور پوشیدہ مفہوم کو طلبا سمجھ سکیں اس بات کو یقینی بنائیں۔اس کے لیے غور وفکر پر مبنی سوالات کریں۔الفاظ،تراکیب،غور وفکر اور پیغام پر مبنی جملوں کے تئیں مباحثہ کے ذریعہ سوال وجواب کے ذریعہ طلبا فہم حاصل کرسکیں اس بات کی کوشش کریں کہ طلبا کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے،ان کو عصر حاضر کے امور سے جوڑنے مختلف زاویوں سے تجزیہ کرنے کا موقع دیں۔
- 'یہ کیجیے' کے تحت دی گئی مشقیں بچوں کی لسانی استعداد کو فروغ دینے سے متعلق ہیں۔اس بات کو یقینی بنائیں کہ یہ مشقیں بچے خود سے حل کریں۔
- ہر ایک مشق کے تحت ایک پیریڈ جیتنی کیا گیا ہے۔لہٰذا متعلقہ پیریڈ میں طلبا یہ مشقیں کس طرح انجام دیں انہیں آگہی فراہم کریں۔طلبا کی جانب سے حل کردہ مشقوں کا جائزہ لیں اور ان کی تصحیح کریں۔
- جماعت دہم کے امتحانات بورڈ امتحان ہوتے ہیں لہٰذا بچے خود سے لکھیں بات کی ترغیب دیں۔کسی بھی صورت میں گائیڈس،اسٹڈی میٹریل، سوالات بینک کا استعمال کرتے ہوئے لکھنے سے مکمل طور پر باز رکھیں۔کیونکہ بورڈ امتحان میں دیے جانے والے سوالات ہو بہو درسی کتاب کے سوالات نہیں ہوں گے۔اسباق کی دی گئی مشقیں جو بچے خود سے حل کرسکتے ہیں وہی ان سوالوں کا جواب دے پائیں گے۔
- سننا بولنا کے تحت دیے گئے سوالات کی مشق کا اہتمام کل جماعت مشغلہ کے طور پر کریں۔پڑھنا،فہم حاصل کرنا کے تحت دی گئی مشقوں کا اہتمام انفرادی طور پر کریں۔سبق پڑھ کر جواب لکھنے کی سرگرمی کو گھر کے کام کے طور پر دیں۔
- خود لکھنا،تخلیقی اظہار،توصیف جیسی استعدادوں سے متعلق سوالات کو سبق کی تدریس کے دوران ہی گھر کے کام کے طور پر تفویض کریں۔طویل جوابی سوالوں کے جواب لکھنے کے لیے کل جماعت طور پر مباحثہ کا اہتمام کریں۔اس کے بعد انفرادی طور پر لکھائیں اور لکھے ہوئے جواب پڑھائیں۔بچوں کی جانب سے لکھے گئے جوابوں کی تصحیح،تصاویر،جملے،الفاظ،املا کی غلطیوں کے طور پر کریں۔
- تخلیقی اظہار سے متعلق سوالوں کے جواب لکھنے کے لیے طلبا کو مناسب مثالوں کے ذریعہ آگہی فراہم کریں۔اس کے بعد گروہی طور پر جواب

SCERT TELANGANA

لکھنے کے لیے کہیں۔ لکھے ہوے جوابوں کو پیش کریں اوران کی تصحیح مباحثہ کے ذریعہ کریں۔اس کے بعداس کام کوگھر کے کام کے طور پرتفویض کرکے انفرادی طور پر لکھنے کے لیے کہیں۔

- منصوبہ کام کے تحت پہلے ہدایتیں دیں؛اس کے لیے دوتین دن کاوقت دیں۔اس کے بعدطلبا کی جانب سے لکھی ہوئی تحریر کی تصحیح کرکے مظاہرہ کروائیں۔
- 'سبق کی تکمیل سے مراد ذیل کی تصویر دیکھیے' عنوان سے شروع ہونے والے محرکہ سے لے کر سبق کے آخرتک یعنی قول تک تمام امور کا اہتمام منصوبہ بندطریقے سے کریں اوراس سے متعلق فہم پہنچائیں۔اس طرح اساتذہ اپنی تیاری کریں۔
- اس کے لیے اساتذہ سالانہ منصوبہ اور منصوبہ سبق تیار کرلیں۔
- سالانہ منصوبہ میں حسب ذیل امور پاے جاتے ہیں۔

1) جماعت 2) مضمون 3) درکار پیریڈ

4) تعلیمی سال کے اختتام تک حصول طلب استعداد یں

5) ماہانہ اسباق کی تقسیم

مہینہ	سبق	درکار پیریڈ	درکار وسائل/اشیا	اہتمام کی جانے والی سرگرمیاں/سی سی ای

6) معلم کا ردعمل 7) صدر مدرس کے مشورے وہدایات

- ایک سبق کو پیش نظر رکھ کرمنصوبہ سبق حسب ذیل طریقے پر تیار کیا جاسکتا ہے۔

1) سبق کا نام 2) درکار پیریڈ 3) سبق کے ذریعہ حصول طلب استعداد یں

4) پیریڈ واری تقسیم

پیریڈ نمبر	تدریسی نکتہ	تدریسی حکمت عملہ	اشیا	جانچ

5) معلم کی تیاری، زائد معلومات کا حصول 6) معلم کا ردعمل

- ہر پیریڈ میں زبان کی تدریس حسب ذیل مدارج کے مطابق کریں۔

I۔ تمہید : مخاطبت،محرکہ،اعلان سبق،مقصد،شاعر یا سمجھنا کا تعارف یا مخاطبت،اعادہ

II۔ سبق کی تدریس مباحثہ۔آ گہی : طلبا کی بلند خوانی،معلم کی مثالی بلند خوانی،خاموش خوانی،حل لغات،سبق سے متعلق مباحثہ۔آ گہی، استعدادوں کا حصول

III۔ بچوں کا فہم۔جائزہ IV۔ جانچ

- لسانی تدریس کو درسی کتابوں تک محدود نہ رکھیں۔اسکول کی لائبریری،انٹرنیٹ،رسالے،اخبارات،بچوں کا ادب وغیرہ کے استعمال کو یقینی بنائیں۔
- کمرۂ جماعت میں بچوں کو ایسا موقع فراہم کریں کہ وہ آزادانہ طور پر گفتگو کریں اور سوال کریں۔
- کمرۂ جماعت میں لسانی ماحول فراہم کرنے کے لیے درکار ڈکشنری،شعرا اور مصنفین کی سوانح حیات،سمعی بصری آلات وغیرہ حاصل کرکے ان کا استعمال کریں۔
- اسکول میں لسانی فروغ میں معاون پروگرام جیسے لسانی میلے،لسانی تقاریب،بچوں کے مشاعرے،تحریری وتقریری مقابلے سالانہ وغیرہ کا اہتمام کریں۔
- طلبا کی جانب سے تحریر کردہ تخلیقی امور کا مجموعہ تیار کرکے کمرۂ جماعت میں پیش کریں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

قومی ترانہ

– رابندرناتھ ٹیگور

جن گن من ادھی نایک جیا ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا، دراوڑ، اتکل، ونگا
وندھیا، ہماچل، یمنا، گنگا، اُچ چھل جل دھی ترنگا
تواشبھ نامے جاگے، تواشبھ آشش ماگے
گاہے تو جیا گاتھا
جن گن منگل دایک جیا ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جیا ہے، جیا ہے، جیا ہے
جیا جیا جیا جیا ہے

عہد

– پئی ڈیمرّی وینکٹا سبّا راؤ

ہندوستان میرا وطن ہے۔تمام ہندوستانی میرے بھائی اور بہن ہیں۔ مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور میں اس کے عظیم اور گوناگوں ورثے پر فخر کرتا ہوں/کرتی ہوں۔ میں ہمیشہ اس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کرتا رہوں گا/ کرتی رہوں گی۔ میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزت کروں گا/کروں گی اور ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا/کروں گی۔ میں جانوروں کے تئیں رحم دلی کا برتاؤ کروں گا/کروں گی۔ میں اپنے وطن اور ہم وطنوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنے کا عہد کرتا ہوں/کرتی ہوں۔

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشک جناں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم ، وطن ہے ہندوستاں ہمارا

– علامہ اقبال

SCERT TELANGANA

اسمائے مرتبین

محمد افتخار الدین احمد شاؔد
اسکول اسسٹنٹ، گورنمنٹ ہائی اسکول، ٹپہ چبوترہ، آصف نگر، حیدرآباد

فضل احمد
اسکول اسسٹنٹ، گورنمنٹ ہائی اسکول چسنیاشاہی، ٹپہ چبوترہ، حیدرآباد

محمد عبدالمعز
اسکول اسسٹنٹ، گورنمنٹ ہائی اسکول، سواران، کریم نگر

محمد حمید خان
اُردو پنڈت، گورنمنٹ گرلز ہائی گولکنڈہ بوائز، حیدرآباد

سید فاروق احمد
اُردو پنڈت، ضلع پریشد ہائی اسکول، کمکول، سنگاریڈی

سیدہ شہلا
اُسکول اسسٹنٹ، گورنمنٹ ہائی اسکول دھول پیٹ، حیدرآباد

احمد النساء بیگم
اُردو پنڈت، گورنمنٹ ہائی اسکول، ہمایوں نگر I، حیدرآباد

ثریہ سلطانہ
اُسکول اسسٹنٹ، گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول فرسٹ لانسر، حیدرآباد

ڈی۔ٹی۔پی و لے آوٹ ڈیزائننگ

محمد ذکی الدین لیاقت ' ممتاز کمپیوٹرس' ٨٦٦' رحیم منزل' شاہ گنج' حیدرآباد

محمد ایوب احمد ' ایس اے، ضلع پریشد ہائی اسکول، اردو میڈیم، آتما کور، ضلع ونپرتی

شیخ حاجی حسین ' امپرنٹ کمپیوٹیک، بالا نگر، میڈچل

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

اس کتاب کے ذریعہ بچوں میں حصول طلب استعدادیں

I۔ سمجھنا۔اظہارخیال کرنا

اس کے تحت سننا۔ بولنا: روانی سے پڑھنا،فہم حاصل کرنا، اظہارخیال کرنا جیسی استعدادیں شامل ہیں۔ان استعدادوں کے تحت بچے حسب ذیل امور کے قابل ہوں گے۔

- سنے اور پڑھے ہوئے واقعات کو سمجھنے اور اپنی رائے کا اظہار کرنے کے قابل ہوں گے۔
- اپنا ردعمل ظاہر کرنے، وجوہات بیان کرنے کے قابل ہوں گے۔
- نظموں اور اسباق کے خلاصے اپنے الفاظ میں کہنے کے قابل ہوں گے۔
- مفہوم کے اعتبار سے اشعار کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں گے۔
- پڑھے ہوئے مواد سے کلیدی اموراور کلیدی الفاظ لکھنے کے قابل ہوں گے۔
- غیر مانوس نظم یا نثر پڑھ کر سوالوں کے جواب لکھنے اور سوالات تیار کرنے کے قابل ہوں گے۔

II۔ اظہار مافی الضمیر رتخلیقی اظہار

اس کے تحت خودلکھنا،تخلیقی اظہاراور توصیف جیسی استعدادیں شامل ہیں۔ان استعدادوں کے تحت بچے حسب ذیل امور کے قابل ہوں گے۔

- نظموں کا خلاصہ لکھنے کے قابل ہوں گے۔
- اظہارخیال کرنے اور وجوہات بیان کرنے کے قابل ہوں گے۔
- مصنف کے خیال کو سمجھتے ہوئے وضاحت کرنے کے قابل ہوں گے۔
- پوسٹر تیار کرنے ،نظم کو طول دینے، مضمون، کہانی، دعوت نامہ، خط، مکالمے وغیرہ لکھنے کے قابل ہوں گے۔

III۔ زبانی شناسی

یہ استعدادلفظیات اور قواعد سے متعلق ہے۔ نچلی جماعتوں میں طلبا نے جو سیکھا ہے ان کے علاوہ حسب ذیل کے قابل ہوں گے۔

- الفاظ کے معانی اور مترادفات لکھنے کے قابل ہوں گے۔
- دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں گے۔
- واحد کی جمع ،جمع کی واحد، سابقے ولاحقے لکھنے کے قابل ہوں گے۔
- روزمرہ زندگی میں موقع ومحل کی مناسبت سے مناسب الفاظ استعمال کرنے کے قابل ہوں گے۔
- مستقل کلمہ کے اقسام، اسم اور ضمیر، اسم عام کے قسمیں، ذات، کیفیت، آلہ، جمع ظرف، خافیہ، ردیف وغیرہ کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں گے۔

IV۔ منصوبہ کام

- یہ مختلف استعدادوں کا مجموعہ ہے۔مختلف استعدادوں کو موقع ومحل کی مناسبت سے استعمال کرنے کی صلاحیت بچوں میں پیدا کرتی ہے۔کہانیاں، نظمیں، رباعیاں، اہم شخصیتوں کی تفصیلات، واقعات، قابل دید مقامات کی تصاویر وغیرہ حاصل کرکے رپورٹ لکھ کر پیش کرنا۔ درسی کتاب کے الفاظ کی بنیاد پر بچوں کی لغت تیار کرنا۔

SCERT TELANGANA

فہرست مضامین

جماعت دھم ۔ Class 10

اسباق

شمار	سبق کا نام	شاعر/ادیب	موضوع	صنف	قواعد	مہینہ	صفحہ نمبر
1-	حمد	تلوک چند محروم	حمد وثناء	حمد	صنعت تضاد	جون	2
2-	احسان کا بدلہ	ڈاکٹر ذاکر حسین	ہمدردی	کہانی	لفظ، جملہ، جملے کے عناصر، مبتدا، خبر	جولائی	10
3-	گنگا	حفیظ جالندھری	مناظر فطرت	نظم	تکرار لفظی	اگست	20
4-	پیپل کا خط پپو کے نام	ڈاکٹر محمد اسداللہ	سماجی بیداری	خط	جملے کے اقسام	ستمبر	30
5-	تعلیم نسواں	اکبر الہ آبادی	خواتین کی بااختیاری	نظم	جملہ خبریہ، جملہ اشاریہ	اکتوبر	40
6-	حاضر جواب جوتا	عبدالحلیم شرر	طنز ومزاح	انشائیہ	جنس حقیقی	نومبر	50
7-	غزل	الطاف حسین حالی	جمالیاتی ذوق	غزل	غزل کے اجزا	ڈسمبر	60
8-	وہمی	شوکت تھانوی	اوہام پرستی	ڈرامہ	جنس غیر حقیقی	جنوری	70

سرسری مطالعہ

.1	حضرت ابوبکر صدیقؓ	اگست	80
.2	حضرت عمر فاروقؓ	اکتوبر	83
.3	حضرت عثمان غنیؓ	نومبر	86
.4	حضرت علیؓ	جنوری	89

فرہنگ 91-96

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

1. حمد

تلوک چند محروم

پڑھیے، سوچ کر بولیے

اے مولا ہریالی دے
ہر چہرے کو لالی دے
بارانِ رحمت برسا
دانہ بالی بالی دے
کھیتوں کو شاداب بنا
لوگوں کو خوش حالی دے
بوٹا بوٹا رنگ سجا
خوشبو ڈالی ڈالی دے

سوالات

1. رب سے بارش برسانے کی التجا کیوں کی جارہی ہے؟
2. کس کو رنگین بنانے کے لیے کہا جارہا ہے؟
3. لوگوں کو خوشحالی کب ملتی ہے؟
4. وہ نظم کیا کہلاتی ہے جس میں خدا سے عاجزی کی جاتی ہے؟

مقصد و مدعا

تلوک چند محروم نے اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے ان تمام تخلیقات کا ذکر کیا ہے جس سے انسان مستفید ہوتا ہے اور شاعر اللہ کی عطا کی گئی نعمتوں کا بھی شکر ادا کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ کی قدرت کو موثر انداز میں پیش کیا ہے جس سے طلبا روشناس ہوں گے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

سبق کی تفصیلات

یہ حمد تلوک چند محروم کے مجموعہ کلام ''گنجِ کلام'' سے لی گئی ہے۔اس کا تعلق شعری صنف ''حمد'' سے ہے۔حمد یا کلام میں خدائے بزرگ و برتر کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات

- اپنے استاد کی جانب سے پڑھی جانے والی نظم بغور سنیں کہ وہ کس طرح پڑھ رہے ہیں۔ آپ بھی اسی طرح پڑھیں۔
- حمد پڑھیے اور نئے الفاظ کو خط کشید کیجیے۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی فرہنگ یا لغت دیکھ کر یا اپنے استاد سے معلوم کیجیے۔

شاعر کا تعارف

تلوک چند محرومؔ اردو کے عظیم شاعر تھے۔محرومؔ ان کا تخلص تھا۔وہ 1885ء میں پیدا ہوئے۔ پیشے کے اعتبار سے معلم تھے۔ وہ ایک بہترین شاعر تھے‘ ان کا کلام سادہ‘ سلیس اور عام فہم تھا۔ان کے کلام کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔زمانہ طالب علمی میں وہ نظمیں لکھتے تھے اور اخبار و رسائل میں شائع ہوتے رہے۔ان کا شعری مجموعہ گنجِ کلام اور شعلۂ نور کے نام سے شائع ہوا۔ان کا انتقال 6 رفروری 1966ء کو ہوا۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

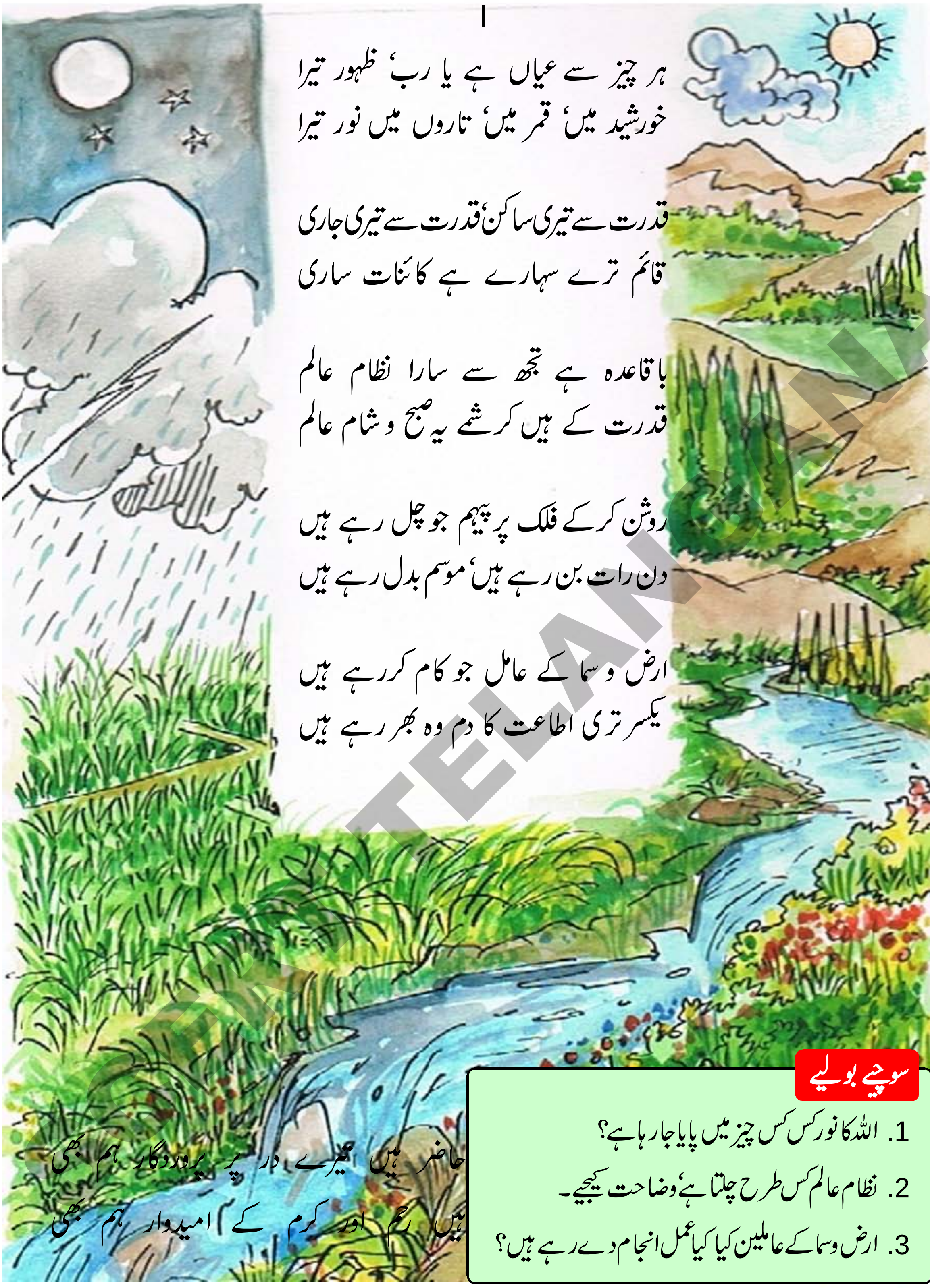

ہر چیز سے عیاں ہے یا رب، ظہور تیرا
خورشید میں، قمر میں، تاروں میں نور تیرا

قدرت سے تیری ساکن، قدرت سے تیری جاری
قائم ترے سہارے ہے کائنات ساری

باقاعدہ ہے تجھ سے سارا نظام عالم
قدرت کے ہیں کرشمے یہ صبح و شام عالم

روشن کر کے فلک پر پیہم جو چل رہے ہیں
دن رات بن رہے ہیں، موسم بدل رہے ہیں

ارض و سما کے عامل جو کام کر رہے ہیں
یکسر تری اطاعت کا دم وہ بھر رہے ہیں

حاضر ہیں تیرے در پر پروردگار ہم بھی
ہیں رحم اور کرم کے امیدوار ہم بھی

سوچیے بولیے

1. اللہ کا نور کس کس چیز میں پایا جا رہا ہے؟
2. نظام عالم کس طرح چلتا ہے، وضاحت کیجیے۔
3. ارض وسما کے عاملین کیا کیا عمل انجام دے رہے ہیں؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

II

علم و عمل کا رستہ یا رب! ہمیں دکھادے
جس سے ملے سعادت اس راہ پہ چلادے

یا رب! تری رضا کے طالب رہیں ہمیشہ
نیکی کریں، بدی پر غالب رہیں ہمیشہ

عقبٰی کی سرخروئی، دنیا کی کام گاری
حاصل ترے کرم سے ہم کو ہو ذات باری

وہ علم دے ہو جس سے دانش کا نور دل میں
پروردگار! دیکھیں تیرا ظہور دل میں

سوچیے بولیے

1. ہم اللہ کی بارگاہ میں کیوں اور کب حاضر ہوتے ہیں؟
2. عقبٰی کی سرخروئی آپ کیسے حاصل کریں گے؟
3. اللہ تعالٰی کی رضا کب حاصل ہوتی ہے؟

خلاصہ

شاعر اللہ تعالٰی کی حمد بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ کی صفات کا ظہور پوری کائنات میں ہے۔ اللہ کا نور چاند سورج اور تاروں سے ظاہر ہو رہا ہے اور دنیا کا نظام اللہ کے حکم سے چل رہا ہے۔ اسی کے حکم کے مطابق صبح و شام میں اور رات دن میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ زمین و آسمان کے عالمین (فرشتے) اللہ کے حکم کے مطابق اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

شاعر کہتا ہے کہ اے پروردگار! ہم تیرے رحم و کرم کے محتاج ہیں۔ یا رب! ہمیں علم و عمل کا وہ صحیح راستہ دکھا جس سے سعادت مندی نصیب ہو۔

اے اللہ! تو اپنے کرم سے ہمیں برائی سے دور کر کے نیک راہ دکھا۔ جس سے تو راضی ہو اور دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل ہو۔ یا اللہ! ہمیں وہ علم عطا کر جس سے ہمارے دل میں تیرے نور کا ظہور ہو۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

ا سمجھنا، اظہارِ خیال کرنا

سنیے، سمجھ کر بولیے

الف) حمد کے اشعار زبانی یاد کیجیے۔ ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

روانی سے پڑھنا، فہم حاصل کرنا

الف) نظم کے وہ اشعار پڑھیے جس میں ذیل کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ان الفاظ کی وضاحت کیجیے۔

پروردگار، ظہور، ارض وسما کے عامل، عقبیٰ کی سرخروئی۔

ب) ذیل کے اشعار کا خلاصہ پڑھ کر دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔

خطا کار سے درگزر کرنے والا　　بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا　　قبائل کو شیر و شکر کرنے والا

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب غارِ حرا میں قرآن کریم نازل ہوا تو آپ نے اس کو قوم کے سامنے پیش کیا۔

1. جو غلطی کرتے تھے اُن کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رویہ کیسا تھا؟
2. برا چاہنے والوں کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے جگہ بنائی۔
3. نسخہ کیمیا سے کیا مراد ہے؟
4. ''شیر وشکر'' کو جملے میں استعمال کیجیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

II اظہار مافی الضمیر، تخلیقی صلاحیت کا اظہار

خود لکھنا

الف) ذیل کے سوالوں کے جواب 4 تا 5 جملوں میں لکھیے ۔

1. کائنات کا ''ساکن'' اور ''جاری'' رہنے کا کیا مطلب ہے؟
2. شاعر کیسے علم و عمل کا متمنی ہے؟
3. عقبیٰ میں سرخروئی آپ کیسے حاصل کریں گے؟
4. اللہ کی قدرت کا ظہور ہر چیز میں کیسے عیاں ہے؟

ب) ذیل کے سوال کا جواب 8 تا 10 جملوں میں لکھیے ۔

1. حمد میں شاعر اللہ سے کیا دعا مانگ رہا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے

III تخلیقی اظہار/توصیف

الف) ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے ۔

1. اللہ نے آپ کو بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں' ان نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک مضمون لکھیے ۔

(یا)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اوصافِ حمیدہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک تقریر تیار کیجیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

IV زباں شناسی

لفظیات

الف) ذیل کے جملوں کے خط کشیدہ الفاظ کے صحیح معنی کا انتخاب کر کے (✓) کا نشان لگائیے۔

1. یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ محنتی ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔ (چھپا ہوا / ظاہر ہونا / درست ہونا)
2. عقبیٰ کا خیال رکھتے ہوئے زندگی گزاریے۔ (آخرت / دنیا / عیش و آرام)
3. جہدِ مسلسل سرخروئی کی علامت ہے۔ (خوش نصیبی / کامیابی / خوشحالی)
4. پیہم عبادت سے خدا کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ (مسلسل / ہمیشہ / کبھی کبھی)
5. ماں باپ اور استاد کی اطاعت خوش نصیبی کی علامت ہے (فرمانبرداری / نافرمانی / سرکشی)

ب) ذیل کے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

ظہور : ____________________

نظام : ____________________

باقاعدگی: ____________________

پروردگار: ____________________

کائنات: ____________________

ج) جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کی واحد/جمع لکھیے۔

1. بڑے بڑے شہروں میں فلک شگاف عمارتیں ہوتی ہیں۔ (   )
2. انسان کے اعمال کا حساب آخرت میں لیا جائے گا۔ (   )
3. علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان عاقل و بالغ پر فرض ہے۔ (   )
4. ارض و سما کے عامل جو کام کر رہے ہیں۔ (   )
5. جس سے ملے سعادت اُس راہ پر چلا دے۔ (   )

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

قواعد

الف) اس شعر پر غور کیجیے

روشن کر کے فلک پر پیہم جو چل رہے ہیں
دن رات بن رہے ہیں، موسم بدل رہے ہیں

پہلے مصرعے میں 'دن رات' کا لفظ استعمال ہوا ہے جو آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

کسی شعر میں لفظ اور اس کی ضد کا استعمال کرنا صنعت تضاد کہلاتا ہے۔

ب) ان اشعار میں صنعت تضاد کی نشاندہی کیجیے۔

ارض و سما کے عامل جو کام کر رہے ہیں
یکسر تری اطاعت کا دم وہ بھر رہے ہیں
یا رب تری رضا کے طالب رہیں ہمیشہ
نیکی کریں بدی پر غالب رہیں ہمیشہ

لسانی سرگرمیاں / منصوبہ کام

دیگر شعرا کا ''حمدیہ کلام'' جمع کیجیے اور
ان کا خلاصہ لکھ کر مظاہرہ کیجیے۔

قول

دُعا سے دوری، انسان کو دوا کے قریب لے آتی ہے۔

پڑھیے - جانیے

حمد ایک عربی لفظ ہے، جس کے معنی ''تعریف'' کے ہیں۔ اللہ کی تعریف میں کہی جانے والی نظم کو حمد کہتے ہیں۔ حمد باری تعالیٰ، کئی زبانوں میں لکھی جاتی رہی ہے۔ عربی، فارسی، اور اردو زبان میں دیکھی جا سکتی ہے۔ حمد کو انگریزی میں Hymn کہتے ہیں۔ ویسے رب کی تعریف ہر زبان میں اور ہر مذہب میں پائی جاتی ہے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

2. احسان کا بدلہ

ڈاکٹر ذاکر حسین

ذیل کی تصویر دیکھیے

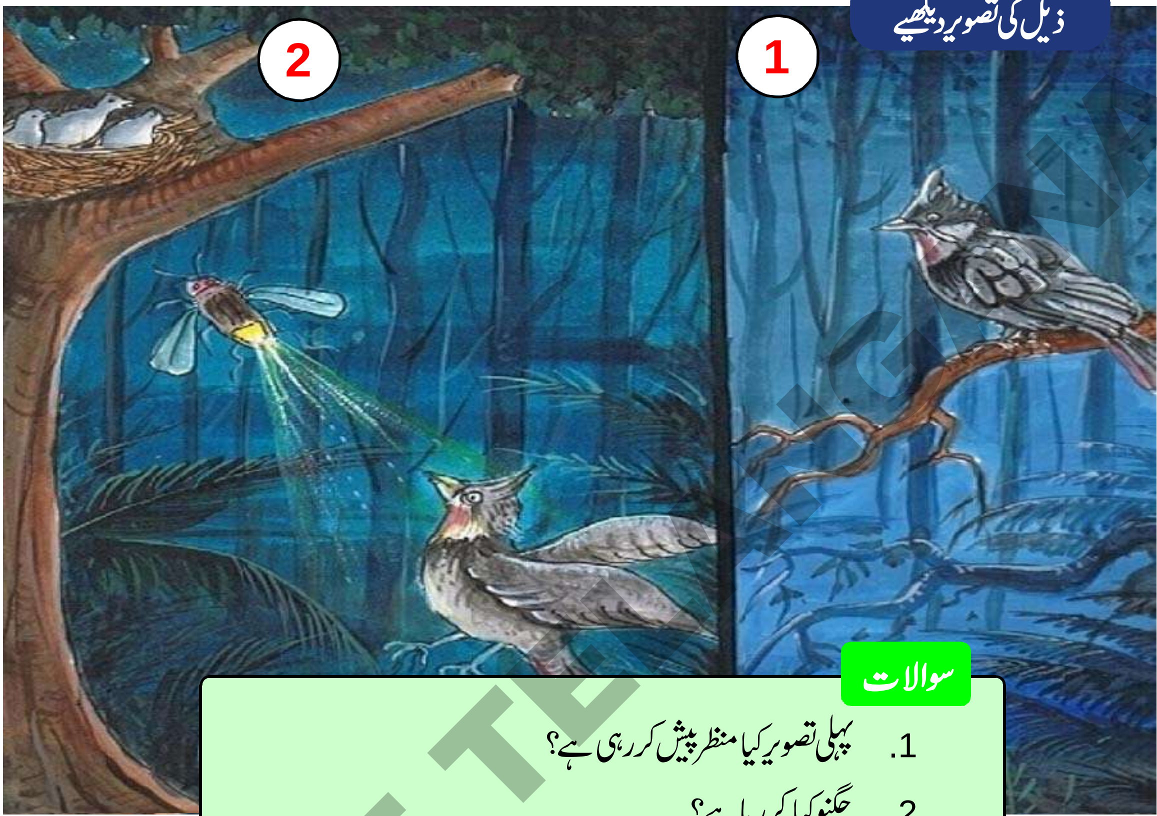

سوالات

1. پہلی تصویر کیا منظر پیش کر رہی ہے؟
2. جگنو کیا کر رہا ہے؟
3. کیا آپ کبھی دوسروں کے کام آتے ہیں؟ کیسے؟
4. جو لوگ مصیبت میں ہوں اُن کی مدد کر کے آپ کیسا محسوس کرتے ہیں؟

مقصد/مدعا

ڈاکٹر ذاکر حسین نے اس کہانی میں یہ بتانا چاہا کہ جانور بھی وفا شعار ہوتے ہیں۔ عموماً جو شخص جس جانور کے غذا پانی کا خیال رکھتا ہے وہ جانور اس کے تئیں وفاداری کا ثبوت دیتا ہے۔ اس سبق میں ذاکر صاحب نے ایسے ہی ایک وفادار گھوڑے کی کہانی کو موثر انداز میں پیش کیا ہے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

سبق کی تفصیلات

یہ کہانی ڈاکٹر ذاکر حسین کی ''ابو خاں کی بکری اور چودہ کہانیاں'' سے لی گئی ہے۔احسان کا بدلہ جرمن زبان کی ایک کہانی کا چربہ ہے۔ذاکر صاحب کو بچوں سے خاص لگاؤ تھا۔انھوں نے بچوں کے لیے جو کہانیاں، ڈرامے، اور مضامین لکھے ان میں انسانیت کے آداب سکھائے گئے ہیں۔ان کی کہانیوں میں حب الوطنی، انسانیت کا درد، ہمدردی اور تہذیب کی سحر کاری ہے۔

طلباء کے لیے ہدایات

1. سبق کی تصویریں دیکھیے اور ان کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
2. سبق پڑھیے اور ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
3. خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے دریافت کیجیے یا پھر لغت اور فرہنگ میں دیکھیے۔

مصنف کا تعارف

ڈاکٹر ذاکر حسین 1897ء، میں محلّہ بیگم بازار حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔اُن کی ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول سلطان بازار حیدر آباد میں ہوئی۔اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ سے میٹرک اور علی گڑھ سے بی اے اور ایم اے کیا، پھر وہیں لکچرر مقرر ہوئے۔

1948ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر ہوئے۔1957ء میں بہار کے گورنر بنے۔1962ء میں نائب صدر اور 1967ء میں صدر جمہوریہ ہند کے جلیل القدر عہدے پر فائز رہے۔انہیں ''بھارت رتن'' کے اعلیٰ ترین قومی اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔3رمئی 1969 کو خالق حقیقی سے جا ملے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

۱

کہتے ہیں کہ عادل آباد میں ایک بہت مال دار دکان دار تھا۔ دور دور کے ملکوں سے اس کا لین دین تھا۔ اپنے دیس میں جو اچھا کپڑا بنتا تھا وہ یہاں سے دوسرے ملکوں کو بھیجا کرتا اور وہاں سے طرح طرح کی اور چیزیں منگوا کر یہاں بیچتا تھا۔ اللہ نے اس کے کام میں بڑی برکت دی۔ کاروبار دن بہ دن بڑھتا ہی جاتا تھا۔ اور اس کے پاس اتنی دولت ہوگئی تھی کہ کچھ حساب وشمار نہ تھا۔ دیوڑھی پر ایک چھوڑ دو دو ہاتھی جھومنے لگے۔ گھوڑوں کی تو گنتی ہی نہ تھی لیکن ایک ابلق گھوڑا تھا جو اس نے بہت سے دام دے کر ایک عرب سے خریدا تھا' اسے یہ بہت پیار کرتا تھا اور اس کا نام رکھا تھا ''سبک سیر''۔

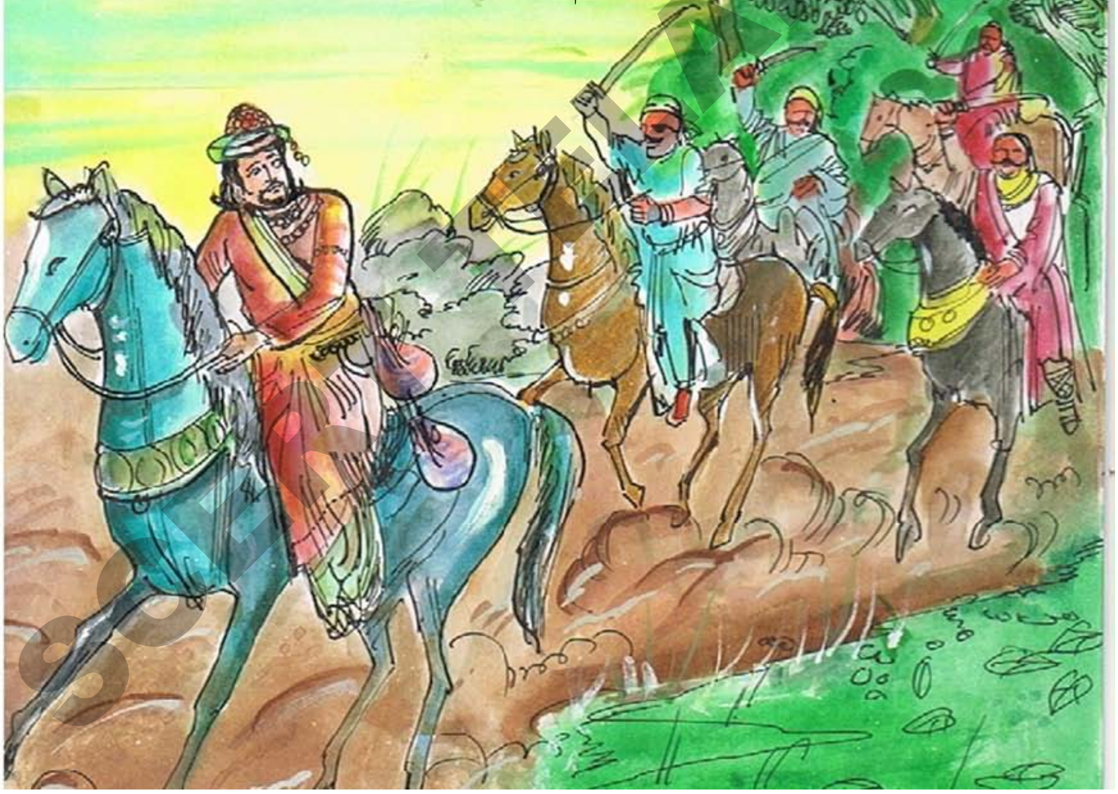

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

ایک دن کا ذکر ہے کہ اس نے بہت سا سوتی کپڑا کابل بھیجا تھا اور وہاں سے اس کے عوض پوستین منگائے تھے۔ پوستینوں کے پہنچنے کا دن تھا۔ خیال تھا کہ تیسرے پہر تک سب مال عادل آباد پہنچ جائے گا لیکن تیسرا پہر کیا وہ تو شام ہوگئی اور مال کا کہیں پتہ نہ تھا۔ دکان دار کو فکر ہوئی کہ کیا بات ہے مال کہاں رہ گیا۔ مغرب کی نماز پڑھی مگر مال ندارد۔ آخر کو اس نے سوچا چلو ذرا گھوڑے پر بیٹھ کر آگے چلے چلیں اور دیکھیں شاید کہیں راستے ہی میں مال آتا ہوا مل جائے۔ یہ سوچ کر اس نے ''سبک سیر'' پر زین کسوائی اور شاہی سڑک پر جس پر سے مال آنے والا تھا گھوڑے پر سوار ہو کر نکل چلا۔ شام کا وقت تھا' ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی' دن میں ذرا پانی پڑا تھا اس وجہ سے مینڈک سب مل کر قیں قیں کر رہے تھے اور شام کے سناٹے میں ان کی آواز بھی اونچی معلوم ہوتی تھی۔ دکاندار کچھ ایسا سوچ میں تھا کہ بے خیالی میں شہر سے بہت دور نکل گیا اور ایک جنگل میں پہنچ گیا۔ ابھی یہ اپنی دھن میں آگے جا ہی رہا تھا کہ پیچھے سے چھ آدمیوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے ان کے دو ایک وار تو خالی دیے لیکن جب دیکھا کہ وہ چھ ہیں' میں اکیلا ہوں تو سوچا کہ اچھا یہی ہے کہ ان سے بچ کر نکل چلو۔ گھوڑے کو گھر کی طرف پھیرا لیکن ڈاکوؤں کے پاس بھی گھوڑے تھے' انہوں نے بھی گھوڑے پیچھے پیچھے ڈال دیئے۔ اب تو عجیب حال تھا' سارا جنگل گھوڑوں کی ٹاپوں سے گونج رہا تھا۔ ایک بڈھا سا مینڈک جس کے ساتھ ساتھ اور سب مل کر چلایا کرتے تھے' اس آواز سے گھبرا گیا اور بس ایک دفعہ قیں کر کے دوسری دفعہ کہنا بھول گیا۔ دوسرے مینڈک بھی چپ ہو گئے اور سب ڈپ ڈپ پانی میں کود پڑے۔ بہت دیر تک بس ابلق ''سبک سیر'' آگے اور چھ ڈاکو پیچھے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ ''سبک سیر'' نے اس دن اپنے دام وصول کرا دیے۔ کچھ دیر بعد چھ گھوڑے پیچھے رہ گئے اور یہ اسی طرح سیدھا عادل آباد پہنچا اور اپنے مالک کی جان بچا کر اسے گھر لے آیا۔

سوالات

1. پرانے زمانے میں کاروبار کا کیا طریقہ تھا؟
2. کاروبار میں برکت کب ہوتی ہے؟
3. دوکاندار کی فکر کی وجہ کیا تھی؟
4. ''برساتی مینڈک کا ٹرٹرانا'' عموماً یہ محاورہ ہم کب استعمال کرتے ہیں؟

II

پہنچنے کو تو ''سبک سیر'' گھر پہنچ گیا۔ مگر بدن پر پسینہ اس قدر آیا تھا کہ جھاگ سا معلوم ہوتا تھا۔ کچھ دنوں بعد پتا چلا کہ اس نے اس روز اتنا زور لگایا تھا کہ ٹانگیں بے کار ہوگئیں اور پھر کچھ دنوں میں غریب کی آنکھیں بھی جاتی رہیں۔ لیکن دکان دار کو ''سبک سیر'' کا احسان یاد تھا۔ وہ خوب سمجھتا تھا کہ ''سبک سیر'' نہ ہوتا تو اس روز بس جان گئی تھی۔ چنانچہ اس نے حکم دے دیا کہ جب تک ''سبک سیر'' جیتا رہے اسے روز صبح و شام میں چھے سیر دانا دیا جائے اور کوئی کام اس سے نہ لیا جائے۔ مالک کا حکم تھا' دانا

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

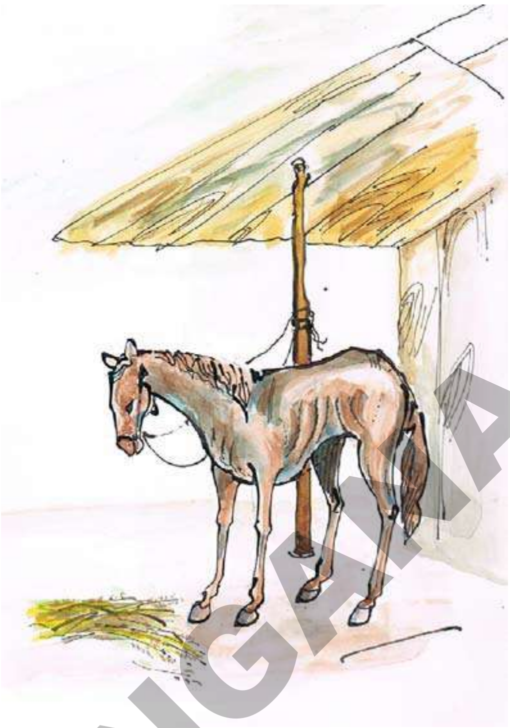

برابر دیا جانے لگا۔ لیکن جب کچھ دن گزر گئے تو دکان دار نے کہا چھے سیر تو بہت ہوتا ہے چار سیر دیا کرو۔ سائیس نے کہا ''حضور بہت اچھا'' چار سیر دانہ دیا جانے لگا۔ کچھ دن اور گزرے دوکان دار کو خیال آیا کہ یہ ''سبک سیر'' تو بے کار ہی کھڑا رہتا ہے' بس تین سر دانہ بہت ہے' چند سال اور گزرے ''سبک سیر'' جوان تھا اس لیے بھلا جلدی سے مر کیسے جاتا۔ ایک دن دکان دار بولا اس ''سبک سیر'' کو دانے کی ایسی کیا ضرورت ہے' یہ تو کھڑا ہی رہتا ہے۔ بس سیر بھر دانا دے دیا کرو۔ پھر کچھ عرصہ گزر گیا۔ ''سبک سیر'' بے چارہ بہت دبلا ہو گیا تھا۔ اب وہ پہلی سی بات کہاں رہی تھی۔ شکل وصورت بھی ویسی نہ رہی۔ دکان دار نے کہا یہ ''سبک سیر'' کو خواہ مخواہ کیوں کھڑے کھڑے دانا دیا جائے۔ کوئی خریدے تو بیچ ہی ڈالیں۔ مگر بے چارے لنگڑے لولے اندھے ''سبک سیر'' کو کون پوچھتا تھا' کسی نے دام نہ لگائے۔ آخر کو ایک دن دکان دار نے کہا' یہ کمبخت تو اب کھانے ہی کا ہے اسے بس ہانک دو۔ سائیس نے گھوڑے کو کھول دیا لیکن ''سبک سیر'' تھان سے نہ ہٹا۔ بہت ہانکا لیکن وہ اپنی جگہ اڑا رہا تو سائیس نے لیا چابک اور ایک جمایا' سڑ سے ''سبک سیر'' کچھ کسمسایا' لیکن پھر کھڑا ہو گیا۔ سائیس نے پھر ایک جمایا 'سڑ'۔ غرض اسی طرح مار مار کر اس بے چارے کو باہر نکال دیا۔ ''سبک سیر'' کے دل پر خدا جانے کیا گزری ہوگی۔ دوپہر کا نکلا شام تک وہیں سر جھکائے ہوئے دروازے کے سامنے رہا۔ رات ہوئی تو وہیں سڑک کے کنارے بیٹھ گیا۔ رات کو خوب مینہ برسا' اولے پڑے لیکن کسی نے اسے اندر نہ آنے دیا۔ یہ بے چارہ امید لگائے وہیں کھڑا رہا' تھک جاتا تو ذرا بیٹھ جاتا' پھر کھڑا ہو جاتا۔ گھر میں جہاں ذرا آواز ہوئی اور اس نے کان کھڑے کیے کہ شاید کوئی آتا ہے اور دروازہ کھول کر مجھے اندر لے جاتا ہے' مگر کون آتا تھا۔ آخر صبح ہوئی' بھوک کے مارے بے چارہ ''سبک سیر'' بے تاب ہو گیا اور صبر شکر کر کے وہاں سے چل کھڑا ہوا کہ اللہ بھلا کرے تمہارا' میں نے تمہارے ساتھ کیا کیا اور تم نے میرے ساتھ کیا کیا؟ چلنے کو تو بے چارہ چل کھڑا ہوا مگر آنکھوں سے اندھا تھا جگہ جگہ ٹکراتا ٹھوکریں کھاتا' ادھر ادھر سونگھتا کہ کہیں کوئی دانا پڑا ہو' گھاس کا ٹکڑا ہو یا اور کچھ تو پیٹ میں ڈالے مگر کچھ نہ ملا۔

سوالات

1. پالتو جانوروں کے ساتھ ہمیں کس طرح پیش آنا چاہئے؟
2. تاجر کا گھوڑے کو سائیس کے حوالے کر دینا کس حد تک صحیح تھا؟
3. گھوڑے کی رسی کھول دینے کے بعد بھی وہ اپنی جگہ اڑا رہا۔ کیوں؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

III

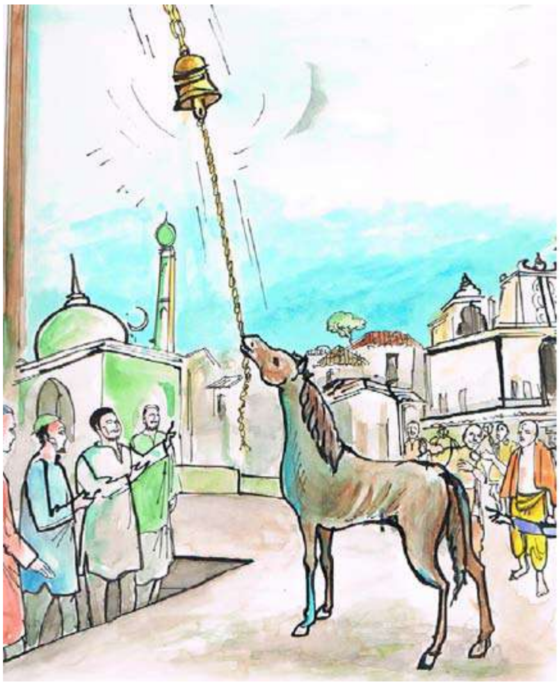

اب سنو! اسی شہر عادل آباد میں ایک بڑی مسجد تھی اور ایک بڑا مندر۔ اس میں نیک مسلمان اور ہندو آ کر اپنے اپنے طریقے سے اللہ میاں کا نام لیتے اور ان کو یاد کرتے تھے۔ اسی مندر اور مسجد کے بیچ ایک بہت اونچا مکان تھا جس کے بیچ میں ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ اس کمرے میں ایک بہت بڑا گھنٹا لٹکا تھا۔ جس میں ایک لمبی سی رسی بندھی تھی، اس گھر کا دروازہ دن رات کھلا رہتا تھا۔ شہر عادل آباد میں جب کوئی کسی پر ظلم کرتا، یا کسی کا مال دبالیتا یا کسی کا حق مار لیتا تو وہ اس گھر میں جاتا، رسی پکڑ کر کھینچتا تو یہ گھنٹا اس زور سے بجتا تھا کہ سارے شہر کو خبر ہو جاتی۔ گھنٹے کے بجتے ہی شہر کے پنچ اچھے اچھے مسلمان، ہندو وہاں آ جاتے اور فریادی کی فریاد سنکر اس کا انتظام کرتے۔

اتفاق کی بات ''سبک سیر'' رات بھر مارا مارا پھرا اور صبح ہوتے ہوتے اس گھر کے دروازے پر جانکلا۔ دروازے پر کچھ روک ٹوک نہ تھی تو یہ سیدھا گھر میں گھس گیا۔ بیچ میں رسی لٹکی تھی، یہ غریب مارے بھوک کے ہر چیز پر منہ چلاتا تھا۔ رسی کو بھی لگا چبانے۔ رسی چبانے میں جو ذرا کھنچی تو گھنٹا بجا۔ مسلمان اپنی مسجد میں نماز کے لیے جمع تھے، پجاری مندر میں پوجا کر رہے تھے۔ گھنٹا جو بجا تو سب چونک پڑے اور اپنی عبادت ختم کر سب اس گھر میں آن جمع ہوئے۔ شہر کے پنچ بھی آئے اب جو دیکھتے ہیں تو بیچ میں ''سبک سیر'' کھڑا ہے۔ پنچوں نے پوچھا، یہ اندھا گھوڑا کس کا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ اس تاجر کا ہے۔ اس نے تاجر کی جان بچائی تھی۔ پوچھا گیا تو معلوم ہوا کہ اب تاجر نے اسے نکال باہر کیا ہے۔ پنچوں نے تاجر کو بلوایا، سب کی عجیب حالت تھی۔ ایک طرف اندھا گھوڑا کھڑا تھا اس کی زبان نہ تھی جو شکایت کرتا، دوسری طرف تاجر کھڑا تھا، لیکن سب جانتے تھے کہ کیا معاملہ ہے اور سب سے زیادہ یہ تاجر خود جانتا تھا، شرم کے مارے آنکھیں جھکا کر کھڑا رہا۔ پنچوں نے کہا تم نے اچھا نہیں کیا۔ اس گھوڑے نے تمہاری جان بچائی، اسی میں اندھا ہوا، لنگڑا ہوا اور تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ تم آدمی ہو یا جانور، آدمی سے اچھا تو جانور ہی رہا۔ ہمارے شہر میں ایسا نہیں ہوتا۔ یہاں ہر ایک کو اس کا حق ملتا ہے اور احسان کا بدلا احسان سمجھا جاتا ہے۔ تاجر کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔ آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، بڑھ کر اس نے گھوڑے کی گردن میں ہاتھ ڈال دیئے اس کا منہ چوما اور کہا میرا قصور معاف کر، یہ کہہ کر اس نے ''سبک سیر'' کو ساتھ لیا اور گھر لایا۔ پھر مرتے دم تک اس کے لیے ہر طرح کے آرام کا انتظام رہا۔

سوالات

1. شہر عادل آباد کے لوگ اپنی شکایات کے ازالے کے لیے کیا حکمت عملی اختیار کرتے تھے؟
2. پنچ کسے کہتے ہیں؟ اور وہ کیا کام انجام دیتے ہیں؟
3. اگر آپ سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کا مداوا کس طرح کریں گے؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

یہ کیجیے

I سمجھنا ٗاظہار خیال کرنا

سنیے ٗسمجھ کو بولیے

1. جانوروں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہئے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

روانی سے پڑھنا ٗفہم حاصل کرنا

الف) مندرجہ ذیل جملے سبق کے کون سے پیرا گراف میں ہیں ٗاس کی نشاندہی کیجیے اوران کی وضاحت کیجیے۔

1. ’’سبک سیر نے اس دن اپنے دام وصول کرادیے‘‘
2. ’’ڈیوڑھی پر ایک چھوڑ دو دو ہاتھی جھومنے لگے‘‘
3. ’’یہ کمبخت تو اب کھانے ہی کا ہے اسے بس ہانک دو‘‘
4. ’’ایک طرف اندھا گھوڑا کھڑا تھا۔اس کی زبان نہ تھی جو شکایت کرتا‘‘
5. ’’تاجر کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا‘‘

ب) ذیل کا پیرا گراف پڑھیے ٗصحیح یا غلط کی نشاندہی کیجیے۔

ایک عورت نے ایک نہر کے کنارے جاکر اپنی گود میں چھپائی ہوئی کوئی چیز زمین پر رکھ دی۔ زمین پر اس چیز کے رکھتے ہی ایک باریک سی آواز ابھری ٗ جیسے کوئی بچہ رو رہا ہو۔عورت نہر میں پانی پینے جھکی تو توازن قائم نہ رہ سکا اور وہ گر کر بہتی ہوئی دور چلی گئی۔ یہ سارا تماشا قریب ہی درخت پر موجود ایک بندر اور بندریا دیکھ رہے تھے۔عورت کے ڈوبتے ہی دونوں چھلانگ لگاتے ہوئے نیچے پہنچے اور بندریا نے جھپٹ کر کپڑے میں لپٹے بچے کو اٹھالیا ٗ بچہ مسلسل روئے جارہا تھا۔

بندر بولا ’’لگتا ہے بھوکا ہے‘‘

بندریا نے جھٹ اسے اپنے سینے سے لگالیا۔بچہ چپ ہو گیا۔بندریا بچے کو دیکھتے ہوئے بولی ’’کتنا پیارا ہے۔یہ اب میرا بچہ ہے ٗاب میں ہی اسے ماں بن کر پالوں گی ٗتمھیں کوئی اعتراض تو نہیں؟‘‘

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

''نہیں!''

کسی بے سہارے کو سہارا دینا تو بڑی اچھی بات ہے۔

چند دنوں کے بعد پورے جنگل میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ ایک بندر اور بندریا نے ایک انسانی بچے کو گود لے لیا ہے۔جنگل کے جانور بندر اور بندریا کے گود میں انسانی بچے کو دیکھتے تو حیران بھی ہوتے اور خوش بھی۔

1. دھرتی پر اُس شے کو رکھتے ہی ہلکی سی صدا آئی۔ (   )
2. خاتون نے نہر سے پانی پیتے وقت اپنا توازن برقرار رکھا۔ (   )
3. بندر بولا لگتا ہے یہ بھوکا ہے (   )
4. کسی بے سہارے کو سہارا دینا تو بڑی خراب بات ہے (   )
5. چند دنوں بعد پورے جنگل میں یہ بات مشہور ہوگئی (   )

II اظہار مافی الضمیر، تخلیقی صلاحیت کا اظہار

خود لکھنا

الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب 4 تا 5 جملوں میں لکھیے۔

1. کہانی 'احسان کا بدلہ' پڑھ کر آپ نے کیا نتیجہ اخذ کیا۔لکھیے۔
2. ڈاکوؤں نے کیا کیا اور سبک سیر نے اپنی وفاداری کیسے نبھائی۔
3. گھنٹے کی رسی کون کھینچتا ہے؟
4. تاجر پنچوں کے آگے شرم سے آنکھیں جھکا کر کیوں کھڑا تھا؟

ب) ذیل کے سوال کا جواب 10 تا 12 جملوں میں لکھیے۔

1. سبک سیر کے ساتھ انصاف ہوا یا ناانصافی۔تفصیل سے لکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

III تخلیقی اظہار/توصیف

آپ کے دوست نے کسی مصیبت میں آپ کی مدد کی ہو تو اس کا احسان مانتے ہوئے ایک خط لکھیے ۔

(یا)

سبق کے III حصے کا آخری پیراگراف پڑھ کر اس کی بنیاد پر مکالمے لکھیے ۔

IV زباں شناسی

لفظیات

الف) خط کشیدہ الفاظ کے صحیح معنی کو قوسین میں لکھیے ۔

1. احمد کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے ( )
   (a) تکلیف (b) پریشانی (c) برداشت (d) خوشی
2. ساجد کے والد بہت مالدار انسان ہیں ( )
   (a) دولت مند (b) عزت دار (c) شریف (d) ایماندار
3. زاہد ایک با اخلاق اور نیک لڑکا ہے ( )
   (a) بد (b) اچھا (c) ایماندار (d) خیر خواہ
4. کبھی کبھی بارش میں آسمان سے اولے گرتے ہیں ( )
   (a) ابر (b) برف کے ٹکڑے (c) پانی (d) برسات

ب) مندرجہ ذیل خط کشیدہ الفاظ کے صحیح جمع پر (✓) کا نشان لگائیے۔

1. اللہ کا ہم سب پر بڑا احسان ہے (احسانوں/احسانات)
2. شیر جنگل کا بادشاہ ہے (جنگلوں/جنگلات)
3. ہم کو ہر غریب کی پرواہ کرنی چاہیے (غرباء/غریبوں)
4. ہر صاحب نصاب کے مال پر زکوۃ واجب ہے (مالوں/اموال)

ج) مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

(1) مال دار (2) بے کار (3) خواہ مخواہ (4) بے چارہ (5) دوکاندار

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

قواعد

الف) اس جملہ کو پڑھیے

''شاداں کتاب پڑھتی ہے''

اس جملے میں شاداں کے تعلق سے یہ بتایا جارہا ہے کہ وہ ''پڑھتی'' ہے۔

جملے میں جس کے تعلق سے کچھ کہا جائے وہ ''مبتدا'' کہلاتا ہے اور جس تعلق سے کہا جائے وہ ''خبر'' ہے۔

مبتدا: جملے کا پہلا لفظ مبتدا کہلاتا ہے جو ہمیشہ شروع میں ہوتا ہے اور اسم ہوتا ہے۔

خبر: مبتدا کے بعد کا حصہ خبر کہلاتا ہے، جو فعل یا اسم ہوتا ہے۔ جیسے ''ماریہ لکھتی ہے''

جملے کے دو عناصر ہیں: (1) مبتدا (2) خبر

ب) ذیل کے جملوں میں مبتدا، خبر کی نشاندہی کیجیے۔

جملے	مبتدا	خبر
1. احمد خط لکھ رہا ہے		
2. حمید کھیل رہا ہے		
3. شاداں نیک لڑکی ہے		
4. ماریہ پڑھتی ہے		
5. مریم سو رہی ہے		

لسانی سرگرمیاں/منصوبہ کام

احسان کا بدلہ عنوان پر مختلف واقعات یا کہانیوں کو جمع کیجیے اور ایک کتابچہ ترتیب دیجیے۔

قول

دو چہروں کو انسان کبھی نہیں بھولتا:

''ایک مشکل میں ساتھ دینے والا اور دوسرا مشکل میں ساتھ چھوڑ دینے والا۔''

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

3. گنگا

حفیظ جالندھری

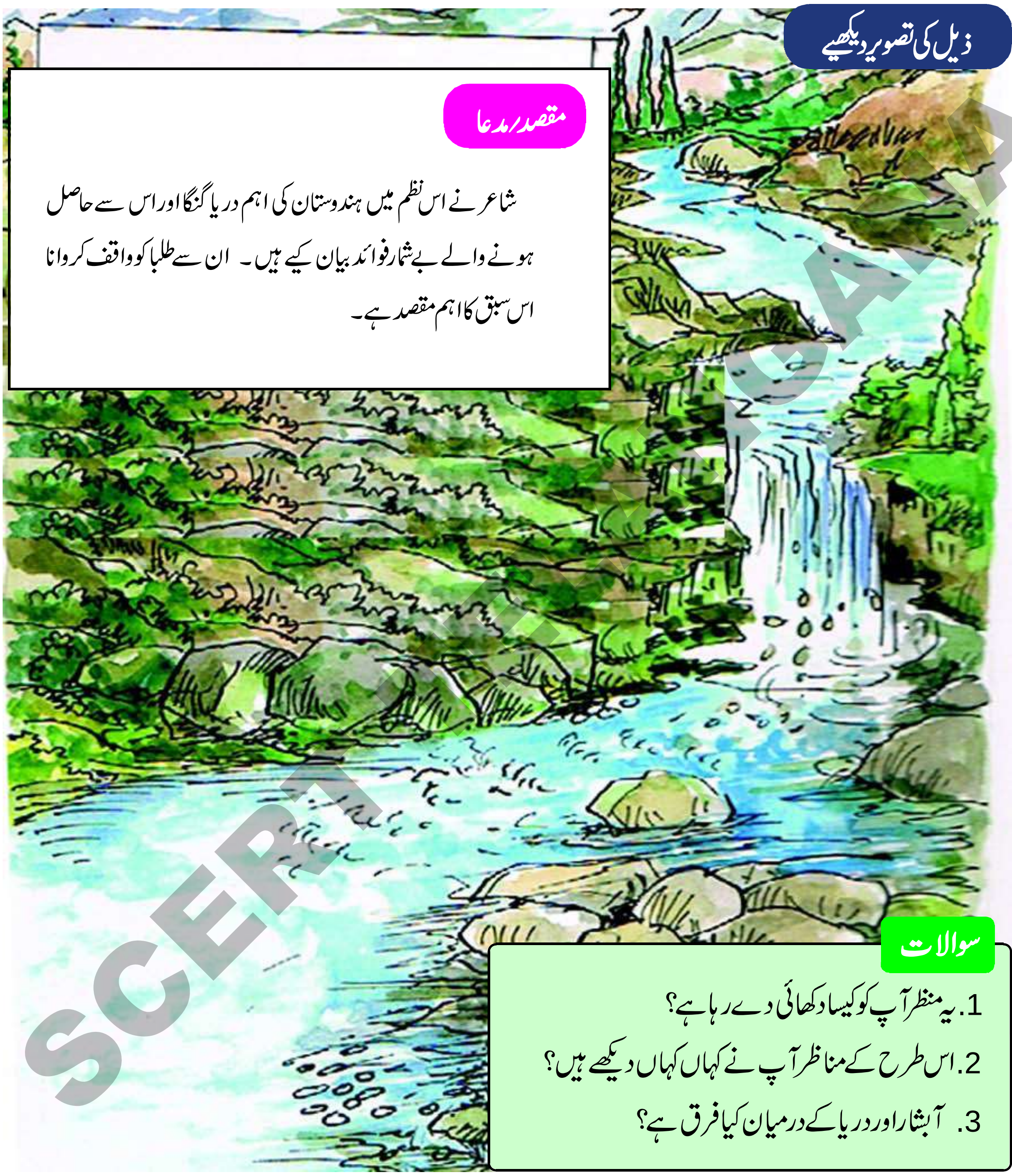

ذیل کی تصویر دیکھیے

مقصد/مدعا

شاعر نے اس نظم میں ہندوستان کی اہم دریا گنگا اور اس سے حاصل ہونے والے بے شمار فوائد بیان کیے ہیں۔ ان سے طلبا کو واقف کروانا اس سبق کا اہم مقصد ہے۔

سوالات

1. یہ منظر آپ کو کیسا دکھائی دے رہا ہے؟
2. اس طرح کے مناظر آپ نے کہاں کہاں دیکھے ہیں؟
3. آبشار اور دریا کے درمیان کیا فرق ہے؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق صنف سخن نظم سے ہے۔اس نظم کو حفیظ جالندھری کے مجموعہ کلام سے لیا گیا ہے۔ حفیظ جالندھری نے اس نظم میں نہایت ہی سادہ زبان کا استعمال کیا ہے۔اس کے پڑھنے سے طلبا نہایت ہی سادہ مگر خوبصورت الفاظ کے ذریعہ جذبات اور احساسات کا اظہار کر سکیں گے۔

طلبا کے لیے ہدایات

- سبق کی تصویر دیکھیے اور ان کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے اور ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

شاعر کا تعارف

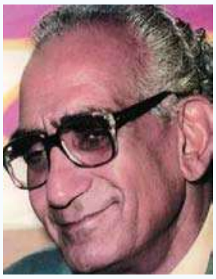

حفیظ جالندھری کا پورا نام حفیظ الدین رانا تھا۔ 1900ء میں جالندھر (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔والد کا نام شمس الدین تھا وہ حافظ قرآن تھے۔حفیظ نے زیادہ تعلیم حاصل نہیں کی۔وہ ایک فطری شاعر تھے۔انہوں نے اپنی ریاضت سے شاعری میں کمال پیدا کیا۔روانی اور ترنم کے علاوہ ان کے کلام کی خصوصیت نرم اور شیریں الفاظ کا استعمال بھی ہے۔ان کا ایک اہم شعری کارنامہ ''شاہ نامہ اسلام'' ہے جس میں انہوں نے اسلام کی منظوم تاریخ قلمبند کی اور اسلام کی عظمت کو پیش کیا ہے۔شاہ نامہ اسلام کے علاوہ ان کے کلام کے دو مجموعے ''نغمہ زار'' اور ''سوز وساز'' شائع ہوئے۔حفیظ کا انتقال 1983ء میں ہوا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

I

اے شاندار گنگا ، اے پر بہار گنگا
گنگوتری سے نکلی کیسی اچھل اچھل کر
اور پربتوں سے اتری پہلو بدل بدل کر
پتھر بہائے تونے جو راستے میں آئے
کودی بلندیوں سے جلوے عجب دکھائے
اک راہ میں بنائے سو آبشار گنگا
اے شاندار گنگا
اے پر بہار گنگا

SCERT TELANGANA

سوچیے بولیے

1. گنگا کو پر بہار کیوں کہا گیا ہے؟
2. گنگا اپنا راستہ کس طرح طئے کرتی ہے؟
3. گنگا آبشار کیسے بناتی ہے؟
4. میدان کے بسنے سے گنگا کا کیا تعلق ہے؟
5. ''گنگا بہانا'' محاورہ کا استعمال کب کب کیا جاتا ہے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

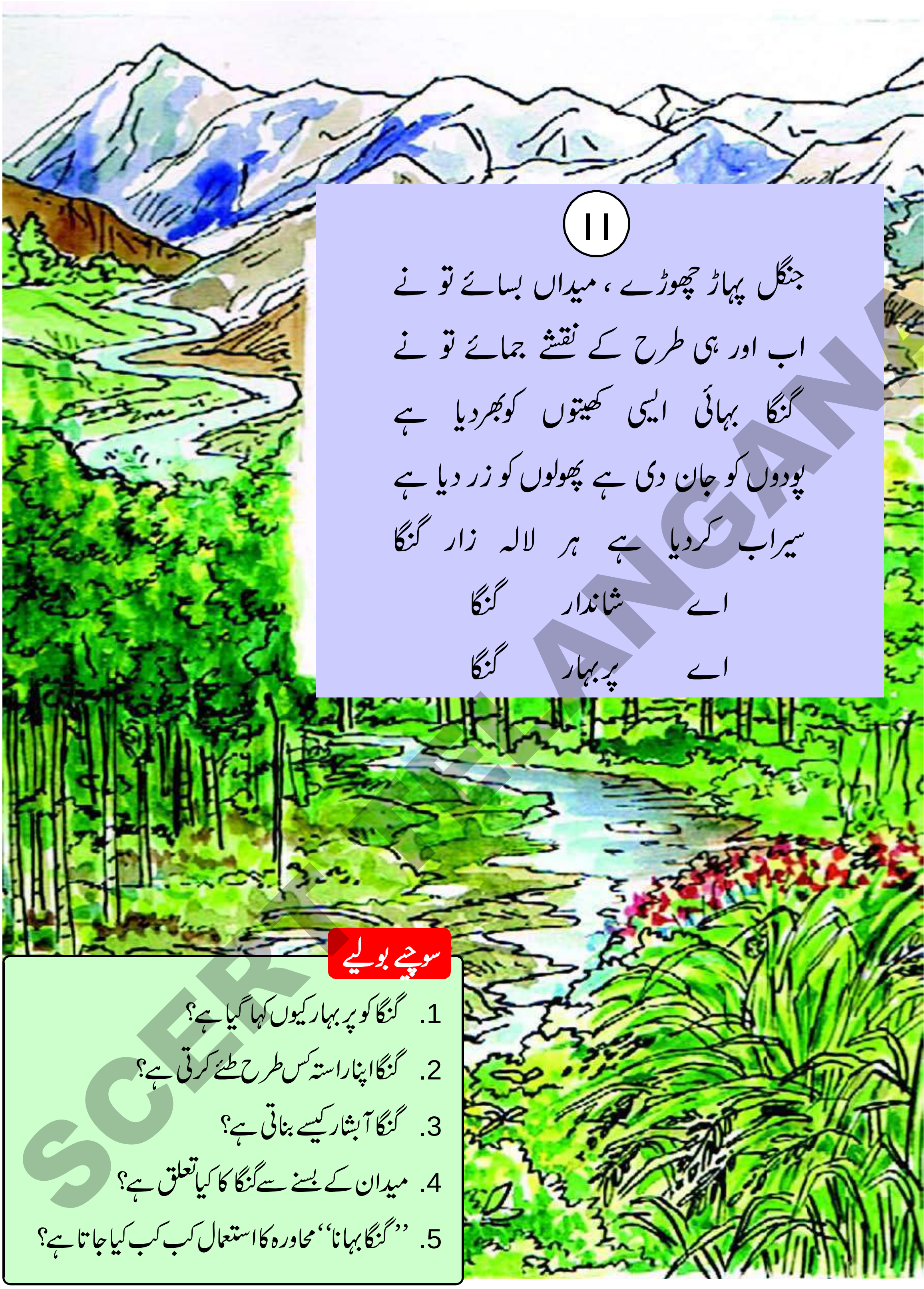

11

جنگل پہاڑ چھوڑے ، میداں بسائے تو نے
اب اور ہی طرح کے نقشے جمائے تو نے
گنگا بہائی ایسی کھیتوں کو بھر دیا ہے
پودوں کو جان دی ہے پھولوں کو زر دیا ہے
سیراب کر دیا ہے ہر لالہ زار گنگا
اے شاندار گنگا
اے پر بہار گنگا

سوچیے بولیے

1. گنگا کو پر بہار کیوں کہا گیا ہے؟
2. گنگا اپنا راستہ کس طرح طئے کرتی ہے؟
3. گنگا آبشار کیسے بناتی ہے؟
4. میدان کے بسنے سے گنگا کا کیا تعلق ہے؟
5. ''گنگا بہانا'' محاورہ کا استعمال کب کب کیا جاتا ہے؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

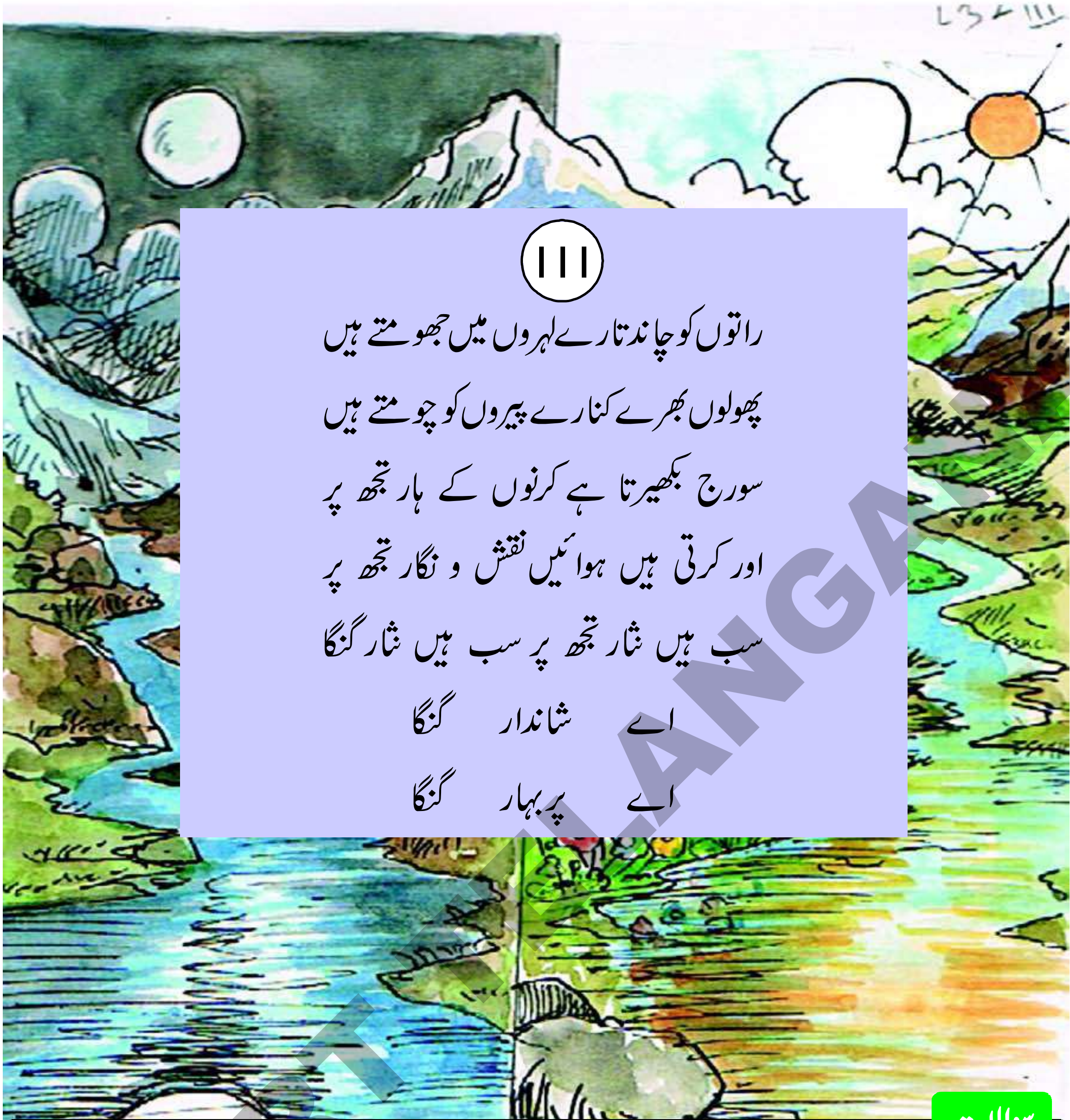

III

راتوں کو چاند تارے لہروں میں جھومتے ہیں
پھولوں بھرے کنارے پیروں کو چومتے ہیں
سورج بکھیرتا ہے کرنوں کے ہار تجھ پر
اور کرتی ہیں ہوائیں نقش و نگار تجھ پر
سب ہیں نثار تجھ پر سب ہیں نثار گنگا
اے شاندار گنگا
اے پر بہار گنگا

سوالات

1. گنگا کے پانی سے عموماً لوگ کون کون سے فائدے اٹھاتے ہیں؟
2. گنگا کے پانے کے زمین پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟
3. شاعر نے گنگا سے متعلق ''سب ہیں نثار تجھ پر'' کہا ہے۔ شاعر نے ایسا کیوں کہا؟
4. ہواؤں کا پانی پر نقش و نگار کرنے سے کیا مراد ہے؟
5. شاعر نے ایسا کیوں کہا کہ ''سورج بکھیرتا ہے کرنوں کے ہار تجھ پر''

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

خلاصہ

حفیظ جالندھری نے اپنی نظم ''گنگا'' کو خوبصورت اور نہایت ہی سادہ الفاظ میں اس طرح بیان کیا ہے کہ گنگا کا ایک جیتا جاگتا منظر ہماری نظروں کے سامنے آجاتا ہے۔اور اس دریا سے ہندوستانیوں کی عقیدت اور محبت کا اندازہ بہ آسانی لگایا جاسکتا ہے۔

پہلے بند میں شاعر گنگا سے مخاطب ہوکر کہہ رہا ہے' اے شاندار اور سدا بہار گنگا تو اپنے منبع گنگوتری سے پوری آب و تاب کے ساتھ بل کھاتے ہوئے اور پہاڑوں کے درمیان راستہ بناتے ہوئے نکلتی ہے۔ راستے میں حائل ہونے والی رکاوٹوں (پتھروں) کو بہا کر لے جاتی ہے اور بلند پہاڑوں پر عجیب و غریب جلوے دکھاتی ہے اور راہ میں جگہ جگہ آبشار بناتے ہوئے آگے بڑھتی ہے۔

دوسرے بند میں شاعر کہہ رہا ہے کہ تو نے جنگلوں اور پہاڑوں سے گذرتے ہوئے میدانوں کو بسایا ہے۔تو نے ایسی گنگا بہائی کہ کھیت لہلہا اٹھے اور ہر باغ کے پودے ہرے بھرے ہوگئے اور ہر پھول کے رنگ و روپ میں نکھار آگیا۔

تیسرے بند میں شاعر رات کے وقت گنگا کا منظر بیان کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ چاند اور تاروں کا عکس جب گنگا کے پانی پر پڑتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چاند اور تارے لہروں میں جھوم رہے ہیں اور اس کے کنارے کے سبزہ زار پیروں کو چھو رہے ہیں۔ سورج جب اپنی شعاعیں تجھ پر بکھیرتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تجھے اپنی کرنوں کے ہار پہنا رہا ہے اور ہوائیں اس طرح چلتی ہیں کہ تیری لہروں کے بننے کا سبب بنتی ہیں اور آخر میں شاعر کہتا ہے کہ تیری شان و شوکت اور دریا دلی کو دیکھ کر چاند' تارے' سورج اور ہوائیں سبھی تجھ پر قربان ہیں۔

یہ کیجیے

I سمجھنا' اظہار خیال کرنا

سنیے' سمجھ کو بولیے

اس نظم کا کونسا بند آپ کو پسند آیا اور کیوں؟

روانی سے پڑھنا فہم حاصل کرنا

الف) حسب ذیل عبارتوں کا تعلق کن اشعار سے ہے' نشاندہی کیجیے اور لکھیے۔

1. راستے میں حائل ہونے والے پتھروں کو تو بہا کر لے جاتی ہے اور بلندیوں سے گرتے ہوئے عجیب و غریب جلوے دکھاتی ہے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

2. گنگا کے پانی کی سیرابی کی وجہ سے کھیت اور پودے پوری آب وتاب کے ساتھ لہلہانے لگے۔

3. رات کے وقت جب چاند تاروں کا عکس پانی پر پڑتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چاند اور تارے لہروں میں جھوم رہے ہیں۔

ب) ذیل کے اشعار پڑھ کر صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔

پھر ایک کے بعد ایک لپکا — قطرہ قطرہ زمیں پہ ٹپکا
آخری قطروں کا بندھ گیا تار — بارش ہونے لگی موسلادھار
پانی پانی ہوا بیاباں — سیراب ہوئے چمن خیاباں
تھی قحط سے پائمال خلقت — اس مینہ سے ہوئی نہال خلقت
جرأت قطرہ کی کرگئی کام — باقی ہے جہاں میں آج تک نام
اے صاحبو! قوم کی خبر لو — قطروں کا سا اتفاق کرلو
قطروں ہی سے ہوئی نہر جاری — چل نکلیں گی کشتیاں ساری

1. کس کی ہمت کام کرگئی؟ ( )

(a) قطرہ کی (b) بارش کی (c) زمین کی (d) چمن کی

2. بارش سے مالا مال کون ہوئی؟ ( )

(a) چمن (b) بیاباں (c) خلقت (d) کشتیاں

3. جہاں میں کس کا نام باقی ہے؟ ( )

(a) دشمنی کا (b) حوصلہ کا (c) برائی کا (d) بڑائی کا

4. کس کے حوصلے کی وجہ سے کشتیاں چل نکلیں؟ ( )

(a) نہر کے (b) قطرہ کے (c) زمین کے (d) خلقت کے

5. قطروں کا سا اتفاق کرلو شاعر کی کیا مراد ہے؟ ( )

(a) الگ الگ رہنا (b) محبت (c) اتحاد و یکجہتی (d) اجتماعیت

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21
SCERT TELANGANA

II اظہار ما فی الضمیر، تخلیقی صلاحیت کا اظہار

خود لکھنا

الف) ذیل کے سوالوں کے جواب 4 تا 5 جملوں میں لکھیے۔

1. ''جلوے عجب دکھائے'' نظم گنگا میں شاعر نے ایسا کیوں کہا؟
2. چاند تارے لہروں میں جھومنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
3. جنگل پہاڑ چھوڑے، میداں بسائے تو نے
اب اور ہی طرح کے نقشے جمائے تو نے اس شعر میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟
4. حفیظ جالندھری کے کلام کی خصوصیات بیان کیجیے۔

ب) ذیل کے سوال کا جواب 10 تا 12 جملوں میں لکھیے۔

1. نظم ''گنگا'' میں شاعر نے گنگا کی کن کن خوبیوں کا ذکر کیا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

III - تخلیقی اظہار/توصیف

آپ کے علاقے (شہر ہو یا گاؤں) میں ندی یا تالاب کے کنارے پر غروب آفتاب کے منظر سے متعلق قدرت کی صناعی کی تعریف بیان کرتے ہوئے اپنے دوست کو خط لکھیے۔

IV زباں شناسی

لفظیات

الف) مندرجہ ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے صحیح معنوں کا انتخاب کر کے جواب کو دیئے گئے قوس میں لکھیے۔

1. ہمالیہ پربت شمال میں ہندوستان کی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے۔ (   )
(a) وادی (b) صحرا (c) میدان (d) پہاڑ
2. فوجی اپنی زندگی ملک کی حفاظت کے لیے نثار کرتا ہے۔ (   )
(a) استعمال (b) قربان (c) بے کار (d) انجام

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

3. غروب آفتاب کے وقت سورج کی کرنوں نے دریا پر زر بکھیر دیا ہے۔ (   )

(a) لوہا   (b) چاندی   (c) سونا   (d) موتی

4. لالہ زار کا ہر پھول تر و تازہ نظر آ رہا ہے۔ (   )

(a) باغ   (b) درخت   (c) پھول   (d) جنگل

ب) مندرجہ ذیل الفاظ کے صحیح مترادف پر (✓) کا نشان لگائیے۔

1. پھول چمن میں خوبصورتی بکھیر رہے ہیں۔ (گل/غنچہ)
2. حجر اسود متبرک مانا جاتا ہے۔ (کنکر/پتھر)
3. شب و روز کی محنت ہی کامیابی کی علامت ہے۔ (سحر/رات)
4. استاد کا مقام بہت بلند ہوتا ہے۔ (اونچا/محترم)
5. کل رات قمر کی روشنی بہت تیز تھی۔ (سورج/چاند)

ج) مندرجہ ذیل کی عبارت کی خالی جگہوں کو مناسب سابقے اور لاحقے سے پر کیجیے۔

(زیر۔گو۔خیر۔یا۔پیش۔گاہ۔با۔تر۔با۔لا۔گار۔یک۔صاحب۔با۔در)

جب فجر کی اذاں کی آواز سنائی دیتی ہے تو تمام ________ سمجھ افراد اپنی نیند کو ترک کر کے اپنے قیام ________ سے نکل کر عبادت ________ کی جانب روانہ ہوتے ہیں۔ ________ وضو ہوکر ________ امام کے پیچھے ________ جماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ ________ اصل یہ نمازی خدا کو راضی کرتے ہوئے اپنی مغفرت کے طلب ________ ہوتے ہیں۔ ________ لب وہ خدا کے آگے دعا ________ ہوتے ہیں اور ساری دنیا کے لیے بھی ________ طلب کرتے ہیں۔ یہ ________ برکت جماعت دنیا کی سب جماعتوں سے افضل ہے۔ ________ جہتی کی مثال ہے۔کوئی کسی سے کم ________ نہیں۔ چاہے کوئی ________ وقار ہو یا کوئی ________ چار ہو سبھی پوری ________ سوئی کے ساتھ اس کی بار ________ میں کھڑے نظر آتے ہیں۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

قواعد

اس شعر پر غور کیجیے۔

گنگوتری سے نکلی کیسی اچھل اچھل کر
اور پربتوں سے اتری پہلو بدل بدل کر

پہلے مصرعہ میں ''اچھل'' اور دوسرے مصرعے میں ''بدل'' کا لفظ تکرار کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ جس سے شعر کی معنی خیزی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

کلام میں معنی خیزی پیدا کرنے کے لیے اگر کسی لفظ کی تکرار کی جائے تو اسے ''صنعت تکرار لفظی'' کہا جاتا ہے اور کسی بات پر زور دینا ہو تو بھی تکرار لفظی کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے: ''احمد خوشی خوشی اسکول گیا''۔

عموماً یہ الفاظ تکرار لفظی کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

''اپنا اپنا، بڑی بڑی، بار بار، ساتھ ساتھ، کبھی کبھی، قسم قسم، جب جب، تب تب وغیرہ۔

الف) ان جملوں کو مثال کے مطابق تکرار لفظی میں تبدیل کیجیے:

مثال: شاداں پڑھ رہی تھی اب سوگئی۔ شاداں پڑھتے پڑھتے سوگئی۔

1. صحرا میں لوگ پانی کی بوند کو ترستے ہیں۔
2. جب بھی چاند نکلا تب آپ کی یاد آئی۔
3. تم میرے ساتھ چلو۔

ب) ان اشعار میں تکرار لفظی کی نشاندہی کیجیے۔

آتے آتے آئے گا ان کا خیال
جاتے جاتے بے خیالی جائے گی

روتے روتے کون سویا خاک پر
ہلتے ہلتے کس کا جھولا رہ گیا

لسانی سرگرمیاں / منصوبہ کام

مختلف شعرا نے مختلف دریاؤں، جھیلوں، جھرنوں، برسات اور بارش پر جو نظمیں لکھی ہیں، انہیں جمع کیجیے اور کمرۂ جماعت میں پڑھ کر سنائیے۔

قول

جب تک پانی رواں رہتا ہے، صاف رہتا ہے، جب رک جاتا ہے تو گدلا اور کیچڑ جیسا ہو جاتا ہے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

4. پیپل کا خط پپو کے نام

ڈاکٹر محمد اسد اللہ

ذیل کی تصویر دیکھیے

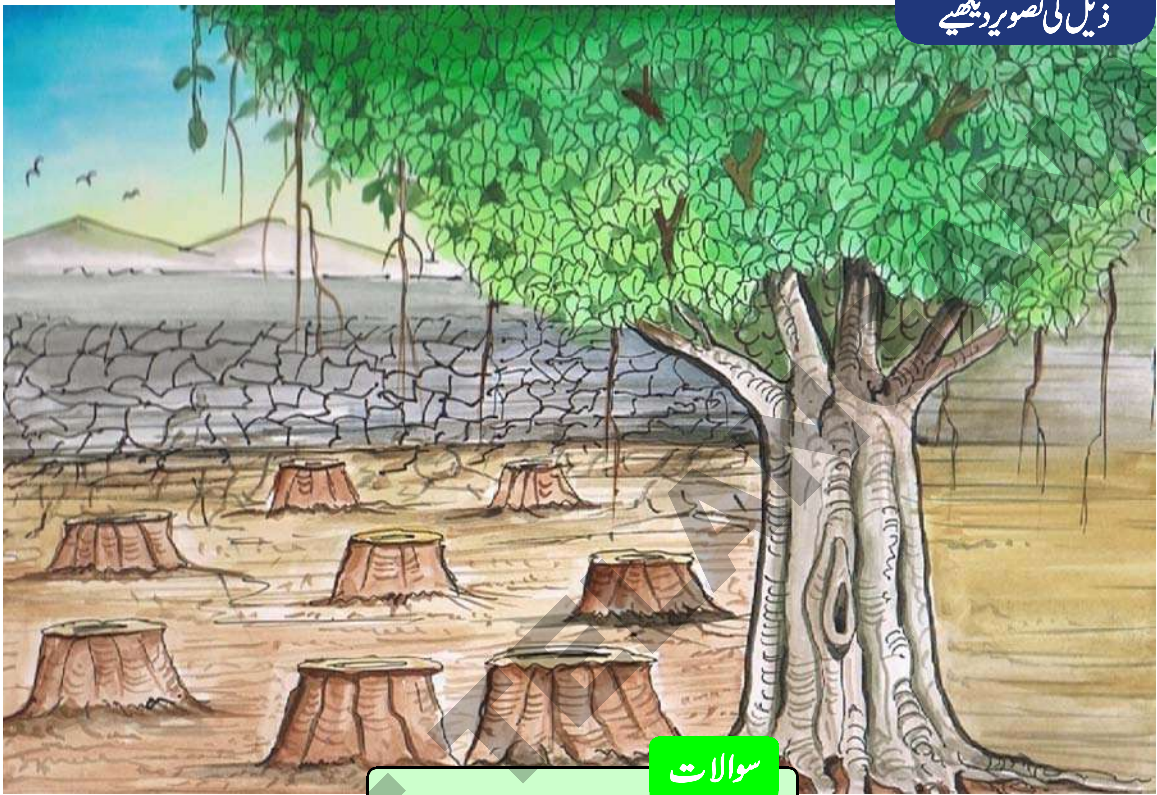

سوالات

1. تصویر میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2. درختوں سے ہمیں کیا فائدے ہیں؟
3. درخت کاٹنے سے کیا ہوتا ہے؟

مقصد

جنگل ماحولیاتی نظام کا ایک حصہ ہیں۔ اور بارش کا موجب بھی ہوتے ہیں۔ جنگل کو کاٹنے سے روکنا' ماحول کے تحفظ میں توازن برقرار رکھنا اور ماحول کی حفاظت کا شعور طلبا میں اجاگر کرنا ہی اس سبق کا مقصد ہے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق نثر کی ایک صنف 'انشائیہ' سے ہے۔اس کا انتخاب ڈاکٹر محمد اسد اللہ کی کتاب گپ شپ سے کیا گیا ہے۔

طلباء کے لیے ہدایات

❖ سبق میں موجود تصویریں دیکھیے ۔ان سے متعلق گفتگو کیجیے۔
❖ آپ کے ٹیچر کی زبانی سبق کا خلاصہ سنیے۔سبق میں موجود تصویروں سے حاصل کی گئی جانکاری کا سبق کے ساتھ تقابل کیجیے۔
❖ سبق پڑھیے۔اب تک آپ کی حاصل کردہ معلومات سبق میں موجود ہیں یا نہیں ۔ بولیے۔
❖ سبق پڑھیے۔نامعلوم الفاظ کو خط کشید کیجیے۔
❖ خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے دریافت کیجیے یا پھر لغت اور فرہنگ میں دیکھیے ۔

مصنف کا تعارف

ڈاکٹر محمد اسد اللہ (پیدائش 16/ جون 1958)ادبی دنیا میں انشائیہ نگار کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے تنقید، تحقیق، تراجم، مزاح نگاری، شاعری اور افسانہ نویسی میں بھی اپنا کردار نبھایا ہے۔ادب اطفال میں بھی انھوں نے بچوں کے لیے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

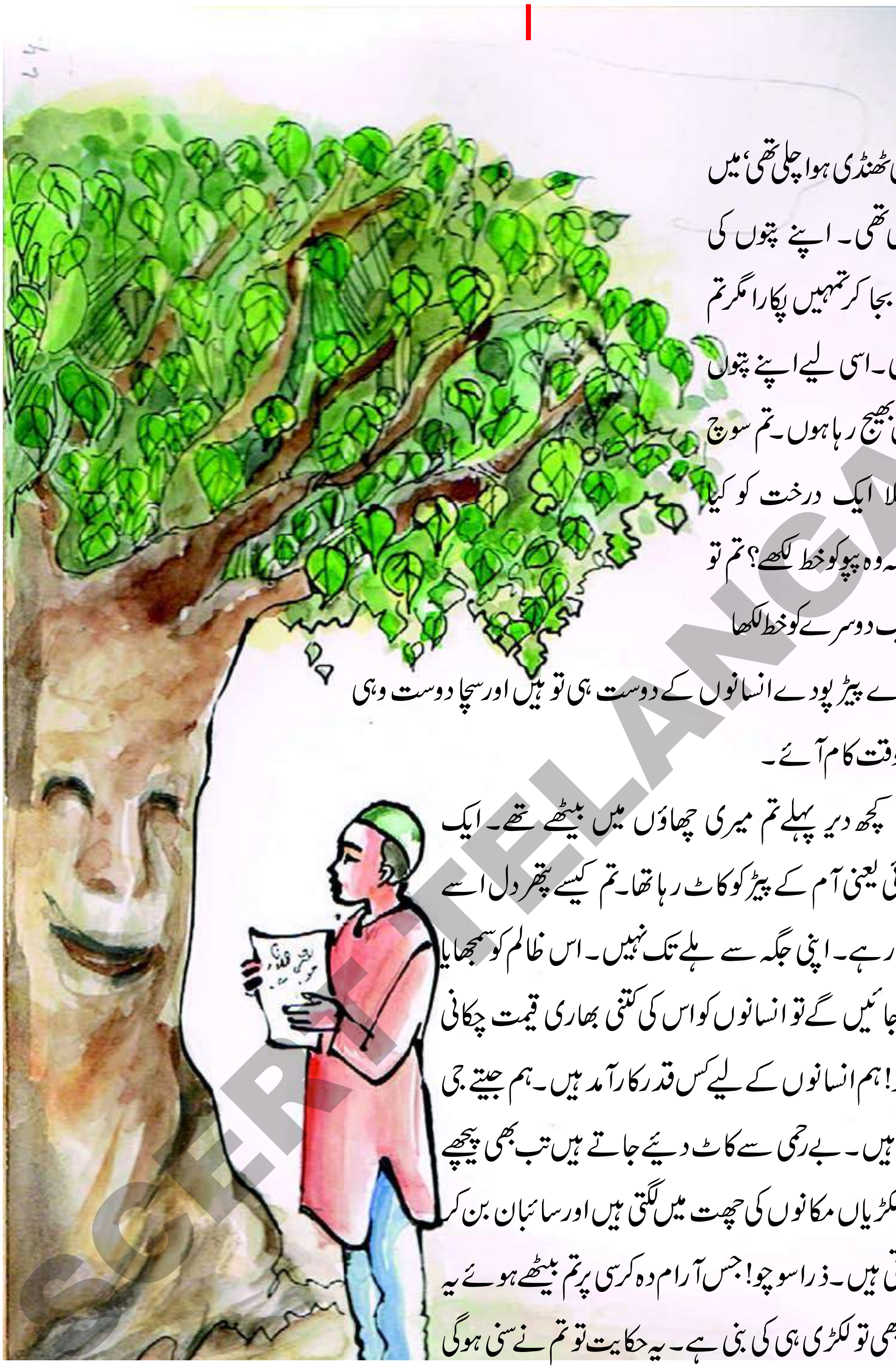

پیارے پپو!

ابھی ابھی ٹھنڈی ہوا چلی تھی، میں نے تمھیں آواز دی تھی۔ اپنے پتوں کی ہزاروں ہتھیلیوں کو بجا کر تمھیں پکارا مگر تم نے میری ایک نہ سنی۔ اسی لیے اپنے پتوں پر لکھا ہوا یہ خط تمھیں بھیج رہا ہوں۔ تم سوچ رہے ہو گے، بھلا ایک درخت کو کیا ضرورت پیش آئی کہ وہ پپو کو خط لکھے؟ تم تو جانتے ہو دوست ایک دوسرے کو خط لکھا کرتے ہیں۔ سارے پیڑ پودے انسانوں کے دوست ہی تو ہیں اور سچا دوست وہی ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے۔

دوست! کچھ دیر پہلے تم میری چھاؤں میں بیٹھے تھے۔ ایک لکڑ ہارا میرے بھائی یعنی آم کے پیڑ کو کاٹ رہا تھا۔ تم کیسے پتھر دل اسے ٹک لگائے دیکھتے رہے۔ اپنی جگہ سے ہلے تک نہیں۔ اس ظالم کو سمجھایا نہیں کہ پیڑ کاٹے جائیں گے تو انسانوں کو اس کی کتنی بھاری قیمت چکانی پڑے گی۔ ذرا سوچو! ہم انسانوں کے لیے کس قدر کارآمد ہیں۔ ہم جیتے جی لکڑیاں مہیا کرتے ہیں۔ بے رحمی سے کاٹ دیئے جاتے ہیں تب بھی پیچھے نہیں ہٹتے۔ ہماری لکڑیاں مکانوں کی چھت میں لگتی ہیں اور سائبان بن کر سب کو راحت پہنچاتی ہیں۔ ذرا سوچو! جس آرام دہ کرسی پر تم بیٹھے ہوئے یہ خط پڑھ رہے ہو وہ بھی تو لکڑی ہی کی بنی ہے۔ یہ حکایت تو تم نے سنی ہوگی کہ صندل کے پیڑ پر کوئی کلہاڑی چلائے تو وہ لکڑی اس کلہاڑی کو بھی

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21
SCERT TELANGANA

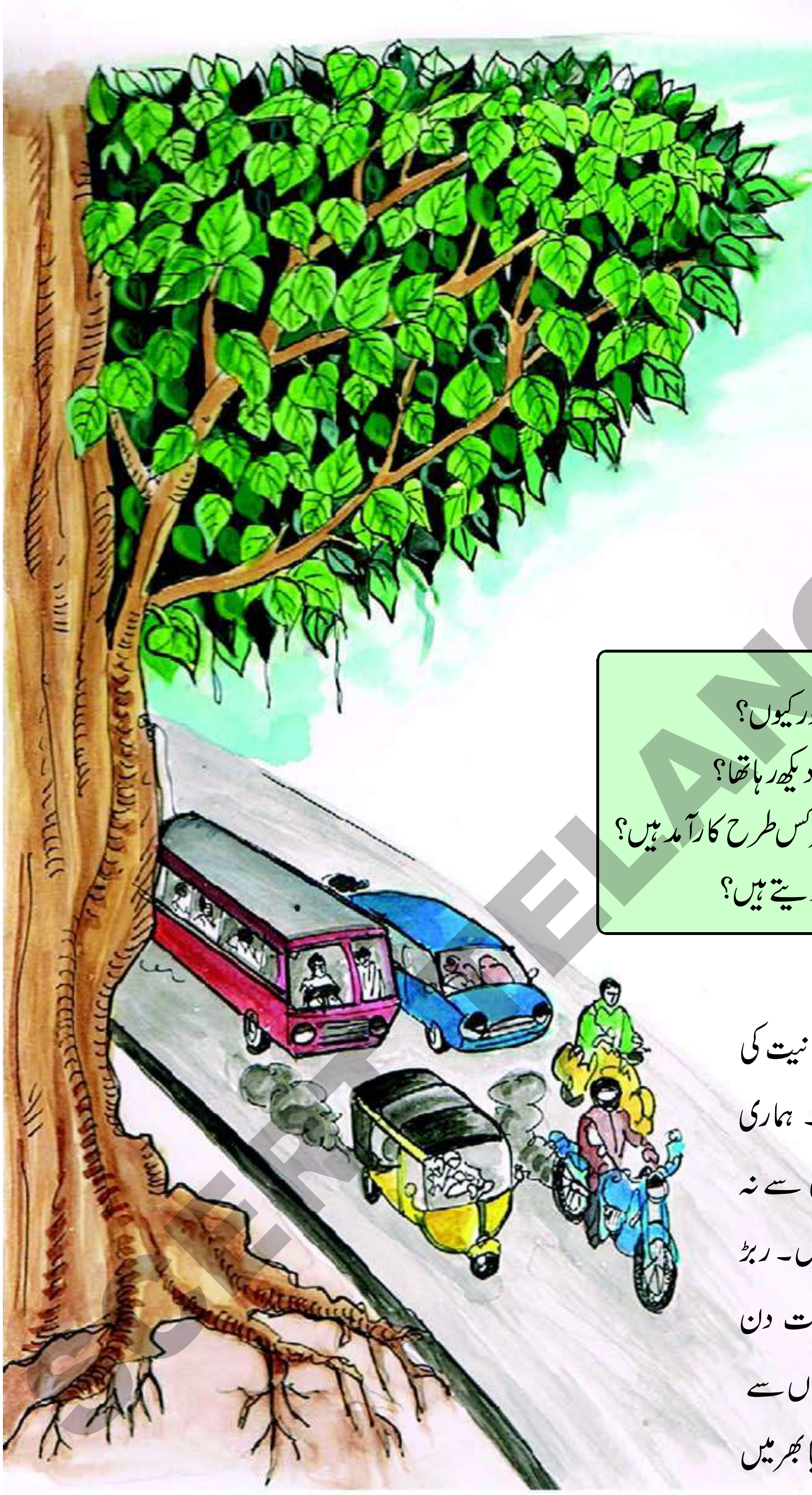

خوشبودار بنادیتی ہے۔ خود دھوپ میں تپ کر انسانوں کو سایہ دینے والے پیڑ انسانیت کا کتنا بڑا درس دیتے ہیں۔ ہماری شاخوں پر کھلے پھول فضا کو معطر کردیتے ہیں۔تمہارے ارد گرد بکھرے ہوئے حسین مناظر کی یہ ساری خوبصورتی ہمارے ہی دم قدم سے ہے۔

سوالات

1. کس نے کس کو خط لکھا اور کیوں؟
2. لڑکا کہاں بیٹھا تھا اور کیا دیکھ رہا تھا؟
3. ہم انسانوں کے لیے پیڑ کس طرح کارآمد ہیں؟
4. پیڑ انسانیت کا کیا درس دیتے ہیں؟

II

ہم سر سے پیر تک انسانیت کی خدمت میں جٹے ہوئے ہیں۔ ہماری جڑیں، پتیاں، پھول، تنا اور چھال سے نہ جانے کتنی دوائیں بنائی جاتی ہیں۔ ربڑ سے بنی بے شمار چیزیں تم رات دن استعمال کرتے ہو،بتاؤ یہ ربڑ آتا کہاں سے ہے؟ درختوں ہی سے نا؟ آج دنیا بھر میں فضائی آلودگی بڑھ رہی ہے۔اس کی روک

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

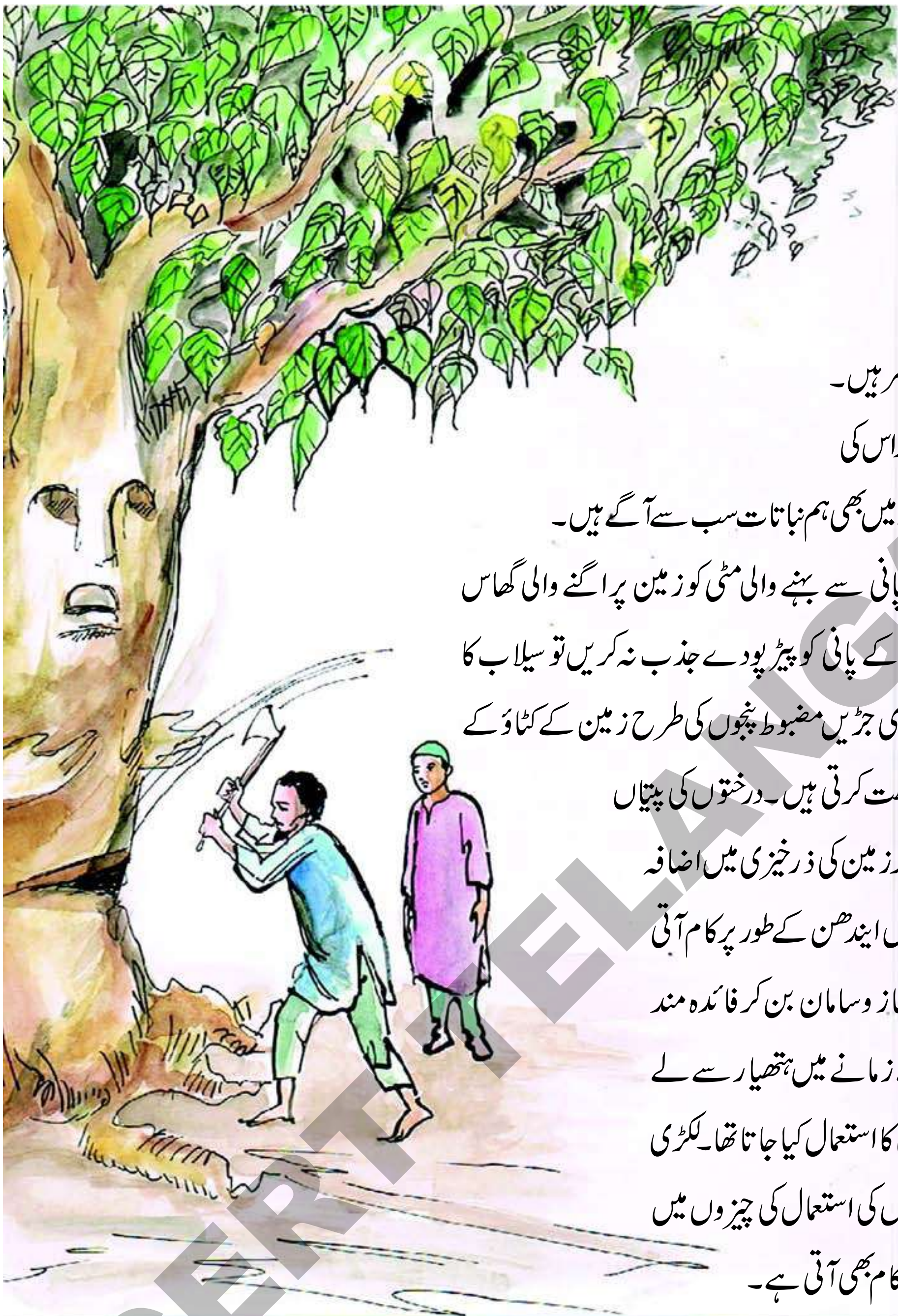

تھام کرنے سے انسان قاصر ہیں۔

مگر اس زمین کی سلامتی اور اس کی فضاء کے تحفظ کے معاملے میں بھی ہم نباتات سب سے آگے ہیں۔

برسات کے پانی سے بہنے والی مٹی کو زمین پر اگنے والی گھاس تھامے رہتی ہے۔ بارش کے پانی کو پیڑ پودے جذب نہ کریں تو سیلاب کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ہماری جڑیں مضبوط پنجوں کی طرح زمین کے کٹاؤ کے عمل کو روک کر مٹی کی حفاظت کرتی ہیں۔ درختوں کی پتیاں جھڑ جاتی ہیں تو کھاد بن کر زمین کی زرخیزی میں اضافہ کرتی ہیں۔ ہماری لکڑیاں ایندھن کے طور پر کام آتی ہیں۔ اور کہیں ضروری ساز و سامان بن کر فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔ پرانے زمانے میں ہتھیار سے لے کر کشتیوں تک میں لکڑی کا استعمال کیا جاتا تھا۔ لکڑی نہ صرف دفتروں اور گھروں کی استعمال کی چیزوں میں لگتی ہے بلکہ سجاوٹ کے کام بھی آتی ہے۔

سوالات

1. انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک درختوں نے انسانوں کا کس طرح ساتھ نبھایا ہے؟
2. پیڑ اپنے دوست سے کیا کہہ رہا ہے؟
3. مصیبت کے وقت کام آنے کا کیا مطلب ہے؟
4. زمین کے ہاتھ پاؤں کیا ہیں اور کیسے ہیں؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

III

لکڑی کے بنے جھولے اور کھلونے سے لے کر چتا میں جلنے والی' تابوت اور قبروں میں استعمال ہونے والی لکڑی بھی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک درختوں نے ہر قدم پر انسان کا ساتھ نبھایا ہے۔

دیکھو! وہ لکڑ ہارا کلہاڑی اٹھائے ہوئے ایک کے بعد دوسرا پیڑ کاٹتا چلا جا رہا ہے۔ آج ان درختوں کی' کل میری باری ہے۔

اے دوست! کیا اس مصیبت کے وقت بھی تم کام نہ آؤ گے؟ جاؤ اس بے وقوف کو سمجھاؤ کہ وہ پیڑوں پر نہیں خود اپنے پیروں پر کلہاڑی چلا رہا ہے۔ درخت اس زمین کے پاؤں ہی نہیں ہاتھ بھی ہیں۔ فضاؤں میں پھیلے ہوئے یہی دعاؤں کے ہاتھ خدا سے بارشیں مانگتے ہیں۔ یہ دھرتی کا جسم بھی ہے اور روح بھی۔ ہماری پتیوں سے یہ زمین سانس لیتی ہے۔ یہ پیڑ پودے نہ ہوں گے تو زمین زندگی سے محروم ہو جائے گی۔ خدا کے لیے ہمیں زندگی سے محروم نہ کرو۔

خدا حافظ

تمہاری مدد کا منتظر

پیپل کا پیڑ

سوالات

1. فضائی آلودگی کی وجہ کیا ہے؟
2. زمین کی زرخیزی میں اضافہ کا کیا مطلب ہے؟
3. اب لکڑی کے بجائے کن چیزوں کا استعمال بڑھ گیا ہے؟
4. لکڑی ہمارے لیے سجاوٹ کے کس طرح کام آتی ہے؟

یہ کیجیے

I سمجھنا' اظہار خیال کرنا

سنیے' سمجھ کو بولیے

الف) درج ذیل موضوعات میں سے کسی ایک کے متعلق گفتگو کیجیے۔

1. پیپل کے پیڑ نے اپنے خط میں کن کن باتوں کا ذکر کیا ہے؟ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

روانی سے پڑھنا۔فہم حاصل کرنا

الف) سبق کا مطالعہ کرکے درج ذیل جملے کس پیرا گراف سے تعلق رکھتے ہیں۔ پیرا گراف نمبر لکھیے۔

جملے	پیرا گراف نمبر
تم تو جانتے ہو دوست ایک دوسرے کو خط لکھا کرتے ہیں۔	
انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک درختوں نے ہر قدم پر انسان کا ساتھ نبھایا ہے۔	
ہم سر سے پیر تک انسانیت کی خدمت میں جٹے ہوئے ہیں۔	
یہی دعاؤں کے ہاتھ خدا سے بارشیں مانگتے ہیں۔	

ب) مندرجہ ذیل پیرا گراف پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔

سائنس کی ترقی سے ہی انسان نے چاند پر اپنے قدم جمائے۔ سائنس کے ذریعہ ہی نت نئے اوزار، سامان، ذرائع حمل ونقل وجود میں آئے۔ ہزاروں میلوں کا سفر چند گھنٹوں میں ہوائی جہاز کے ذریعہ طئے کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی بیماریوں کی وجوہات کا پتہ چلا کر ان کی روک تھام کے لیے دوائیں اور ٹیکے ایجاد کیے گئے۔ سٹلائٹس کے ذریعہ مواصلاتی نظام میں بھی ترقی ہوئی۔ صنعتوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ان صنعتوں کے قیام کے لیے جنگل کاٹنا پڑا۔ اس کی وجہ سے فضائی آلودگی میں اضافہ ہوگیا۔ کئی جنگلی جانوروں کا ٹھکانہ نہ ہونے پر وہ غائب ہوتے جارہے ہیں۔ بارش کے سالانہ فیصد میں کمی آرہی ہے اور زیر زمین پانی بھی کم ہوگیا ہے۔ اس کے اثرات تمام جانداروں یعنی نباتات اور حیوانات پر پڑ رہے ہیں۔

1. انسان چاند پر کیسے جاسکا؟
2. نئی ادویات اور انجکشن کس طرح اور کیوں وجود میں آئے؟
3. جنگل کاٹنے سے کیا نقصانات ہو رہے ہیں۔
4. فضائی آلودگی کی وجہ کیا ہے؟
5. جنگلی جانوروں کا تحفظ کیسے کروگے؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 21-2020

II اظہار مافی الضمیر، تخلیقی صلاحیت کا اظہار

خود لکھنا

الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب 5 جملوں میں لکھیے۔

1. دوست ایک دوسرے کو کیوں خط لکھتے ہیں؟
2. زمین کی سلامتی اور اس کا تحفظ کے کیا معنی ہیں؟ لکھیے۔
3. پیڑ ہمیں انسانیت کا درس کس طرح دیتے ہیں؟
4. روزمرہ زندگی میں ہم لکڑی کا استعمال کہاں اور کیسے کرتے ہیں؟ لکھیے۔

ب) مندرجہ ذیل سوال کا جواب 10 جملوں میں لکھیے۔

جنگل کاٹنے سے انسانوں کو بھاری قیمت چکانی پڑے گی۔ کیوں اور کیسے؟

III تخلیقی اظہار رتوصیف

الف) مندرجہ ذیل کے متعلق لکھیے۔

1. اپنے مدرسے میں پیڑ لگانے کے پروگرام (ہریتاہرم) میں اولیائے طلبا کو مدعو کرنے کے لیے ایک دعوت نامہ تیار کیجیے۔
2. پیپل کے پیڑ نے پپو کو خط لکھا۔ پپو نے کس طرح خط کا جواب دیا ہوگا؟ لکھیے۔

IV زباں شناسی

لفظیات

الف) درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

1. سائباں : ________________
2. دھرتی : ________________
3. ایندھن : ________________
4. تحفظ : ________________
5. آلودگی : ________________

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

ب) **خط کشیدہ الفاظ کی ضد لکھیے ۔**

1. سارے پیڑ پودے انسانوں کے دوست ہی تو ہیں۔
2. پیڑ کا سایہ مسافروں کو راحت پہنچاتا ہے۔
3. پیڑ خود دھوپ میں تپ کر انسانوں کو سایہ دیتے ہیں۔
4. ہماری جڑیں مضبوط پنجوں کی طرح زمین کے کٹاؤ کا عمل روک کر مٹی کی حفاظت کرتی ہیں۔
5. پرانے زمانے میں ہتھیار سے لے کر کشتیوں تک سب میں لکڑی کا استعمال ہوتا تھا۔

ج) **مندرجہ ذیل عبارت میں خط کشیدہ لفظ کے معنی اسی میں موجود ہیں۔انھیں بھی خط کشیدہ کریں اور علیحدہ کریں۔**

زمین کی سلامتی اور اس کی فضا کے تحفظ کے معاملے میں بھی ہم نباتات سب سے آگے ہیں۔لیکن کھلی ہوا میں پیڑ پودوں کے علاوہ تمام انسان بھی چین کی سانس لیتے ہیں۔لکڑی نہ صرف دفتروں اور گھروں کے استعمال کی چیزوں میں لگتی ہے بلکہ سجاوٹ کے کام بھی آتی ہے۔انسان اپنی رہائش گاہوں کی آرائش کے لیے لکڑی کی مختلف اشیاء کا استعمال کرتا ہے۔

قواعد

جملے کی قسمیں

یہ تو آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حروف کے بامعنی مجموعہ کو ''لفظ'' کہتے ہیں۔

جیسے: ق+ل+م= قلم

اسی طرح لفظوں کے مجموعہ کو ''جملہ'' کہتے ہیں۔

جیسے: یہ+ میرا+ قلم+ ہے= یہ میرا قلم ہے۔

ان جملوں پر غور کیجیے:

یہ احمد کی کتاب ہے۔

یہ احمد کی کتاب ہے اس نے یہ کتاب آج ہی خریدی ہے۔

پہلے جملے میں ایک ہی مفہوم ادا ہوا ہے یعنی کتاب احمد کی ہے۔ جب کہ دوسرے جملے میں دو مفہوم یعنی کتاب احمد کی ہے اور دوسرا مفہوم یہ کتاب آج ہی خریدی ہے۔

مفرد جملہ: ایک جملے میں جب ایک ہی مفہوم ادا کیا جائے تو یہ مفرد جملہ کہلاتا ہے جیسے ''حمید ایک نیک انسان ہے''

مرکب جملہ: جس جملے میں ایک سے زاید مفہوم ادا کیے جائیں وہ مرکب جملہ کہلاتا ہے۔یعنی دو یا دو سے زاید مفرد جملے مل کر ایک مفہوم ادا کرتے ہیں' جیسے ''شفا اسکول سے آئی اور ہوم ورک کرنے میں مصروف ہوگئی''۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

الف) ذیل کے جملوں میں مفرد اور مرکب جملوں کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے :

1. ماریہ محنتی لڑکی ہے ( )
2. اسکول وقت پر پہنچو تا کہ صحیح تعلیم حاصل کر سکو۔ ( )
3. احمد نے خط لکھا اور ڈاک خانے کے حوالے کیا ( )
4. سب بچے اسکول میں موجود تھے مگر انور نہیں تھا ( )
5. چاند آسمان پر چمک رہا تھا ( )
6. اذان کی آواز آ رہی ہے ( )

ب) دی گئی مثال کے مطابق جنگل سے متعلق الفاظ سبق سے ڈھونڈ کر لکھیے ۔

لسانی سرگرمیاں/منصوبہ کام

مختلف اخبارات ورسائل میں شائع جنگلات سے متعلق تفصیلات اکٹھا کر کے اس کے مطابق جنگلات کے تحفظ پر ایک رپورٹ لکھیے ۔

قول

پیڑ لگاؤ' زندگی بچاؤ

پڑھیے جانیے

دریائے گنگا شمالی بھارت اور بنگلہ دیش کا اہم دریا ہے۔ دریائے گنگا کا بہاؤ دو خاص دریاؤں سے بنا ہے۔ پہلا اہم ذریعہ گنگوتری گلیشیر (برفانی تودہ) ہے۔ جسے بھاگیرتی کہا جاتا ہے دوسرا بدری ناتھ کے شمال مغرب میں ستو پنتھ (Sato panth) گلیشیر جسے الکھ نندا کہا جاتا ہے۔ بھاگیرتھی اور الک نندہ دونوں دیوپریاگ کے مقام پر مل کر دریائے گنگا کی تشکیل کرتے ہیں جو کہ ہری دوار کی پہاڑی سے برآمد ہوتی ہے۔

دریائے گنگا ہندو مذہب میں اہمیت رکھتا ہے اور مقدس سمجھتے ہوئے اس کی پوجا کی جاتی ہے۔ دریائے گنگا کی کل لمبائی 2510 کلومیٹر 1575 میل ہے۔ یہ دریائے جمنا کے ساتھ مل کر ایک عظیم اور زرخیز خطہ تشکیل دیتا ہے۔ یہ شمالی بھارت اور بنگلہ دیش پر مشتمل ہے۔ اس علاقے میں آبادی کی کثافت دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ اور روئے زمین پر موجود ہر بارہواں شخص یعنی دنیا کی کل آبادی کا 8.5% اس جگہ رہتا ہے۔ بے پناہ آبادی' آلودگی اور ماحولیات کی تباہی دریا کے لیے ایک تشویشناک صورت حال ہے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

5. تعلیم نسواں

- اکبرالٰہ آبادی

ذیل کی تصویر دیکھیے

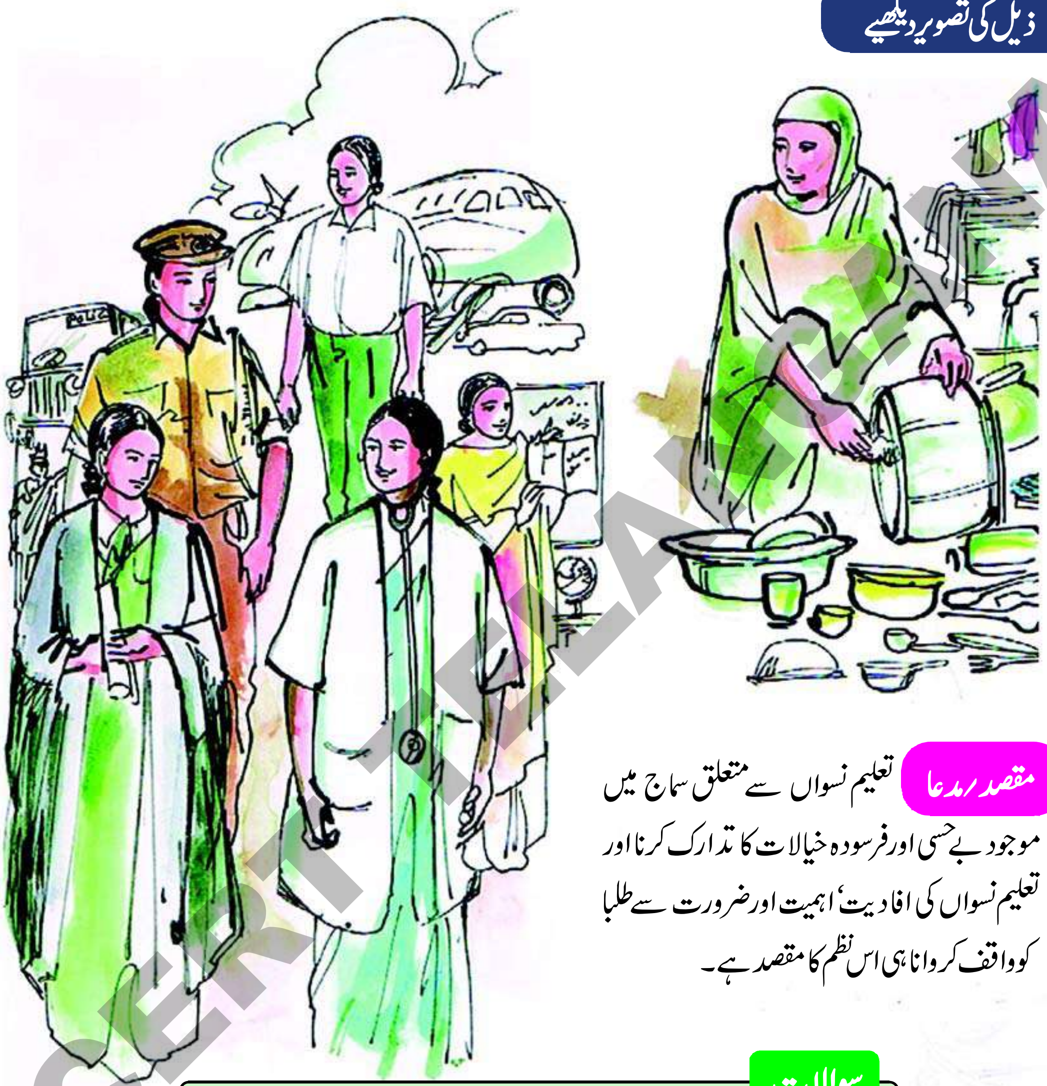

مقصد/مدعا تعلیم نسواں سے متعلق سماج میں موجود بے حسی اور فرسودہ خیالات کا تدارک کرنا اور تعلیم نسواں کی افادیت، اہمیت اور ضرورت سے طلبا کو واقف کروانا ہی اس نظم کا مقصد ہے۔

سوالات

1. تصویر میں کون کیا کر رہے ہیں؟
2. کیا آپ نے اپنی روزمرہ زندگی میں انہیں دیکھا ہے؟ کہاں اور کیسے؟
3. لڑکیوں کی تعلیم کیوں ضروری ہے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

سبق کی تفصیلات

یہ نظم طنز ومزاح کے مشہور شاعر اکبرالہٰ آبادی کے دیوان سے اخذ کردہ ہے۔ اکبرالہٰ آبادی مشرقی معاشرت کے دلدادہ تھے۔ انہوں نے اپنی نظموں میں مغربی تہذیب کی اندھی تقلید کو طنز کا نشانہ بنایا۔ اس طرح انہوں نے اپنی شاعری سے معاشرتی اصلاح کا کام لیا۔ وہ عورتوں کی تعلیم کے زبردست حامی تھے۔ اپنی اس نظم میں اکبر نے انہی خیالات کا اظہار کیا۔

طلبا کے لیے ہدایات

❖ تصویریں دیکھیے۔ ان سے متعلق گفتگو کیجیے۔
❖ پڑھی ہوئی نظم غور سے سنئے۔ تصویروں کے ذریعہ اخذ کردہ معلومات سے تقابل کیجیے۔
❖ آپ بھی نظم ترنم سے پڑھیے۔
❖ نظم پڑھیے۔ نامعلوم الفاظ کو خط کشید کیجیے۔
❖ خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے دریافت کیجیے یا پھر لغت اور فرہنگ میں دیکھیے۔

شاعر کا تعارف

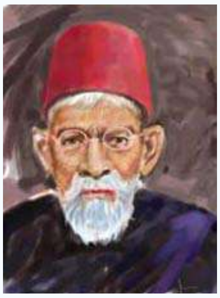

آپ کا اصل نام سید اکبر حسین رضوی تھا اور تخلص اکبر تھا۔ آپ 16 نومبر 1846ء میں الہٰ آباد کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سرکاری مدارس میں پائی اور محکمۂ تعمیرات میں ملازم ہوگئے۔ 1869ء میں مختاری کا امتحان پاس کرکے نائب تحصیلدار ہوئے۔ 1870ء میں ہائی کورٹ کی مثل خوانی کی جگہ ملی۔ 1872ء میں وکالت کا امتحان پاس کیا۔ 1880ء تک وکالت کرتے رہے۔ پھر منصف مقرر ہوئے۔ 1894ء میں جج کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ 1898ء میں خان بہادر کا خطاب ملا۔ 1903ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوگئے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

تعلیم عورتوں کو بھی دینی ضرور ہے
لڑکی جو بے پڑھی ہو تو وہ بے شعور ہے

حسن معاشرت میں سراسر فتور ہے
اور اس میں والدین کا بے شک قصور ہے

ان پر یہ فرض ہے کہ کریں کوئی بندوبست
چھوڑیں نہ لڑکیوں کو جہالت میں شاد و مست

لیکن ضرور ہے کہ مناسب ہو تربیت
جس سے برادری میں بڑھے قدر و منزلت

آزادیاں مزاج میں آئیں نہ تمکنت
ہو وہ طریق جس میں ہو نیکی و مصلحت

سوچیے بولیے

1. نظم کا عنوان کیا ہے؟ اس کا آپ کیا مطلب سمجھتے ہیں؟
2. لڑکیاں اگر پڑھی لکھی نہ ہوں تو کیا ہوگا؟
3. سماج میں کن لوگوں کی عزت زیادہ ہوتی ہے؟ کیوں؟
4. تعلیم ہمیں کیا سکھاتی ہے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

11

ہر چند ہو علوم ضروری کی عالمہ
شوہر کی ہو مرید تو بچوں کی خادمہ

مذہب کے جو اصول ہوں اس کو بتائے جائیں
باقاعدہ طریق پرستش سکھائے جائیں

اوہام جو غلط ہوں وہ دل سے مٹائے جائیں
سکے خدا کے نام کے دل میں بٹھائے جائیں

عصیاں سے محترز ہو خدا سے ڈرا کرے
اور حسن عاقبت کی ہمیشہ دعا کرے

اچھا برا جو کچھ ہے خدا ہی کے ہاتھ ہے
نیکی اگر کرے گی تو فطرت بھی ساتھ ہے

سوچیے بولیے

1. مشرق و مغرب کی تہذیب کس طرح مختلف ہے؟
2. انسان کس کی طلب میں مشغول ہے؟
3. زندگی امتحان کی طرح کیوں ہے؟
4. ہماری زندگی معتدل ہونی چاہیے۔ کیوں اور کیسے؟

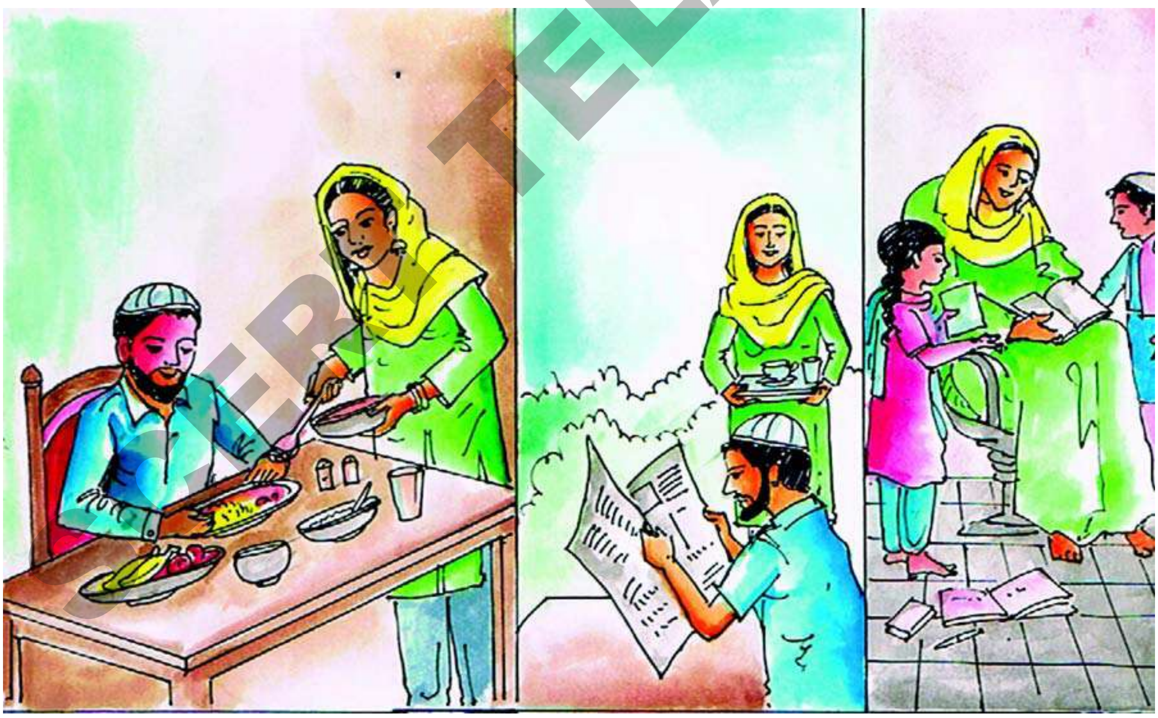

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

III

مشرق کی چال ڈھال کا معمول اور ہے
مغرب کے ناز و رقص کا اسکول اور ہے

دنیا میں لذتیں ہیں، نمائش ہے، شان ہے
ان کی طلب میں، حرص میں سارا جہان ہے

اکبر سے یہ سنو کہ جو اس کا بیان ہے
دنیا کی زندگی فقط اک امتحان ہے

حد سے جو بڑھ گیا تو ہے اس کا عمل خراب
آج اس کا خوشنما ہے مگر ہوگا کل خراب

سوچیے بولیے

1. مشرق و مغرب کی تہذیب کس طرح مختلف ہے؟
2. انسان کس کی طلب میں مشغول ہے؟
3. زندگی، امتحان کی طرح کیوں ہے؟
4. ہماری زندگی معتدل ہونی چاہئے۔ کیوں اور کیسے؟

خلاصہ

اس نظم میں تعلیم نسواں کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔شاعر کہتا ہے کہ تعلیم عورتوں ،لڑکیوں کے لیے ضروری ہے ورنہ وہ نادان کہلائیں گی ۔لڑکیوں کو تعلیم سے باز رکھنا معاشرے کی ایک خرابی ہے جس کے ذمہ دار بے شک والدین ہیں ۔ والدینا کا فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں کو جہالت سے دور رکھیں اوران کی تعلیم کا انتظام کریں ۔شاعر یہ بھی کہتا ہے کہ ان کی تربیت بھی اچھی ہوتا کہ وہ خاندان و برادری میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جائیں ۔وہ اس قدر آزاد مزاج بھی نہ ہوں کہ ان میں غرور، گھمنڈ پیدا ہوجائے ۔ تاکہ وہ نیکی و مصلحت کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کامیاب زندگی گزار سکیں ۔شاعر اس بات کی جانب بھی اشارہ کرتا ہے کہ عورت چاہے کتنی ہی تعلیم یافتہ کیوں نہ ہو اس کو گھر کی بنیادی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھانا ہوگا ۔لڑکیوں کو مذہب کے اصولوں اور عبادت کے طریقوں سے بھی واقف کروانا ضروری ہے ۔انہیں غیر ضروری اوہام کا شکار نہ بننے دیں بلکہ ان کے دل میں اس بات کو بھی اچھی طرح بٹھائیں کہ جو بھی کرتا ہے وہ خدا کرتا ہے کسی سے کچھ نہیں ہوتا ۔انہیں تاکید کریں کہ گناہوں سے دور رہیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا گو رہیں کہ ان کی آخرت اچھی ہو۔مشرق کا چال چلن وتہذیب الگ ہے اور مغرب کے ناز نخرے، رقص و سرور کی دنیا اور ہے ۔ سچ تو یہ ہے کہ دنیا میں بے شمار لذتیں، نمائش، شان و شوکت پائی جاتی ہے اور سارا جہاں اس کا طلب گار ہے ۔آخر میں شاعر اس نظم کے ذریعہ یہ پیغام دے رہا کہ دُنیا کی زندگی ایک امتحان ہے ۔اس سے دل نہ لگائیں ۔ یہاں کی چیزیں خوش نما لگتی ہیں اور ہمیں لبھاتی ہیں، اگر ان کی چاہ میں حد سے گزر جائیں تو آنے والا کل ہمارے لیے نقصان کا باعث ہوگا ۔

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہار خیال کرنا

سنیے، سمجھ کو بولیے

الف) ذیل کے سوال پڑھیے اوران سے متعلق گفتگو کیجیے۔

1. اگر عورتیں تعلیم یافتہ نہ ہوں تو کیا ہوگا؟
2. مکمل نظم زبانی یاد کیجیے اوراس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

روانی سے پڑھنا اور فہم حاصل کرنا

الف) نظم پڑھیے اور اُن اشعار کی نشاندہی کیجیے جن سے ذیل کے بیانات کا مفہوم ادا ہوتا ہے۔

1. تربیت ایسی ہو کہ خاندان میں قدر و منزلت بڑھے۔
2. دنیا کی لذتوں، نمائش و شان کی حرص میں ساری دنیا ہے۔
3. زندگی میں بے اعتدالی نہ ہو جائے۔

ب) مندرجہ ذیل نظم پڑھیے اور سوالوں کے جواب دیجیے۔

توڑ کر رسم کا بت بند قدامت سے نکل
ضعفِ عشرت سے نکل وہمِ نزاکت سے نکل
نفس کے کھینچے ہوئے حلقۂ عظمت سے نکل
قید بن جائے محبت تو محبت سے نکل
راہ کے خار ہی کیا گل بھی کچلنا ہے تجھے
اٹھ مری جان! مرے ساتھ ہی چلنا ہے تجھے (کیفی اعظمی)

1. نظم کس کی لکھی ہوئی ہے؟
2. یہ نظم کس سے متعلق ہے؟
3. شاعر عورت سے کیا کہہ رہا ہے؟
4. عورت کی عظمت کس سے ہے؟
5. 'حلقۂ عظمت' کے کیا معنی ہیں؟

11 اظہار مافی الضمیر، تخلیقی صلاحیت کا اظہار

خود لکھنا

الف) درج ذیل سوالوں کے جواب 4 تا 5 جملوں میں لکھیے۔

1. شاعر لڑکیوں کے تعلیم یافتہ ہونے کی خواہش کیوں کر رہا ہے؟
2. مشرقی و مغربی ممالک کے رہن سہن میں کیا فرق ہوتا ہے؟ لکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

3. تعلیم یافتہ عورت سماج میں کس طرح زندگی گزار سکتی ہے؟

4. شاعر دنیا کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

5. ہمیں اعتدال پسند کیوں بننا چاہیئے؟

ب) درج ذیل سوال کا جواب 8 تا 10 جملوں میں لکھیے۔

1. نظم کے مطابق تعلیم یافتہ عورت کیسی ہوتی ہے؟ لکھیے۔

III۔ تخلیقی اظہار/توصیف

نظم کی مناسبت سے تعلیم یافتہ عورت/تعلیم نسواں پر چند نعرے لکھیے۔

IV زباں شناسی

لفظیات

الف) درج ذیل الفاظ استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے۔

1. تمکنت: ____________________
2. جہالت: ____________________
3. بندوبست: ____________________
4. مصلحت: ____________________
5. عاقبت: ____________________

ب) درج ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے معنی قوس میں لکھیے۔

1. مومن کو چاہیئے کہ وہ دنیا کی حرص نہ رکھے۔ (   )
2. باغ میں پھول خوشنما نظر آرہے ہیں۔ (   )
3. حضرت امیر خسرو حضرت نظام الدین اولیاء کے مرید تھے۔ (   )
4. خادمہ کے ساتھ بہتر سلوک کریں۔ (   )
5. تعلیم یافتہ انسان کی برادری میں عزت ہوتی ہے۔ (   )

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

قواعد

اس جملے پر غور کیجیے: ''نجم السحر سبق پڑھ رہی ہے۔''

اس جملے میں نجم السحر کے سبق پڑھنے کی خبر دی جارہی ہے اور اس میں سچ اور جھوٹ کا گمان ممکن ہے۔

وہ جملہ جس میں کسی واقعہ یا حالت یا کیفیت کی خبر دی جائے اور اس میں سچ یا جھوٹ کا گمان پایا جائے ''جملہ خبریہ'' کہلاتا ہے۔

مثلاً: ارشد بیمار ہے۔

اس جملے پر غور کیجیے: ''نجم السحر سے کہو کہ وہ سبق پڑھے'' اس جملے میں بولنے والے کا دلی منشاء ظاہر ہورہا ہے۔

وہ جملہ جس میں کہنے والے کا دلی منشاء یا جذبات ظاہر ہوں اور اس میں سچ و جھوٹ کا گمان نہ ہو ''جملۂ انشائیہ'' کہلاتا ہے۔

اس طرح معنی کے لحاظ سے جملے کی دو قسمیں ہیں: .1 جملۂ خبریہ .2 جملۂ انشائیہ

مشق: ان جملوں میں جملۂ خبریہ اور جملۂ انشائیہ کی نشاندہی کیجیے۔

.1 تم پابندی سے اسکول جارہی ہو۔ .2 ارے بچو! کدھر گئے۔

.3 چاند چمک رہا ہے۔ .4 اذاں کی آواز آرہی ہے۔

.5 شاباش تم نے اچھا کام کیا۔ .6 آج گرمی بہت ہے۔

.7 دہلی خوبصورت شہر ہے۔ .8 گلاب سرخ ہے۔

.9 حبیب شریف لڑکا ہے۔ .10 لڑکے میدان میں کھیل رہے ہیں۔

لسانی سرگرمیاں/منصوبہ کام

مختلف رسائل اور اخبارات سے تعلیم یافتہ اور اعلیٰ عہدوں پر فائز خواتین کے بارے میں معلومات اکٹھا کیجیے اور ان سے متعلق ایک رپورٹ تیار کیجیے۔

قول

عورت کی تعلیم، کنبہ کی تعلیم

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

ایک بہترین مقولہ ہے کہ ''مرد کی تعلیم فرد کی تعلیم۔عورت کی تعلیم سارے کنبہ کی تعلیم''۔ ہر بچہ کی پہلی درس گاہ ماں کی گود ہوتی ہے اس لئے اگر ماں خواندہ ہو تو وہ بچوں کی پرورش بہتر انداز میں کرسکتی ہے، بچوں کی شخصیت سازی کرسکتی ہے۔اچھے اخلاق و کردار کا مالک بنا سکتی ہے۔ خاندان میں اخلاقی نشوونما فروغ پاتے ہیں۔سماج میں ایک بہتر مقام، رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ سماجی برائیوں کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔سماج میں شعور بیدار ہوسکتا ہیں۔لڑکیوں کو بچپن ہی سے والدین اور اساتذہ کی جانب سے مساویانہ موقف حاصل ہونا چاہیے۔۔عوام اور سماج میں پائے جانے والے عدم مساوات کے ذریعے قائم ہونے والے غلط رسم ورواج، سماجی برائیاں، توہم پرستی کی وجہ سے سماجی اور معاشی اعتبار سے خواتین کو برابر کا درجہ نہیں دیا جارہا ہے۔ان کے ساتھ انصاف کی ضرورت ہے۔حکومت کی جانب سے تہذیب وتمدن اور ثقافت کی اساس پر خواتین کو یکساں تعلیمی مواقع فراہم کیئے جارہے ہیں۔کیونکہ آبادی کے لحاظ سے مردوخواتین تقریباً برابر ہونے کے باوجود خواندگی کے فیصد ونسبت میں عدم مساوات پائی گئی۔ 1951ء میں خواندگی کا فیصد صرف 7.3% تھا جب کہ 1991ء تک اس کا فیصد 32.17% ہے۔ مردم شماری 2011 کے مطابق خواتین میں خواندگی کا فیصد 65.46% اور 34.64% ناخواندہ ہیں۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ تعلیم کے اعتبار سے ہمارے ملک میں یکساں مواقع میسر نہیں ہیں۔تہذیب وتمدن کے لحاظ سے عورت کا مقام ''گھر'' ہے۔ عورت یا لڑکی کو اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنی گھریلو زندگی کا خیال بھی رکھنا چاہئے۔تب ہی ایک لڑکی صحیح معنی میں نئی نسل کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرسکتی ہے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

6. حاضر جواب جوتا

عبدالحلیم شرؔر

پڑھیے، سوچ کر بولیے

اکبر بادشاہ دربار میں بیٹھے تھے۔ انہیں بیربل سے مذاق کرنے کی سوجھی۔ ایک نوکر سے کہہ کر چپکے سے بیربل کا جوتا چھپا دیا اور بیربل کو ایسا کام بتایا جسے کرنے کے لیے اسے شاہی دربار سے باہر جانا پڑا اور وہ اپنا جوتا تلاش کرنے لگا۔ لیکن وہاں تو پہلے سے ہی کاروائی کی جا چکی تھی۔ اور جب بیربل حیران و پریشان ہو گیا تو اکبر بادشاہ نے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھی تو معلوم ہوا کہ جوتا نہیں مل رہا ہے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ہماری طرف سے انہیں جوتے دے دیئے جائیں۔

حکم ملتے ہی درباریوں نے نیا جوتا لا کر بیربل کو پہنا دیا۔ جوتا پہن کر بیربل نے کہا، ''میری دلی دعا ہے کہ خدا اس کے بدلے میں آپ کو ہزاروں جوتے دے''

سوالات

1. بیربل کا جوتا چھپانے کے لیے کیوں کہا گیا؟
2. شاہی دربار سے باہر کسے جانے کے لیے کہا گیا؟
3. بیربل کی کونسی چیز کھو گئی؟
4. جوتے ملنے پر بیربل نے کیا دعا دی؟

مقصد

طلبا میں حاضر جوابی کی صلاحیت کو فروغ دینا اس سبق کا اہم مقصد ہے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق صنف انشائیہ سے ہے۔ یہ انشائیہ 'حاضر جواب جوتا' عبدالحلیم شرر کے انشائیوں کے مجموعہ سے لیا گیا ہے۔ انشائیہ کے لغوی معنی 'عبارت' کے ہیں۔انشائیہ نثری ادب کی وہ صنف ہے جو مضمون کی مانند لگتی ہے مگر مضمون سے الگ انداز رکھتی ہے۔انشائیہ میں انشائیہ نگار آزادانہ طور پر اپنی تحریر پیش کرتا ہے، اور بغیر کسی خاص نتیجہ کے بات کو ختم کرتا ہے،یعنی نتیجہ کو قاری پر چھوڑ دیتا ہے۔

طلباء کے لیے ہدایات

- ❖ سبق سے متعلقہ تصاویر دیکھیے اور ان سے متعلق گفتگو کیجیے۔
- ❖ سبق پڑھیے'ان الفاظ کے نیچے خط کشیدہ کیجئے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- ❖ خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے دریافت کیجیے یا پھر لغت اور فرہنگ میں دیکھیے۔

مصنف کا تعارف

عبدالحلیم نام اور شرر تخلص تھا۔1860ء میں لکھنو میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم لکھنو اور کلکتہ میں ہوئی۔1879ء میں مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے دلی آئے۔یہاں نہ صرف تعلیم حاصل کی بلکہ تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی شروع کیا۔1881ء میں اودھ اخبار میں ملازمت کی پھر خود اپنا رسالہ ''دل گداز'' جاری کیا'اس رسالے میں انہوں نے ناول کا سلسلہ شروع کیا۔شرر کو اردو ناول نویسی میں خاص مرتبہ حاصل ہے۔انہوں نے اسلامی تاریخ کی طرف زیادہ توجہ دی اور اپنے ناولوں کے ذریعے مسلمانوں کی سماجی زندگی کی اصلاح کرنی چاہی۔ان کے ناول ''فردوس بریں''، ''ملک العزیز ورجینا''، ''فلورا فلوریںڈا''، ''حسن کا ڈاکو'' بہت مشہور ہیں۔ناولوں کے علاوہ انہوں نے مختلف موضوعات پر متعدد مضامین بھی لکھے ہیں۔ان کا طرز بیان شگفتہ اور رواں ہے۔شرر کا انتقال 1926 کو لکھنو میں ہوا۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

میں اپنے ٹوٹے ہوئے جوتے کو اتار رہا تھا کہ اس نے اور دانت نکال دیے اور میں ایسا جھنجلایا کہ نوچ کر پھینک دیا۔ میری یہ برہمی اسے ناگوار گزری اور وہ زبان حال سے بولا' آپ کو میری ضرورت نہیں رہی ہے تو نکال دیجیے مگر یوں ذلیل کر کے تو نہ نکالیے۔اس کے اس غرور پر مجھے ہنسی آ گئی اور کہا'' کیا دنیا میں تجھ سے بھی کوئی ذلیل چیز ہے؟ ہر وقت پاؤں سے کچلا اور روندا جاتا ہے اور ہمیشہ راستوں کی نجاستوں میں آلودہ ہوتا رہتا ہے۔صفائی کی محفلوں میں گھسنے نہیں پاتا۔ہم جب بھی کہتے ہیں کہ

ہماری جوتیوں کا صدقہ ہے'اس وقت تجھے انتہا درجہ کی نفرت سے دیکھتے ہیں۔تو یہ بھی نہیں دیکھتا کہ جسے کمال درجہ ذلیل کرنا ہوتا ہے اسے تیری مار ماری جاتی ہے۔اس لیے کہ تو نہایت ہی حقیر اور حد سے زیادہ ذلیل ہے۔لیکن باوجود ان سب باتوں کے تجھے بے حیائی سے اپنی عزت کا خیال ہے۔

میں سمجھتا تھا کہ یہ باتیں اس سرکش جوتے کو خاموش کر دیں گی مگر اس پر کچھ اثر نہ ہوا اور بولا' یوں تو آپ کو اختیار ہے کہ اپنے نزدیک جسے چاہیں معزز خیال کریں اور جسے چاہیں ذلیل کریں۔لیکن خدائی فیصلہ آپ کی تجویز اور مرضی سے نہیں ہو سکتا۔ خدا نے ہر چیز اور ہر شخص کو اپنے مقام پر ایک فضیلت اور خصوصیت عطا کی ہے۔جس پر وہ جس قدر ناز کرے بجا ہے۔لیکن اس پر آپ کی طرح کسی کو اترانا نہ چاہیے۔مجھ میں اگر کوئی ذلت کی بات ہے تو وہ آپ کی بدولت ہے۔مجھے آپ اپنے گھر میں ذلیل سمجھا کریں لیکن میں اپنی جگہ غور کرتا ہوں تو اپنے میں کوئی ذلت وحقارت کی بات نہیں پاتا۔میں جس سے بنا ہوں اسی سے آپ کا جسم بنا ہے۔یہی زندگی' یہی نرمی' یہی حسن' یہی خوبی جو آپ کی کھال میں ہے' کبھی مجھ میں بھی تھی۔یہی غذائیں جو روز آپ کا جز و بدن ہوا کرتی ہیں کبھی میرا جز و ہوا کرتی تھیں۔مرنے کے بعد میری حالت آپ سے اچھی ہی رہی' میں تو گلنے سڑنے سے بچ کر

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

آپ کے پاؤں کا لباس بن گیا۔ آپ کے مرنے کے بعد آپ کے جسم کے کسی حصے کو خلق اللہ کی خدمت کا کوئی موقع ملے اس کی کوئی امید نہیں۔ ممکن تھا کہ میں آپ کی ٹوپی کا استر بن کر آپ کے سر پر جا پہنچتا، ممکن تھا کہ میں پوستین کی صورت میں نمودار ہو کے آپ کے جسم سے لپٹ جاتا ممکن تھا کہ میں ایک پیٹی بنتا اور آپ کی کمر میں بندھا رہتا اور ممکن تھا کہ میں کوئی اور ایسی خوب صورت چیز بن جاتا جسے آپ نہایت عزیز رکھتے۔

سوالات

1. جوتے پر مصنف کی برہمی کیوں ہے؟
2. اگر کسی کو ذلیل کرنا ہو تو جوتے سے متعلق کن کن حوالوں کا ذکر کیا جاتا ہے؟
3. کھال (چمڑے) سے کیا کیا چیزیں بنائی جاتی ہیں؟

II

جوتے کی ان واعظانہ باتوں سے میرا دل کانپ گیا۔ مگر یہ اچھا نہ معلوم ہوا کہ ایک ذلیل شئے سے قائل ہو جاؤں۔ جواب دیا کہ ”ان صورتوں میں تمہاری جو صورت ہوتی ویسی ہی تمہاری قدر کی جاتی مگر اب تو تم ایک جوتا ہو اور ٹوٹے ہوئے جوتے، ایسی حالت میں عزت کا نام لیتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی۔ مگر وہ جوتا بھی کچھ ایسا جھنجھلایا ہوا تھا کہ کسی طرح جان نہ چھوڑی اور کہا میں تو جوتا ہونے میں اپنی توہین و تذلیل کی وجہ نہیں پاتا۔ جوتا ہونے سے کیا کوئی ذلیل ہو جاتا ہے؟ اگر میں آپ کے بادشاہ یا کسی حاکم ہی کا جوتا ہوتا تو آپ زمین پر سر رکھ کر مجھے چومتے، اگر میں آپ کے استاد یا کسی بزرگ کا جوتا ہوتا تو آپ اپنی سعادت مندی تصور کر کے مجھے سیدھا کرتے۔ اب آپ ہی فرمائیے کہ جوتا ہونے سے میری کیا آبرو گھٹ گئی، ہاں البتہ اس بات کو مان لوں گا کہ آپ جیسے ناحق شناس انسان کی پاپوش بننے سے میری آبرو جاتی رہی اور مجھ میں ذلت و حقارت جو کچھ ہے، آپ سے ملنے، آپ کے پاس آنے اور آپ کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے ہے۔

اب گفتگو نے ایسی صورت اختیار کر لی تھی کہ اپنی کمزوری ظاہر ہونا تو درکنار مجھے یہ نظر آ رہا تھا کہ میرا ہی جوتا مجھے بے باکی سے ذلیل کر رہا ہے۔ برہمی کے ساتھ کہا، تیری حقارت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ حضرت موسیٰ جب مقدس دربار الٰہی میں پہنچے تو حکم ہوا کہ اپنی جوتیاں اتار ڈالو۔ جوتے نے کہا، بے شک اس مقام پر جناب موسیٰ کو اپنی جوتیاں اتارنی پڑیں، مگر جس منزل تک وہ جوتیاں پہنے ہوئے گئے، جہاں تک میرا اور ان کا ساتھ رہا وہاں تک آپ تو کیا بڑے بڑے ائمہ دین کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی۔

میں کیا جانوں کہ آپ افضل ہیں یا میں؟ ہاں ایک بات البتہ خیال میں آتی ہے مگر آپ اسے شاید نہ مانیں۔ میں نے

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

گھبرا کر پوچھا' وہ کونسی بات ہے؟ جواب ملا کہ اپنے فرائض زندگی جو شخص جتنی زیادہ عمدگی اور مستعدی سے بجالائے اسی قدر اسے افضل ہونا چاہئے ۔ اپنے فرائض ادا کرنے میں کبھی میں نے کوتاہی نہیں کی ۔ آپ نے جب اور جو کام لینا چاہا میں نے عذر نہیں کیا' آپ برے کاموں کے لیئے' ایذا رسانی اور مخلوق کو آزار پہنچانے کے لیے روانہ ہوئے اور ہمیشہ مجھے پہن کر گئے ۔ میری طرف سے آپ کی فرماں برداری میں ذرا بھی فرق ہو تو فرمائیے' آپ مجھے پہنے ہوئے نجاستوں میں چلے گئے' کانٹوں اور پتھروں میں گھس گئے' مجھے ان باتوں سے تکلیف ہوئی' مگر میں نے اطاعت سے منہ نہ موڑا' میں نے ہر طرح کی مصیبتیں جھیلیں مگر آپ کی نافرمانی نہیں کی' اب اس کے مقابلے میں آپ اس کا ثبوت دیں کہ آپ بھی اپنے فرائض زندگی کو ادا کرتے رہے؟

اب میں بالکل لاجواب تھا۔ خصوصاً اس لیے کہ اس کے یاد دلانے سے زندگی بھر کے گناہ اور قصور میری آنکھوں کے سامنے پھر رہے تھے' بے اختیاری سے قبول کر لینا پڑا کہ میں ہارا اور تم جیتے ۔

سوالات

1. جوتے کی کن باتوں سے مصنف کا دل کانپ گیا؟
2. جوتے میں جو ذلت وحقارت ہے' وہ کس کی بدولت ہے؟
3. جوتے کی کن کن باتوں سے مصنف لاجواب ہو گیا؟

یہ کیجیے

I سمجھنا' اظہار خیال کرنا

سنیئے' سمجھ کو بولیے

الف) ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے ۔

1. حاضر جوابی سے کیا مراد ہے؟ اس کی چند مثالیں دیجئے ۔
2. جوتا پہننے والے نے جوتے کو کیوں ذلیل سمجھا؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

روانی سے پڑھنا، فہم حاصل کرنا

الف) سبق پڑھیے۔ نیچے دیے گئے جملوں سے متعلقہ پیراگراف کی نشاندہی کیجیے:

سلسلہ نشان	جملے	پیراگراف
.1	میری یہ برہمی اسے ناگوار گزری	
.2	خدا نے ہر چیز اور ہر شخص کو اپنے مقام پر ایک فضیلت اور خصوصیت عطا کی ہے	
.3	آپ جیسے ناحق شناس انسان کی پاپوش سے میری آبرو جاتی رہی	
.4	حضرت موسیٰ جب مقدس دربار الٰہی میں پہنچے تو حکم ہوا کہ اپنی جوتیاں اتار ڈالو	
.5	اس کے یاد دلانے سے زندگی بھر کے گناہ اور قصور میری آنکھوں کے سامنے پھر رہے تھے	

ب) ذیل کا اقتباس پڑھ کر دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے:

یہ خود پسند آدمی بادشاہی تاج پہن کر نوبت نقارے بجواتا ہے۔ نوبت خانوں کے لیے اونچے اونچے مکان تیار کرواتا ہے اور سمجھتا ہے کہ نوبت ہمیشہ بجے گی لیکن زمانے کا چکر چند ہی روز میں اس سرکش کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ پھر دنیا والے اس کو اور اس کی نوبت نقاروں کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ مگر الو نہیں بھولتا۔ سننے والے تاج دار کے خاکی ڈھیر پر جاتا ہے اور نقیب وچوب داروں کی آواز کو صدائے عبرت میں مرنے والے وجود خاکی کو سنتا ہے۔ اور اس کے نوبت خانے پر بیٹھ کر ٹھیک رات کے بارہ بجے یہ نوبت بجاتا ہے کہ یہاں کی ہر چیز کو فنا ہے باقی رہنے والی بس خدا کی ایک ذات ہے ؂

جگہ دل لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

آج سے آپ کو چاہئے کہ الو کی نحوست کا خیال چھوڑ کر اس کی خوبیوں پر غور کیا کیجیے اور الو پر کیا منحصر ہے، عالم موجودات میں جو شئے نظر سے گزرے اچھی یا بری، اس کے اچھے معنی نکالنے چاہیے۔

سوالات:
1. خود پسند آدمی کا حال کیا ہے؟
2. نوبت بجنے سے کیا مراد ہے؟
3. الو کس بات کا اعلان کرتا ہے؟
4. الو کے متعلق کیا بدگمانیاں ہیں؟
5. 'نقیب' کے کیا معنی ہیں؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

II اظہارمافی الضمیر، تخلیقی صلاحیت کا اظہار

خود لکھنا

الف) ذیل کے سوالوں کے جواب 4 تا 5 جملوں میں لکھیے۔

1. جوتے نے کس طرح اپنے آپ کو افضل بتایا اور کیوں؟
2. اگر جوتا کسی استاد یا دوسرے بزرگ کا ہوتا تو اس کی قدر کس طرح کی جاتی؟
3. جوتے میں اگر ذلت کی بات ہے تو وہ کس کی بدولت ہے اور کیوں؟
4. انسان کے افضل ہونے کا معیار کیا ہے؟

ب) ذیل کے سوالوں کے جواب 8 تا 10 جملوں میں لکھیے۔

1. جوتے کی باتوں کا مصنف پر کیا اثر ہوا؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
2. جوتے کی حقارت کے تعلق سے مصنف نے کیا کیا دلیلیں پیش کی ہیں؟ تفصیل سے لکھیے۔

III- تخلیقی اظہار/توصیف

اس سبق کو مکالماتی انداز میں لکھیے۔

IV زباں شناسی

لفظیات

الف) دیئے گئے جملوں سے خط کشیدہ الفاظ کے صحیح معنی کی نشاندہی کیجیے اور قوسین میں لکھیے۔

1. بیربل بڑا ہی حاضر جواب وزیر تھا ( )
(a) فوراً جواب دینے والا (b) جواب سوچ کر دینے والا (c) جواب نہیں دینے والا

2. صنعتوں کو قائم کرنے سے ہوا آلودہ ہو رہی ہے ( )
(a) گندہ (b) صاف (c) پاک

3. سورج صبح سویرے مشرق سے نمودار ہوتا ہے ( )
(a) نکلنا (b) ڈوبنا (c) غائب ہونا

4. حامد کا گھوڑا بڑا ہی سرکش ہے ( )
(a) فرماں بردار (b) نافرمان (c) بے ایمان

5. ساجد سیڑھی کی بدولت چھت پر پہنچا ( )
(a) کوشش سے (b) وجہ سے (c) سبب سے

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

ب) دیئے گئے جملوں سے خط کشیدہ الفاظ کے واحد کی جمع اور جمع کی واحد کی نشاندہی دی گئی قوس میں کیجیے۔

1. وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر ( )

(a) معتبر (b) بہترین (c) معززین

2. چنگیز خاں بڑا ہی ظالم حاکم تھا ( )

(a) احکام (b) حکام (c) محکوم

3. ہم اپنے اساتذہ کی بڑی عزت کرتے ہیں ( )

(a) استاذ (b) شاگرد (c) نوکر

4. ائمہ دین کی سماج میں بڑی قدر ہوتی ہے ( )

(a) موذن (b) امام (c) مصلی

5. تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا اللہ ہے ( )

(a) انسان (b) حیوان (c) مخلوق

قواعد

حصہ الف اور حصہ ب کے جملوں پر غور کیجیے۔

حصہ الف	حصہ ب
لڑکا آیا	لڑکی آئی
گھوڑا دوڑا	گھوڑی دوڑی
مالی پانی دے رہا ہے	مالن پانی دے رہی ہے

اوپر کے جملوں میں لڑکا، گھوڑا اور مالی سب جاندار ہیں اور نر ہیں، جس کو مذکر کہتے ہیں۔
لڑکی، گھوڑی اور مالن یہ سب جاندار ہیں اور مادہ ہیں جو مونث کہلاتے ہیں۔
اسی طرح تمام جاندار ''نر'' کے مقابل ''جاندار مادہ'' اور ''جاندار مادہ'' کے مقابل ''جاندار نر'' ہوتے ہیں۔

''نر جاندار'' کے مقابل ''مادہ'' اور ''مادہ جاندار'' کے مقابل ''نر'' ہو تو اس کو 'جنس حقیقی' کہتے ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں (1) مذکر (2) مونث

پہچان: (1) جس جاندار کے آخر میں ''الف'' یا ''ہ'' ہو وہ عام طور پر مذکر ہوتا ہے، جیسے: بچہ، لڑکا۔
(2) جس جاندار کے آخر میں ی، ن، نی، ہو وہ عام طور پر مونث ہوتے ہیں۔ جیسے: بچی، مالن، اونٹنی، مغلانی۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

الف) ذیل سے مذکر اور مونث کو الگ کیجیے۔

بکری، بہن، گائے، فقیر، جیٹھ، گدھا، شہزادی، استاد

مذکر	مونث

ب) مندرجہ ذیل الفاظ کی تانیث بنائیے۔

تذکیر	تانیث
دھوبی	
چیونٹا	
بندہ	
گدھا	
مور	
گوالا	
کانا	
بھانجا	

لسانی سرگرمیاں/منصوبہ کام

"طنز و مزاح پر مبنی مضامین کو اخبارات و رسائل سے اکٹھا کر کے کتابی شکل دیجیے۔"

قول

اپنی زبان کو کسی کے عیبوں سے آلودہ نہ کرو کیونکہ عیب تمہارے بھی ہیں اور زبانیں دوسرے لوگوں کی بھی ہیں۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

پڑھیے۔جانیے

ایک نحوی عالم یعنی قواعد کا ماہر کشتی میں سوار ہوا اور کشتی کے ملاح سے مخاطب ہو کر کہنے لگا' تو نے کچھ نحو (قواعد) پڑھی ہے۔اس نے کہا نہیں!۔تب نحوی عالم نے کہا تو پھر تیری آدھی عمر برباد گئی۔کشتی بان کو اس کی بات پر بڑا غصہ آیا۔لیکن اس وقت چپ ہو گیا اور کوئی جواب نہ دیا۔اتنے میں ہوا کے جھکڑ نے کشتی کو بھنور میں ڈال دیا اور کشتی ہچکولے کھانے لگی۔ملاح نے بلند آواز میں نحوی عالم سے کہا' حضرت! آپ کچھ تیرنا بھی جانتے ہیں؟ اس نے کہا نہیں! مجھ سے تیراک ہونے کی امید نہ رکھو۔ملاح نے کہا تو نحوی صاحب! پھر تو آپ کی ساری عمر ضائع ہو گئی کیونکہ کشتی اب بھنور میں ڈوبنے والی ہے۔بہر حال اس گفتگو کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو اپنے علم اور مہارت پر بلاوجہ غرور نہیں کرنا چاہئے۔

پڑھیے۔لطف اُٹھائیے

کچھ وقت سے ایک بیج شجر ہوتا ہے
کچھ روز میں ایک قطرہ گہر ہوتا ہے
اے بندہ ناصبور تیرا ہر کام
کچھ دیر میں ہوتا ہے مگر ہوتا ہے

رتبہ جسے دنیا میں خدا دیتا ہے
وہ دل میں فروتنی کو جا دیتا ہے
کرتے ہیں تہی مغز ثنا آپ اپنی
جو ظرف کہ خالی ہے صدا دیتا ہے

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

7. غزل

- الطاف حسین حالؔی

پڑھیے، سوچ کر بولیے

ممکن نہیں یہ کہ بشر ہو عیب سے دور
پر عیب سے بچنے تابہ مقدور ضرور
عیب اپنے گھٹاؤ پہ خبردار رہو
گھٹنے سے کہیں ان کے بڑھ جائے نہ غرور

سوالات

1. اس رباعی میں شاعر کس بات کی تاکید کر رہا ہے؟
2. شاعر خبردار رہنے کے لیے کیوں کہہ رہا ہے؟
3. عیب کے گھٹنے سے شاعر کو کیا ڈر ہے؟

مقصد و مدعا

حالؔی کی یہ غزل ایک نصیحت آمیز غزل ہے۔ جس کے پڑھنے سے طالب علم میں جمالیاتی ذوق کی تسکین کے علاوہ، زندگی کو بہتر طور پر گزارنے کی صلاحیت کو فروغ ملے گا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

سبق کی تفصیلات

یہ غزل ''کلیاتِ حالؔی'' سے لی گئی ہے۔ جو ایک ''غزل مسلسل'' ہے۔ غزل اُردو کی ایک ایسی صنفِ سخن ہے۔ پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوں مطلع کہلاتا ہے۔ ساتھ ہی اشعار کے دوسرے مصرعے میں قافیہ و ردیف کی پابندی کی جاتی ہے۔ جب کہ آخری شعر میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے مقطع کہلاتا ہے۔ غزل کا ہر شعر ایک مستقل اکائی کی حیثیت رکھتا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات

- سبق پڑھیے اور جن الفاظ کے معنی آپ نہ جانتے ہوں ان الفاظ کے نیچے خط کھینچیے۔
- ان الفاظ کے معنی کتاب کی فرہنگ یا لغت میں دیکھ کر معلوم کیجیے۔
- موقع و محل کی مناسبت سے معنی اخذ کرتے ہوئے سبق کو سمجھیے۔
- نا قابلِ فہم تصورات کو آپس میں تبادلۂ خیال کے ذریعے سمجھیے۔ اس کے بعد اپنے معلم کی مدد لیجیے۔

شاعر کا تعارف

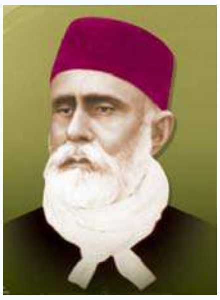

خواجہ الطاف حسین نام اور حالؔی تخلص تھا۔ 1837ء میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔ وہ غالبؔ کے شاگرد تھے۔ غالبؔ کے حالاتِ زندگی پر ایک کتاب ''یادگارِ غالب'' لکھی۔ محکمۂ تعلیمات میں خدمات انجام دیتے رہے۔ ان کا اندازِ بیاں صاف، واضح اور سلجھا ہوا ہے۔ بلند سنجیدہ اور خشک مضامین کو بھی بڑی خوبصورتی، سادگی اور دلچسپ طریقہ سے بیان کرتے ہیں۔ ان کا انتقال 1916ء میں ہوا۔ ان کی تصانیف میں ''حیاتِ جاوید''، ''یادگارِ غالبؔ'' اور ''مقدمۂ شعر و شاعری'' مشہور ہیں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

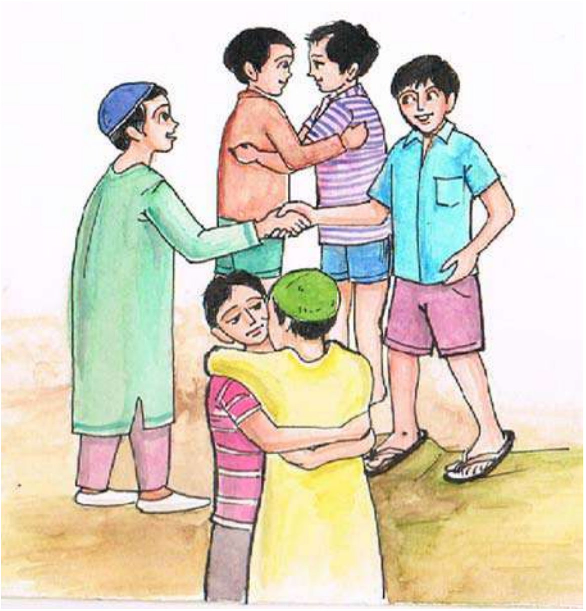

ا

بڑھاؤ نہ آپس میں ملت زیادہ
مبادا کہ ہوجائے نفرت زیادہ

تکلف علامت ہے بے گانگی کی
نہ ڈالو تکلف کی عادت زیادہ

کرو دوستو پہلے آپ اپنی عزت
جو چاہو کریں لوگ عزت زیادہ

جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زباں سے
نہیں لگتی کچھ اس میں دولت زیادہ

مصیبت کا اک اک سے احوال کہنا
مصیبت سے ہے یہ مصیبت زیادہ

سوچیے بولیے

1. شاعر آپس میں زیادہ میل ملاپ سے کیوں روک رہا ہے؟
2. تکلف کی عادت سے ہم نقصان اٹھا سکتے ہیں۔ کیوں؟
3. اگر ہم چاہتے ہیں کہ لوگ ہماری عزت کریں، تو ہمیں کیا کرنا ہوگا؟
4. شاعر کے مطابق اپنی پریشانیاں دوسروں کو بیان کرنا مصیبت کیوں ہے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

11

کہیں دوست تم سے نہ ہوجائیں بدظن
جتاؤ نہ اپنی محبت زیادہ

جو چاہو فقیری میں عزت سے رہنا
نہ رکھو امیروں سے ملت زیادہ

ہے الفت بھی وحشت بھی دنیا سے لازم
نہ الفت زیادہ نہ وحشت زیادہ

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

سوچیے بولیے

1. امیروں سے زیادہ میل ملاپ کیوں نہیں رکھنا چاہیے؟
2. دوست کب بدظن ہوتے ہیں؟
3. دنیا میں الفت اور وحشت کیوں لازم ہیں؟

صنف کی تعریف

غزل کے لغوی معنی ''عورتوں سے باتیں کرنا'' ہے۔لیکن دور جدید کے شعرا نے صنف غزل میں سیاسی، سماجی، مذہبی، فلسفیانہ اور حب الوطنی جیسے خیالات کو بھی پیش کیا ہے۔

غزل کے پہلے شعر کو ''مطلع'' کہتے ہیں۔جس کے دونوں مصرعوں میں قافیہ اور ردیف کی پابندی کی جاتی ہے۔

غزل کا آخری شعر ''مقطع'' کہلاتا ہے، جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

غزل کا ہر شعر معنی اور مفہوم کے لحاظ سے مکمل ہوتا ہے۔شعر کا آخری لفظ جس کی تکرار تمام اشعار کے دوسرے مصرعوں میں کی جاتی ہے ''ردیف'' کہلاتا ہے۔ردیف سے پہلے آنے والے ہم وزن الفاظ ''قافیہ'' کہلاتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

غزل کی تشریح

بڑھاؤ نہ آپس میں ملت زیادہ
مبادا کہ ہوجائے نفرت زیادہ

شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ آپس میں حد سے زیادہ میل جول بڑھانے سے غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں جو نفرت کا باعث ہوتی ہے۔اس لیے بہت زیادہ میل جول بڑھنا نہیں چاہئے۔

تکلف علامت ہے بے گانگی کی
نہ ڈالو تکلف کی عادت زیادہ

شاعر اس شعر میں ''تکلف''یعنی بناوٹ اور نمائش کو بے گانگی کی علامت قرار دیتے ہوئے کہتا ہے' اس عادت سے ہم اپنوں سے دور ہوجاتے ہیں اس لیے تکلف سے دور رہنا ہی بہتر ہے۔

کرو دوستو پہلے آپ اپنی عزت
جو چاہو کریں لوگ عزت زیادہ

اس شعر میں شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کی عزت کریں تو پہلے آپ کو اپنی عزت کرنی چاہئے۔

جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زباں سے
نہیں لگتی کچھ اس میں دولت زیادہ

اس شعر میں شاعر کہہ رہا ہے کہ میٹھی اور نرم زبان سے اپنے کئی کام نکال سکتے ہیں اور ساری دنیا ہماری گرویدہ ہوجاتی ہے۔جب کہ اس کے لیے ہمیں کچھ خرچ بھی نہیں کرنا پڑتا ہے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

مصیبت کا اک اک سے احوال کہنا

مصیبت سے ہے یہ مصیبت زیادہ

حالؔی کا کہنا ہے کہ مصیبت کا بار بار لوگوں کے سامنے ذکر کر کے ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کرنا درست نہیں بلکہ اس سے مصیبت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

کہیں دوست تم سے نہ ہو جائیں بدظن

جتاؤ نہ اپنی محبت زیادہ

اس شعر میں شاعر نصیحت کر رہا ہے کہ دوست احباب سے حد سے زیادہ خلوص و محبت کا اظہار انہیں بدظن، بدگمان کر سکتا ہے۔اس لیے ہر رشتہ میں میانہ روی کو اختیار کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔

جو چاہو فقیری میں عزت سے رہنا

نہ رکھو امیروں سے ملت زیادہ

حالؔی اس شعر کے ذریعہ عزت سے زندگی گذارنے کے گر بتا رہے ہیں۔امیروں سے زیادہ دوستی نہ رکھو کیوں کہ ہم غریبی اور فقیری میں بھی عزت سے زندگی گذار سکتے ہیں۔

ہے الفت بھی، وحشت بھی دنیا سے لازم

نہ الفت زیادہ نہ وحشت زیادہ

شاعر اس شعر میں زندگی میں درمیانی راستہ اختیار کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ دنیا سے الفت اور بے گانگی دونوں کا ہونا ضروری ہے مگر کسی ایک جذبہ میں زیادتی نقصان دہ ہوتی ہے۔

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا

مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

حالؔی کا کہنا ہے کہ لوگ دنیا میں برائی سے بچ کر فرشتہ بننے کی کوشش کرتے ہیں۔دنیا کو فرشتوں کی نہیں بلکہ انسان کی ضرورت ہے اس لیے فرشتہ بننے کی کوشش کی بجائے انسان بننا چاہیئے۔مگر انسانیت کو اختیار کرنے اور اس پر قائم رہنے کے لیے بہت زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہار خیال کرنا

سنیے، سمجھ کر بولیے

الف) ذیل کے سوالوں کے جواب اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

1. ''تکلف علامت ہے بے گانگی کی'' شاعر نے ایسا کیوں کہا؟ بیان کریں۔
2. اس غزل کو ترنم سے پڑھیں۔

روانی سے پڑھنا فہم حاصل کرنا

الف) غزل میں استعمال ہونے والے قافیہ اور ردیف کی فہرست تیار کریں۔

ب) ذیل کا مفہوم ادا کرنے والے اشعار غزل میں تلاش کیجیے۔ اور لکھیے۔

i) تکلف بے گانگی کی علامت ہے اس کی عادت نہیں ڈالنی چاہئے۔

ii) کچھ خرچ کرے بغیر صرف میٹھی زبان کے استعمال سے ساری دنیا رام ہو جاتی ہے۔

iii) حد سے زیادہ محبت کے اظہار سے دوست بدظن ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔

ج) ذیل کے اشعار پڑھیے اور سوالوں کے جواب دیجئے۔

ابن مریم ہوا کرے کوئی — میرے دکھ کی دوا کرے کوئی
نہ سنو گر برا کہے کوئی — نہ کہو گر برا کرے کوئی
روک لو گر غلط چلے کوئی — بخش دو گر خطا کرے کوئی
کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند — کس کی حاجت روا کرے کوئی

1. ابن مریم کس کو کہا گیا ہے؟
2. شاعر برا کہنے اور کرنے والوں کے ساتھ کیا کرنے کو کہہ رہا ہے؟
3. ابن مریم سے دوا کا کیا تعلق ہے؟
4. لفظ حاجت مند کو جملہ میں استعمال کریں۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

II اظہار مافی الضمیر، تخلیقی صلاحیت کا اظہار

خود لکھنا

الف) ذیل کے سوالوں کے جواب 4 تا 5 جملوں میں لکھیے۔

1. ''مصیبت کا ہر ایک کے سامنے اظہار کرنے سے مصیبت میں کمی نہیں آتی بلکہ اضافہ ہوتا ہے۔'' اس پر اظہار خیال کریں۔
2. میٹھی اور نرم زبان کے استعمال سے دنیا رام ہوتی ہے' کیسے؟
3. شاعر تکلف کی عادت ڈالنے سے کیوں روک رہا ہے؟
4. شاعر کی نظر میں امیروں سے زیادہ میل ملاپ نہیں رکھنا چاہئے۔ کیوں؟

ب) ذیل کے سوالوں کا جواب 8 تا 10 جملوں میں لکھیے۔

1. ''فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا'' کیا آپ اس کی تائید کرتے ہیں؟ کیوں؟
2. غزل میں شاعر نے کون کون سی نصیحتیں کی ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔

III۔ تخلیقی اظہار/توصیف

اپنے ہم جماعت کی خوش کلامی سے آپ بہت متاثر ہیں۔ اس کی تعریف میں چند جملے لکھ کر کمرۂ جماعت میں سنائیے۔

IV زباں شناسی

لفظیات

الف) ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے مترادف کو اسی جملہ میں نشاندہی کر کے انھیں قوسین میں لکھیے۔

1. صحیح سمت میں محنت و مشقت کے ذریعہ ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ (   )
2. محبت و الفت کے ذریعہ ہر کام کو بہتر طریقہ سے کیا جاسکتا ہے۔ (   )
3. نیک عادات سے سماج میں عزت و توقیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ (   )

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

ب) ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کی ضد غزل میں تلاش کر کے لکھیے۔

1. دنیا میں ماں باپ کی خدمت کرنے والوں کو راحت نصیب ہوتی ہیں۔ (   )
2. ذلت اور رسوائی کی زندگی سے موت بہتر ہے۔ (   )
3. آپس میں الفت و محبت رشتوں کو مضبوط کرتی ہے۔ (   )
4. بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے محبت کرنی چاہئے۔ (   )

ج) ذیل میں خط کشیدہ الفاظ کے صحیح معنی کا انتخاب کیجیے اور قوسین میں لکھیے۔

1. محفل میں بیٹھ کر کانا پھوسی کرنا لوگوں کو بدظن کرتا ہے۔ (   )
(بدگمان / بدصورت / بدشگون)
2. تکلف کو اختیار کرنا زندگی کو مشکل بنا دیتا ہے۔ (   )
(تکلیف / بناوٹ / مشکل)
3. حمید نے خط کے ذریعہ اپنا احوال اپنے والدین تک پہنچایا۔ (   )
(معلوم / کیفیت / تکلف)
4. احسان کر کے جتانا بری عادت ہے۔ (   )
(کہنا / چھپانا / رد)

قواعد

نیچے دی گئی غزل پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔

ابن مریم ہوا کرے کوئی — میرے دکھ کی دوا کرے کوئی
روک لو گر غلط چلے کوئی — بخش دو گر خطا کرے کوئی
نہ سنو گر برا کہے کوئی — نہ کہو گر برا کرے کوئی
کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند — کس کی حاجت روا کرے کوئی
جب توقع ہی اٹھ گئی غالبؔ — کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21
SCERT TELANGANA

1. اس غزل کا مطلع لکھیے ۔
2. اس غزل کا مقطع لکھیے ۔
3. اس غزل کے قافیے لکھیے ۔
4. اس غزل کی ردیف لکھیے ۔
5. اس غزل کے شاعر کا تخلص لکھیے ۔

لسانی سرگرمیاں/منصوبہ کام

اپنی پسندیدہ غزلوں کو جمع کریں اور تمام ساتھیوں کی منتخب کردہ غزلوں کو جمع کر کے ایک رسالہ تیار کریں۔

قول

دوست کے ساتھ دوستی اور دشمن کے ساتھ دشمنی میں توازن رکھو، ہوسکتا ہے کہ ایک دن وہ دوست تمہارا دشمن اور وہ دشمن تمہارا دوست بن جائے گا۔(ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

8. وہمی

- شوکت تھانوی

پڑھیے، سوچ کر بولیے

کیوں کسی سے وفا کرے کوئی
دل نہ مانے تو کیا کرے کوئی
نہ دوا چاہیئے مجھے نہ دعا
کاش اپنی دوا کرے کوئی
درد ہو تو دوا بھی ممکن ہے
وہم کی کیا دوا کرے کوئی

سوالات

1. شاعر کے دل کی کیا کیفیت ہے؟
2. علاج کے لیے دوا کے ساتھ دعا بھی ضروری ہوتی ہے۔ کیوں؟
3. ''وہم'' کی دوا کیوں موجود نہیں ہے؟

مقصد و مدعا

عام طور پر سماج میں کئی لوگ توہم پرستی کا شکار ہوتے ہیں۔ اوہام میں گرفتار ہو کر اپنا سکون اور پیسہ غارت کرتے ہیں۔ بچوں میں توہم پرستی کو دور کرنا اور یقین و سچائی کو فروغ دینا ہی اس سبق کا مقصد ہے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

سبق کی تفصیلات

یہ مضمون شوکت تھانوی کے مضامین ''سودیشی ریل'' سے ماخوذ ہے۔ شوکت تھانوی نے اوہام پرستی کا شکار ہونے والے لوگوں سے متعلق جو حالات پیش کیا ہے کہ وہ کس طرح اس توہم پرستی کے ذریعہ اپنا چین وسکون اور اپنی دولت برباد کر رہے ہیں۔

طلبا کے لیے ہدایات

- سبق پڑھے اور نئے الفاظ کو خط کشید کر کے معنی فرہنگ سے اخذ کریں۔
- موقع ومحل کی مناسبت سے معنی اخذ کرتے ہوئے سبق کو سمجھیے۔
- نا قابل فہم تصورات کو آپس میں تبادلہ خیال کے ذریعہ سمجھیے۔اس کے بعد اپنے معلم کی مدد لیجئے۔

شاعر کا تعارف

شوکت تھانوی کا اصلی نام محمد عمر تھا۔1904ء میں تھانہ میں پیدا ہوئے۔تعلیم کی تکمیل کے بعد اخبار میں کام کیا۔اسی دوران وہ اپنے مزاحیہ مضامین اخباروں میں شائع کرتے رہے۔جس سے کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔بعد میں محکمۂ نشرواشاعت سے وابستہ ہوئے۔

''موج تبسم''، ''بحر تبسم''، ''سیلاب تبسم''، ''طوفان تبسم'' وغیرہ ان کے مزاحیہ مضامین کے مجموعے ہیں۔ان کے علاوہ انہوں نے کئی ناول بھی لکھے۔ان کا انتقال 1963ء میں لاہور میں ہوا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

کردار:

خان بہادر	:	وہمی مریض
بیگم	:	خان بہادر کی بیوی
نجمہ	:	خان بہادر کی بیٹی
حکیم صاحب	:	خان بہادر کے چالاک معالج
اکبر	:	خان بہادر کی بیگم کا بھانجہ جو ڈاکٹر ہے

I

حکیم صاحب : کہیے حضور، مزاج مبارک! کیا حال رہا؟

بیگم : حکیم صاحب! آپ ان کا حال سنیے اور معائنہ فرمایئے۔ کل ڈاکٹر اکبر نے ان کو دیکھ کر آپ کی تشخیص سے اختلاف کیا ہے۔

خان بہادر : جی ہاں! وہ صاحبزادے بھی عجیب اناڑی نکلے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ اتنے دنوں تک میڈیکل کالج میں پڑھا ہے، پھر ولایت گیا ہے اور اب پریکٹس بھی اچھی خاصی کر رہا ہے، کچھ نہ کچھ جانتا ہی ہوگا۔ مگر وہ تو سخت جاہل ہے۔

بیگم : محض اس لیے کہ اس نے تمہاری ہاں میں ہاں نہیں ملائی؟ اس نے تمہارا معائنہ کر کے اپنی صحیح رائے دے دی۔

خان بہادر : خیر! آپ کا قصہ تو یہ ہے کہ گھٹنے پیٹ کی طرف جاتے ہیں، وہ آپ کا بھانجہ ہے، اس لیے اس کی جہالت بھی آپ کے نزدیک بڑی چیز ہے۔

بیگم : جاہل وہ اسی لیے تو ہے کہ اس کے نزدیک تم کو وہ بیماریاں نہیں ہیں، جو تمہارے خیال میں تم کو ہیں۔

خان بہادر : بھئی حکیم صاحب! یہ کمال دیکھیے ان صاحبزادے کا، کہ میں نے ان کو کہا کہ مجھ کو حرارت ہے، وہ تھرمامیٹر لگا کر اس نتیجہ پر پہنچے کہ گویا میں جھوٹا ہوں اور وہ شیشے کا سوا روپے والا قلم جس میں پارے کا ایک قطرہ جو ادھر ادھر ٹہلا کرتا ہے، میرے مقابلے میں سچا ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

میرا سر بھاری بھاری سا رہتا ہے۔ ان حضرت نے ایک صندوقچہ کھول کر ایک سیاہ پٹی باندھی میرے بازو پر اور ایک پھنکنا دبانا شروع کیا اور آخر میں کہہ دیا کہ بلڈ پریشر بھی ٹھیک ہے۔

سوچیے۔ بولیے

1. خان بہادر کے خیال میں اکبر جاہل کیوں ہے؟
2. خان بہادر کے خیال میں وہ کن بیماریوں میں مبتلا تھے؟
3. خان بہادر حقیقت میں کس مرض میں مبتلا تھے؟

II

حکیم: عجیب تشخیص ہے یہ تو غریب پرور۔ خیر چھوڑیے اس قصے کو، یہ فرمائیے کہ رات کو نیند کیسی آئی۔

خان بہادر: ویسے تو خوب سویا مگر جو شخص رات بھر سوتے میں بیداری کے خواب دیکھے وہ کچھ تھک ضرور جاتا ہے' چنانچہ صبح جب میں بیدار ہوا تو معلوم ایسا ہوتا تھا حکیم صاحب کہ گویا رات بھر سفر میں رہا ہوں۔

حکیم: وہ خستگی تو میں آپ کے چہرے پر بھی دیکھ رہا ہوں۔

بیگم: بالکل غلط۔ مجھے تو کوئی خستگی نظر نہیں آتی۔ اچھا خاصا بشاش چہرہ ہے۔ ڈاکٹر اکبر کی رائے پر عمل کر کے اگر صبح غسل کیا ہوتا اور ہوا خوری کو گئے ہوتے تو طبیعت اور بھی چاق ہوتی۔

خان بہادر: بہرحال تو میں یہ عرض کر رہا تھا حکیم صاحب کہ صبح کچھ مضمحل زیادہ تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ناشتہ بھی دل خواہ نہ کر سکا۔

بیگم: حکیم صاحب مجھ سے سنیے۔ ناشتہ میں حسب معمول دلیا اور دودھ تھا۔ پھر دو تلے ہوئے انڈے' دو مکھن کے ٹوسٹ جن پر جیلی خاصی مقدار میں لگائی گئی تھی اور دو چائے کی پیالیاں اور آخر ناشتہ کس کو کہتے ہیں؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

خان بہادر: اب کھانے کا وقت قریب ہے، مگر بھوک کا جیسے کوسوں پتہ نہیں۔ مجھے تو اب یہ شبہ ہو گیا ہے کہ میرے پیٹ میں معدہ ہے بھی یا نہیں۔ اور ہاں صاحب! صبح سے ایک عجیب شکایت یہ پیدا ہو گئی ہے کہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پیر سوج جاتا ہے۔ یہ فالج کا مقدمہ تو نہیں ہے حکیم صاحب؟

سوچیے۔ بولیے

1. دن میں خواب دیکھنے کا کیا مطلب ہے؟
2. خان بہادر کی طبیعت صبح کو مضمحل تھی۔ آپ خود کو مضمحل کب محسوس کرتے ہیں؟

III

(اسی وقت باہر ایک موٹر کار رکنے کی آواز آتی ہے)

بیگم : ارے دیکھو! میرا خیال ہے کہ اکبر میاں آئے ہیں۔ انہیں یہاں لے آؤ۔

(نجمہ دروازہ کھولتی ہے، ڈاکٹر اکبر اندر آتا ہے، دونوں آہستہ آہستہ باتیں کرتے ہوئے خان بہادر کے کمرے میں داخل ہوتے ہیں)

اکبر : (داخل ہوتے ہوئے) آداب عرض کرتا ہوں خالو جان، خالہ جان تسلیم اور آپ کی تعریف؟

خان بہادر: یہ میرے طبیب خاص، عمدۃ الحکماء حکیم اشرف صاحب ہیں۔ کیا سوجھ بوجھ ہے اور کیا تشخیص ہے!

اکبر : (ہاتھ ملاتے ہوئے) میرا نام اکبر ہے۔ بڑی مسرت ہوئی حکیم صاحب آپ سے مل کر۔ اچھا یہ بتایئے خالو جان کبھی آپ کے ہاتھ یا پیر سن تو نہیں ہو جاتے، یعنی سو تو نہیں جاتے۔

خان بہادر: ارے بھئی! میں بالکل یہی تکلیف بیان کر رہا تھا۔ ابھی میرا خیال یہ ہے کہ تم اب مرض کی تہہ کو پہنچ گئے ہو۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

بیگم : کوئی خطرناک بات تو نہیں ہے اکبر میاں؟

اکبر : خالہ جان احتیاط شرط ہے۔ انشاء اللہ خالو جان بالکل تندرست ہو جائیں گے۔ ان کو دو مرض ہیں۔ ایک کا نام انسائیکلو پیڈیا ہے اور دوسرے کا نام کانسٹنٹی نوپل۔

حکیم : بجا ارشاد ہوا غریب پرور، میری تشخیص بھی یہی تھی۔

خان بہادر: تشخیص تو آپ کی ضرور ہوگی مگر علاج اب میں اکبر میاں ہی کا کروں گا۔ گھر کی مرغی دال برابر ضرور ہوتی ہے مگر کیا سمجھ بوجھ ہے، یعنی پیروں کا سن ہونا سمجھ گئے، صبح کا اضمحلال سمجھ گئے۔

اکبر : آپ اطمینان رکھیے، میں ابھی آپ کے لیے دوا منگواتا ہوں۔ خالہ جان آپ ذرا میرے ساتھ آیئے۔

حکیم : میں گویا اب اجازت چاہتا ہوں۔

خان بہادر: (بلند آواز سے) ارے بھئی! حکیم صاحب کی فیس بھی بھیج دینا بیگم۔

بیگم : (دور سے) بھیجے دیتی ہوں۔ (آہستہ آواز میں) اکبر میاں یہ ان کو آخر ہو کیا گیا ہے؟

اکبر : چپ بھی رہیے خالہ جان! کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔ وہم کا علاج اسی طرح ہوتا ہے۔ نجمہ سے جو حال سنا تھا وہ ان پر ظاہر کر دیا۔ وہ معتقد بھی ہو گئے اور میری ساکھ بھی قائم ہو گئی۔

(دونوں ہنستے ہیں، پردہ گرتا ہے)

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہار خیال کرنا

سنیے، سمجھ کر بولیے

الف) ذیل کے سوال کا جواب اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

1. وہم سے کیا مراد ہے۔ وہم کی کچھ مثالیں دیجیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

روانی سے پڑھنا فہم حاصل کرنا

الف) مندرجہ ذیل مکالمے کس نے کس سے کہے؟

1. کہیے حضور! ''مزاج مبارک! کیا حال ہے؟'' ______________
2. ''اگر صبح غسل کیا ہوتا اور ہوا خوری کو گئے ہوتے طبیعت اور چاق ہوتی ______________
3. میں نے ان سے کہا کہ میرا سر بھاری بھاری سا رہتا ہے'' ______________
4. ''نجمہ سے جو سنا تھا وہ ان پر ظاہر کر دیا'' ______________
5. ''جی ہاں! وہ صاحبزادے بھی عجیب اناڑی نکلے'' ______________

ب) سبق پڑھیے اور سبق میں استعمال ہونے والے انگریزی زبان کے الفاظ کی فہرست تیار کیجیے۔

ج) ذیل کا پیراگراف پڑھیے اور دیے گئے جملوں کے آگے ✓ یا ✗ کا نشان لگائیے۔

وہم ایک ذہنی کیفیت ہے اور خیال وفکر کا ایک رویہ ہے جسے یقین کی متضاد کیفیت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ انسان مسلسل زندگی کے کسی نہ کسی مرحلے میں وہم و یقین کے درمیان پھنسا ہوتا ہے' خیال و فکر کے یہ وہ علاقے ہیں جن سے واسطہ تو ہم سب کا ہے لیکن ہم انہیں لفظ کی کوئی صورت نہیں دے پاتے۔

1. وہم یقین کی ضد ہے ( )
2. وہم ایک ذہنی کیفیت ہے ( )
3. وہم ایک خطرناک بیماری ہے ( )
4. انسان وہم و یقین کے درمیان کبھی نہیں پھنستا ( )
5. ہم کبھی کبھی وہم میں مبتلا ہوتے ہیں ( )

د) سبق میں استعمال ہونے والے محاوروں کو تلاش کر کے انہیں خط کشیدہ کیجیے۔

II اظہار مافی الضمیر، تخلیقی صلاحیت کا اظہار

خود لکھنا

الف: حسب ذیل سوالوں کے جواب 4 تا 5 جملوں میں لکھیے۔

1. اکبر اور حکیم صاحب کی تشخیص میں کیا فرق تھا؟ بیان کیجیے۔
2. '' گھٹنے پیٹ کی طرف جاتے ہیں'' عموماً یہ محاورہ کب استعمال ہوتا ہے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

3. حکیم صاحب، خان بہادر کی ہاں میں ہاں کیوں ملاتے تھے۔ وضاحت کیجیے۔
4. بیگم اور ڈاکٹر اکبر کے ہنسنے کی وجہ کیا تھی؟
5. خان بہادر نے ایک موقع پر جہالت کو بڑی چیز بتایا ہے۔ کیوں؟

ب) حسب ذیل سوالوں کے جواب 8 تا 10 جملوں میں لکھیے ۔

1. خان بہادر نے ابتدا میں ڈاکٹر اکبر کو جاہل کیوں سمجھا اور بعد میں اس سے علاج کروانے تیار ہو گئے' کیوں؟

III۔ تخلیقی اظہار/توصیف

1. آپ نے سبق ''وہمی'' پڑھا۔ اس سے آپ نے کیا سیکھا' اپنی ڈائری میں درج کریں۔

III زبان شناسی

لفظیات

الف) ذیل کے خط کشیدہ الفاظ کے معنی لکھ کر انھیں جملہ میں استعمال کریں:

1. ڈاکٹر کی تشخیص سے ہم مطمئن نہیں۔ ________ ________________
2. چاق و چوبند رہنے کے لیے ورزش ضروری ہے۔ ________ ________________
3. صبح کی سیر سے ہم بشاش ہو جاتے ہیں۔ ________ ________________
4. مسلسل محنت خستگی کا سبب بنتی ہے۔ ________ ________________

ب) ذیل کے جملوں کو ایک لفظ میں بیان کیجیے۔

تعلیم دینے والا : معلم
تعلیم پانے والا :
انصاف کرنے والا :
ترجمہ کرنے والا :
تصویر بنانے والا :
زیور بنانے والا :
کپڑے سینے والا :
لوہے کی اشیاء بنانے والا :
مٹی کے برتن بنانے والا :
علاج کرنے والا :

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21
SCERT TELANGANA

ج) ذیل کے خط کشیدہ الفاظ کی ضد سبق میں تلاش کر کے لکھیے۔

1. سفید رنگ پاکیزگی کی علامت ہے
2. مجھے یقین ہے کہ میں کامیاب ہوں گا
3. بیماری بڑھتی گئی جوں جوں دوا کی
4. ماہر ڈاکٹر کا علاج ہی بہتر ہوتا ہے

د) جنس غیر حقیقی

ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

- پیالہ قیمتی ہے۔ پیالی ٹوٹ گئی۔ ٹوکرا لاؤ۔ محمود نے ٹوکری لائی۔ شیشہ خالی ہے۔ یہ عطر کی شیشی ہے
- اوپر کی مثالوں میں پیالہ ٹوکرا اور شیشہ مذکر استعمال ہوئے ہیں۔ پیالی ٹوکری اور شیشی مونث استعمال ہوئے ہیں، جو تمام کے تمام غیر جاندار ہیں۔
- غیر جاندار اشیاء کی تذکیر و تانیث ''جنس غیر حقیقی'' کہلاتی ہے۔

پہچان: غیر جاندار اسماء کے آخر میں ''ا''، ''ہ'' ہو تو وہ عام طور پر مذکر ہوتے ہیں جیسے: لوٹا، تختہ، چمچہ، کپڑا وغیرہ۔ اسی طرح غیر جاندار اسماء کے آخر میں ی، ت، ٹ ہو تو وہ عام طور پر مونث ہوتے ہیں، جیسے: شیروانی، صورت وغیرہ۔

ھ) ذیل کے الفاظ جدول کے مطابق لکھیے۔

کھلونا، مٹھائی، روزہ، ہریالی، کرتا، خزانہ، سایہ، روپیہ، کوٹھری، دانہ، علاقہ....

جنس غیر حقیقی مذکر	جنس غیر حقیقی مونث

اس طرح جنس کی دو قسمیں ہیں:

جنس حقیقی: مذکر، مونث

جنس غیر حقیقی: مذکر، مونث

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

و) ذیل کے جملوں میں موجود اسماء کو مذکر جدول کے مطابق مونث لکھیے ۔

نشان سلسلہ	جملے	جنس حقیقی		جنس غیر حقیقی	
		مذکر	مونث	مذکر	مونث
1.	حامد نے سوئی خریدی				
2.	لڑکے نے دادی کو چمٹا دیا				
3.	ہمارے شہر کی عیدگاہ بڑی ہے				
4.	رضیہ نے میلے سے گڑیا خریدی				
5.	مزدور دن رات محنت کرتے ہیں				
6.	ہمالیہ دنیا کا بلند ترین پہاڑ ہے				

منصوبہ کام / لسانی سرگرمیاں

توہم پرستی سے متعلق محاوروں اور جملوں کو جمع کیجئے اور کمرۂ جماعت میں پڑھ کر سنائیے ۔

قول

وہم وہ بیماری ہے جو ہماری زندگی کو بیماری کی مانند چاٹ جاتی ہے ۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

1۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام ونسب: پہلے آپؓ کا نام عبدالکعبہ تھا۔ جب آپ اسلام میں داخل ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبداللہ رکھا ۔اس کی کنّیت ابوبکر اور صدیق وعتیق لقب تھے۔ آپ کے والد کا نام عثمان اور کنّیت ابوقحافہ تھی۔ والدہ کا نام سلمٰی تھا اور کنّیت اُمّ الخیر تھی۔ آپ قریش کی شاخ بنو تیم سے تھے۔ سلسلۂ نسب چھٹی پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر مل جاتا ہے۔تمام صحابۂ کرام میں آپ ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کی چار پشتیں صحابی تھیں۔یعنی آپ، آپ کے والد، آپ کے بیٹے عبدالرحمٰن اور آپ کے پوتے محمد عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ نوجوانی میں آپ کریمانہ اخلاق اور شریفانہ عادات سے متصّف تھے۔ شراب سے سخت نفرت تھی۔ دولت مند تھے اور اپنی دولت سے غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرتے تھے۔ ہر طرف آپ کی دیانت، راست بازی اور امانت کا شہرہ تھا۔ آپ کا شغل تجارت تھا۔

والدین: آپ کے والد حضرت عثمان بن عامر، مکہ کے شریف لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ بہت بڑی عمر پائی تھی۔ فتح مکہ تک تو اپنے پرانے مذہب ہی پر قائم رہے، پھر اپنے صاحب زادے کے ساتھ آں حضرتؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ انھیں کیوں تکلیف دی، میں خود ہی ان کے پاس چلا جاتا۔ پھر انھیں مشرف بہ اسلام کیا۔ آپؓ کی والدہ ام الخیر ابتدا ہی میں مسلمان ہوگئی تھیں۔

اسلام: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچپن ہی سے محبت تھی اور آپ کے مخصوص دوستوں میں ان کا شمار تھا۔ تجارت میں بھی کئی مرتبہ آپ کے ہم سفر رہے۔ جب اللہ نے آنحضرتؐ کو خلعتِ نبوت سے سرفراز فرمایا، تو سب سے پہلے آپ ہی نے اسلام قبول کیا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لایا کرتے تھے ،مگر ایک روز آپ چھپ کر، اچانک پہنچ گئے اور فرمایا ''مجھے ہجرت کا حکم ملا ہے۔ تم بھی چلنے کی تیاری کرو۔'' حضرت عائشہؓ اور حضرت اسماءؓ نے جلدی جلدی سامان سفر درست کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت کے لیے دو اونٹنیاں تیار کر رکھی تھیں۔ ایک اُنھوں نے آپ کی خدمت میں پیش کی اور دوسری پر خود سوار ہوئے۔

غار ثور: روانگی کے بعد پہلی منزل غار ثور تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اندر جا کر اس کو اچھی طرح صاف کیا اور تمام سوراخ بند کر دیے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے۔ اتفاقاً ایک سوراخ بند ہونے سے رہ گیا۔ ایک زہریلے سانپ نے نکل کر ابوبکرؓ کے پانو میں کاٹ لیا۔ درد کی وجہ سے ان کے آنسو نکل پڑے اور ایک قطرہ آں حضرتؐ کے روئے انور پر گر گیا۔ آپ نے آنکھ کھول کر پوچھا تو انھوں نے عرض کیا کہ سانپ نے کاٹ لیا۔ آپؐ نے اپنا لُعاب مبارک اس جگہ پر لگا دیا اور زہر کا اثر بالکل دور ہو گیا۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

ناکام تلاش: جس شب کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی، ابوجہل اور اس کے ساتھی، کاشانۂ نبوت کا محاصرہ کیے رہے۔ صبح کو اندر داخل ہوئے تو بے نیل مرام واپس لوٹے۔ یہاں سے وہ لوگ حضرت ابوبکرؓ کے گھر گئے اور حضرت اسماءؓ سے ان کے والد کا پتا دریافت کیا۔ انھوں نے لاعلمی ظاہر کی، انھیں یقین ہو گیا کہ دونوں مل کر چلے گئے۔ انھوں نے اعلان کر دیا کہ جو شخص محمدؐ کو گرفتار کرے گا، اسے ایک سو اونٹ انعام میں ملیں گے۔ لوگوں نے ہر طرف تلاش شروع کر دی۔ بعض غار تک بھی پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ یہ دیکھ کر گھبرا گئے۔ رسولؐ نے ارشاد فرمایا ''تم غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔'' چنانچہ وہ اِدھر اُدھر تلاش کر کے ناکام واپس لوٹ گئے۔

قیامِ مدینہ: چند روز تک قبا میں رہنے کے بعد رسول کریمؐ مدینہ تشریف لے آئے تو حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مکان میں قیام فرمایا اور حضرت ابوبکرؓ یہاں کے ایک معزز رئیس حضرت خارجہ بن زید ابی زبیرؓ کے مکان میں ٹھہرے۔ امن کی جگہ جو مل گئی تو اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کی تعمیر کا خیال آیا۔ پاس ہی زمین کا ایک ٹکڑا تھا جس کے مالک دو یتیم بچے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے پاس سے ان بچوں کو زمین کی قیمت ادا کر دی اور سب نے مل کر اس جگہ ایک مسجد تعمیر کی جس کا نام مسجد نبوی ہے۔

جنگِ بدر: مکہ سے مدینہ ہجرت کے باوجود دشمنوں نے یہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا اور ایک بڑی فوج لے کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ بدر کے مقام پر یہ جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں حضرت ابوبکرؓ نے اپنی جاں بازی کے خوب جوہر دکھائے۔ اس جنگ میں دشمنوں کے ستّر آدمی قید ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے مشورہ کیا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ آپؐ کو سب سے زیادہ حضرت ابوبکرؓ ہی کی رائے پسند آئی اور آپؐ نے اسی پر عمل کیا۔ چنانچہ تمام قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا۔

فراستِ صدیق: 10ھ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کیا۔ حضرت ابوبکرؓ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ واپسی پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا کہ اللہ نے ایک بندہ کو اختیار دیا کہ وہ دنیا اور آخرت میں سے ایک کو پسند کرے، لیکن اس نے آخرت کو ترجیح دی۔ حضرت ابوبکرؓ یہ سن کر رونے لگے تو صحابہ کرامؓ کو اس پر تعجب ہوا، مگر انھیں بہت جلد معلوم ہو گیا کہ حضرت ابوبکرؓ کا رونا بالکل صحیح تھا۔

جمع قرآن: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں تدریجاً قرآن نازل ہوتا رہا اور آپ کی نگرانی میں آیتیں اور سورتیں مرتب ہوتی رہیں۔ مگر سب کی سب ایک ترتیب کے ساتھ یکجا نہ تھیں بلکہ صحابۂ کرام ان کو کھجور کی شاخوں، ہڈیوں، چمڑے اور پتھر کی تختیوں پر لکھ لیتے، جب مرتدین اسلام و مدعیان نبوت سے لڑائیاں ہوئیں اور ان میں بہت سے حفاظ جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تو حضرت عمرؓ کو اندیشہ ہوا کہ اگر صحابہ کی شہادت کا یہ سلسلہ جاری رہا تو قرآن کا بڑا حصہ ضائع ہو جائے گا اس لیے حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو جمع قرآن کی طرف توجہ دلائی مگر انھوں نے ایسا کرنے سے اس بنا پر انکار کر دیا کہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

نے یہ کام اپنی زندگی میں نہیں کیا تھا۔مگر حضرت عمرؓ برابر اصرار کرتے رہے، یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ اس بات کی مصلحت کو سمجھ گئے اور انھوں نے حضرت زید بن ثابتؓ کاتب وحی کو اس کے لیے حکم دیا۔حضرت زیدؓ نے کوشش کر کے پورے حزم واحتیاط کے ساتھ ان متفرق اجزا کو ایک کتاب کی شکل میں یکجا کر دیا۔

خلافت: حضرت ابوبکرؓ کی خلافت سوا دو سال رہی۔اس زمانے میں متحدہ افواج نے بڑی فتوحات شام اور عراق میں حاصل کیں۔آخر کار 7/ جمادی الثانی 13 ہجری کے دن حضرت ابوبکرؓ نے سرد موسم میں غسل فرمایا۔اس سے آپ بخار میں مبتلا ہو گئے جو پندرہ روز تک رہا۔ یہاں تک کہ مسجد جانے کے قابل نہ رہے۔اس دوران حضرت عمرؓ فرائض امامت ادا کرتے تھے۔

جانشینی: جب مرض بڑھ گیا اور افاقہ سے مایوسی ہوگئی تو آپ نے صحابہؓ کرام سے جانشینی کی بابت مشورہ کیا اور اپنی طرف سے حضرت عمرؓ کا نام پیش کیا۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا کہ ان کے اہل ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں، مگر وہ کسی قدر سخت ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ ان کا باطن، ان کے ظاہر سے اچھا ہے۔پھر آپ نے حضرت عثمانؓ کو بلایا اور وصیت نامہ لکھوانا شروع کیا ۔ابھی ابتدائی الفاظ ہی لکھے تھے کہ انھیں غش آ گیا۔حضرت عثمانؓ نے یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ کا نام لکھ دیا۔جب ہوش میں آئے تو حضرت عثمانؓ سے پڑھنے کو کہا۔سنا تو بے ساختہ بول اٹھے''اللہ تمھیں جزائے خیر دے۔تم نے میرے دل کی بات لکھ دی۔پھر اپنے غلام کو مجمعِ عام میں سنانے کا حکم دیا۔اس کے بعد آپ خود بالا خانے تشریف لے گئے اور لوگوں سے فرمایا''میں نے اپنی کسی عزیز کو خلیفہ نہیں بنایا، بلکہ اس شخص کو منتخب کیا ہے جو لوگوں میں سب سے بہتر ہے۔'' سب نے اس حسن انتخاب پر سمعنا واطعنا کہا۔پھر آپؓ نے حضرت عمرؓ کو بلا کر بہت سی نصیحتیں کیں۔

رحلت، تجہیز وتکفین: اب تمام باتوں سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا:''بیت المال کا تمام قرض ادا کر دیا جائے۔میرے پاس مسلمانوں کے مال میں سے صرف ایک لونڈی اور دو اونٹنیاں ہیں، میرے مرتے ہی عمرؓ کے پاس بھیج دی جائیں۔'' آپ کی وفات کے بعد جب آپ کے گھر کا جائزہ لیا گیا تو بیت المال کی کوئی اور چیز وہاں موجود نہ تھی۔کفن کے متعلق فرمایا:''جو کپڑا میرے بدن پر ہے، اسی کو دھو کر دوسرے دو کپڑوں کے ساتھ دفن کر دینا'' حضرت عائشہؓ نے عرض کیا، یہ تو پرانا ہے، فرمایا''میرے لیے پھٹا پرانا ہی بس ہے۔مُردوں کی بہ نسبت زندوں کو نئے کپڑوں کا زیادہ حق ہے۔'' آپ نے پوچھا کہ آج کون سا دن ہے۔عرض کیا گیا دوشنبہ۔دریافت کیا کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کس روز عالم قدس کو تشریف لے گئے تھے؟ عرض کیا گیا، اسی روز فرمایا کہ میری بھی آرزو ہے کہ آج ہی رات، میں بھی یہاں سے رحلت کر جاؤں چنانچہ دوشنبہ کا دم ختم کر کے منگل کی شب کو تریسٹھ سال کی عمر میں 21/ جمادی الثانی 12/ہجری مطابق 21/اگست 634ء دو سال تین ماہ دس دن خلافت کر کے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

2۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام ونسب: آپ کا نام عمرؓ، کنیت ابوحفص، لقب فاروق تھا۔ والد کا نام خطاب اور والدہ کا حفتمہ۔ آپ کا سلسلۂ نسب آٹھویں پشت میں جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ آپ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان زمانۂ جاہلیت میں نہایت ممتاز تھا۔ آپ کے جداعلاعدّی، عرب کے باہمی جھگڑوں میں پنچ مقرر ہوا کرتے تھے اور جب کبھی قریش کا کوئی ملکی معاملہ پیش آتا تو یہی سفیر بن کر جایا کرتے تھے۔ چنانچہ یہ دونوں منصب آپ کے خاندان میں برابر چلے آرہے تھے۔ آپ کی والدہ ہشام بن مُغیرہ کی بیٹی تھیں۔ ان کا خاندان بھی نہایت معزز تھا۔ جب قریش لڑائی کے لیے نکلتے تو فوج کا اہتمام مغیرہ کے سپرد ہوتا۔

ظہورِ اسلام: حضرت عمرؓ جب ستائیس سال کے ہوئے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان۔ آپ اس آواز توحید کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ آپ کی کنیز لبینہ مسلمان ہوئیں، تو انھیں اس قدر مارتے تھے کہ تھک جاتے اور ایک دفعہ تو خود حضرتؐ کے قتل کے ارادے سے چلے۔ راستے میں اطلاع ملی کہ بہن اور بہنوئی بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔ یہ سننا تھا کہ تن بدن میں آگ لگ گئی۔ سیدھے بہن کے گھر پہنچے۔ وہ اس وقت قرآن کی تلاوت کر رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا ''تم اپنے باپ دادا کے دین سے منحرف ہوگئی ہو؟'' پھر اتنا مارا کہ وہ لہولہان ہوگئیں۔ بہن نے جوش میں آکر کہا ''ہاں میں مسلمان ہوں اور اس دین کو نہیں چھوڑ سکتی۔ بہن کو خون آلود دیکھ کر حضرت عمرؓ کچھ نرم پڑ گئے۔ فرمایا ''میں بھی قرآن سننا چاہتا ہوں۔'' سنا تو اس کی سچائی رگ و ریشہ میں اُتر گئی۔ سیدھے دربار رسالتؐ میں حاضر ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں تلوار دیکھ کر صحابہ کرامؓ کو تشویش ہوئی۔ حضرت امیر حمزہؓ نے کہا کہ اگر اخلاص وعقیدت کے ساتھ آیا ہے تو بہتر، ورنہ اسی تلوار سے اس کا سر قلم کردوں گا۔ حضرت عمرؓ اندر داخل ہوئے، تو خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور ان کا دامن پکڑ کر پوچھا ''کیا ارادہ ہے؟'' عرض کیا ''ایمان لانے آیا ہوں۔'' ان کے اسلام لانے پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ نے جوشِ مسرت سے اس زور کا نعرہ مارا کہ مکہ کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ آپ نے 6/نبوی میں اسلام قبول کیا۔ آپ چالیسویں مسلمان تھے۔ اس وقت تک مسلمان کھلم کھلا اپنے اسلام کا اظہار نہیں کرسکتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے قبول اسلام نے یہ حالت بدل دی اور آپ نے مسلمانوں کو لے کر خانہ کعبہ میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کی۔

ہجرت: آپ چھ سال تک برابر قریش کے مظالم برداشت کرتے رہے آخر رجب 13/نبوی میں مدینہ کی طرف ہجرت کی اجازت ہوئی تو آپ بھی آں حضرتؐ سے اجازت لے کر روانہ ہوئے۔ پہلے بیت اللہ گئے، طواف کیا اور نماز پڑھی، پھر مشرکین سے فرمایا ''اگر کسی کو مقابلہ کرنا ہے، تو باہر آکر کرلے۔'' مگر کسی کو ہمت نہ ہوئی۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

اذان: حضرت عمرؓ جب مدینہ پہنچے تو آپ نے قُبا میں قیام کیا۔ 632ء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ اب یہاں مسلمانوں میں روز بروز اضافہ ہونے لگا، تو آں حضرتؐ کو خیال ہوا کہ نماز کے اعلان کا کوئی طریقہ ہونا چاہیے۔ صحابہ کرام نے مختلف تجاویز پیش کیں۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن زید نے اذان کا خواب دیکھا، چنانچہ اس پر فیصلہ کیا گیا اور آج جو تمام دنیائے اسلام میں میں پانچ مرتبہ اذان دی جاتی ہے وہ آپ ہی کی تجویز تھی۔

غزوات: جنگ بدر میں آپ شریک تھے، غزوۂ احد میں بھی آپ پیش پیش تھے۔ 3 ہجری میں آپ کی صاحبزادی حضرت حفصہ ازواج مطہرات میں شامل کی گئیں۔ غزوۂ بنو نضیر (4 ہجری) اور جنگ خندق (5 ہجری) میں آپ شریک تھے۔ جنگ خیبر اور غزوۂ حنین میں آپ نے جانبازی کے جوہر دکھائے۔

خانگی زندگی: حضرت عمرؓ کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔ مدینہ میں زراعت بھی شروع کر دی تھی۔ خلیفہ ہونے کے بعد آپ کی تنخواہ مقرر ہو گئی جو معمولی خوراک اور لباس کے لیے کافی ہوتی۔ 15 ہجری میں جب دوسرے لوگوں کے وظائف مقرر ہوئے تو آپ کو بھی بدری ہونے کی وجہ سے پانچ ہزار درہم ملنے لگا۔ آپ کا گزارا عموماً روٹی اور روغن زیتون پر تھا۔

مساوات: آپ کو مساوات کا بہت زیادہ خیال رہتا تھا۔ قیصر و کسریٰ کے سفر آتے تو یہ تمیز نہ کر سکتے کہ ان میں شاہ کون ہے اور گدا کون؟

ایک مرتبہ آپ مدعا علیہ کی حیثیت سے زید بن ثابت قاضی مدینہ کی عدالت میں گئے۔ انھوں نے تعظیم کے طور پر جگہ خالی کر دی۔ آپ نے فرمایا "تم نے اس مقدمہ میں یہ پہلی ناانصافی کی ہے" پھر اپنے فریق کے پاس بیٹھ گئے۔ مدعی کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا اور حضرت عمرؓ کو دعوے سے انکار تھا، مدعی نے ان سے قسم لینی چاہی تو زید نے ان کے رتبۂ خلافت کا لحاظ کر کے مدعی سے کہا کہ وہ امیر المومنین کو معاف کر دیں۔ حضرت عمرؓ اس پر بہت غضب ناک ہوئے اور زید سے کہا "جب تک عام آدمی اور عمرؓ تمہاری نظر میں برابر نہ ہوں تم قاضی بننے کے اہل نہیں ہو۔"

رفاہِ عام: آپ مجاہدین کے گھروں پر جاتے، ان کا سودا لا دیتے۔ میدان جنگ سے قاصد آتا، تو فوجیوں کے خطوط گھروں پر پہنچاتے۔ اَن پڑھ لوگوں کے خطوط لکھ دیتے، اور رات کے وقت گشت کرتے۔ ایک دفعہ شب کے وقت پھرتے پھراتے مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر پہنچے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ اس قدر رات گئے ایک عورت کچھ پکار رہی ہے، اور بچے رو رہے ہیں۔ جا کر پوچھا تو اس نے جواب دیا۔ "بچے بھوک سے تڑپ رہے ہیں۔ میں نے خالی ہنڈیا چڑھا دی ہے کہ روتے روتے سو جائیں گے۔" آپ اسی وقت مدینہ آئے۔ بیت المال کا دروازہ کھول کر آٹا، گھی، گوشت اور کھجور لے کر چلے تو آپ کے غلام اسلم نے عرض

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

کیا" میں لے چلوں" فرمایا" قیامت کے روز تم میرا بوجھ نہیں اٹھاؤ گے۔" وہاں جا کر حضرت عمرؓ تو آگ سلگاتے رہے بڑھیا کھانا پکاتی رہی۔ کھانا کھا کر بچے اچھلنے کودنے لگے تو حضرت عمرؓ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ وہاں سے واپس ہونے لگے تو بڑھیا نے کہا" اللہ تمھیں جزا دے، خلیفہ تمھیں ہونا چاہیے تھا نہ کہ عمرؓ کو۔" حضرت عمرؓ نے فرمایا" کل مدینہ آنا اور بچوں کو ساتھ لانا، خلیفہ تمہارا کچھ وظیفہ مقرر کر دے گا۔"

بیت المال: حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں ایک مکان بیت المال کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ مگر وہ ہمیشہ بند رہتا تھا کیونکہ جو کچھ آتا تھا اسی وقت تقسیم کر دیا جاتا۔ چنانچہ جب وفات کے وقت انھوں نے بیت المال کا جائزہ لیا تو صرف ایک درہم نکلا۔ حضرت عمرؓ نے اس کا باقاعدہ محکمہ بنا دیا اور عبداللہ بن ارقم ایک معزز صحابی کو افسر خزانہ مقرر کیا۔ ایک دفعہ آپ نے قیصر روم کو خط لکھا ، تو آپ کی بیوی ام کلثومؓ نے بھی اس قاصد کے ہاتھ قیصر کی بیوی کو کچھ تحفے بھیجے۔ ملکہ نے بھی اس کے جواب میں ہدایا ارسال کیے جن میں ایک بیش قیمت موتی تھا۔ حضرت عمرؓ نے سنا، تو اسے بیت المال میں جمع کر دیا، اور فرمایا یہ قاصد مسلمان کا تھا اور اس کے مصارف بیت المال نے ادا نے کیے تھے۔ البتہ ام کلثوم کا جس قدر خرچ ہوا تھا، ان کو دلا دیا۔

تواضع: آپ کی خاکساری اور تواضع کی یہ کیفیت تھی کہ سفر شام کو تشریف لے گئے تو فرش خاک پر سوتے اور درخت کا سایہ آپ کے لئے سائبان کا کام دیتا۔ مسلمانوں نے آپ کے پھٹے پرانے کپڑے دیکھ کر دل میں کہا کہ عیسائی کیا کہیں گے، اس خیال سے آپ کی خدمت میں ترکی گھوڑا اور قیمتی لباس پیش کیا۔ آپ نے فرمایا" میرے لیے اسلام کی عزت کافی ہے"۔ ایک روز آپ صدقے کے اونٹوں کو تیل مل رہے تھے۔ ایک شخص نے دیکھا تو کہا یہ کام تو کسی غلام کا تھا۔ آپ نے فرمایا" مجھ سے بڑھ کر کون غلام ہوسکتا ہے۔ جو شخص مسلمانوں کا والی ہے وہ ان کا غلام بھی ہے۔" ایک مرتبہ آپ تقریر کر رہے تھے۔ دوران تقریر ایک شخص نے آپ کو کئی مرتبہ کہا" اے عمرؓ اللہ سے ڈر" لوگوں نے اسے روکا تو آپ نے فرمایا" اسے کہنے دو، اگر یہ لوگ نہ کہیں تو بے مصرف ہیں اور ہم نہ مانیں تو ہم۔" ایک دفعہ آپ نے منبر پر کھڑے ہوکر کہا" لوگو! اگر میں دنیا کی طرف جھک جاؤں، تو کیا کرو گے؟" یہ سنتے ہی ایک شخص نے تلوار کھینچ لی اور کہا" تمھارا سر اُڑا دوں گا۔" آپ نے بھی اس کی دلیری کو آزمانے کے لیے ڈانٹ کر کہا " تو امیر المومنین کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔" اس نے کہا" ہاں ہاں تیری شان میں۔" حضرت عمرؓ نے فرمایا" اللہ کا شکر ہے، قوم میں ایسے لوگ موجود ہوں کہ میں ٹیڑھا ہو جاؤں گا، تو مجھے سیدھا کر دیں گے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

3۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام ونسب: عثمان نام، ابوعبداللہ اور ابوعمر و کنیت، ذوالنورین لقب۔ والد کا نام عفان، والدہ کا نام اروی، پانچویں پشت پر آپ کا سلسلۂ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر مل جاتا ہے۔ اپنی ماں کی طرف سے آپ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بھی ہوتے ہیں۔ ذوالنورین لقب کی وجہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں، یکے بعد دیگرے، آپ کے نکاح میں آئیں۔

ایام جاہلیت میں آپ کا خاندان بہت زیادہ اقتدار و امتیاز کا مالک تھا۔ آپ کے جد اعلیٰ اُمیّہ بن عبد شمس قریش کے روٗسا میں تھے، ان ہی کی طرف شاہانِ بواُمیّہ منسوب ہیں۔ قریش کا قومی علم عقاب بھی اسی خاندان میں تھا۔

ہجرت نبوی سے 47 سال قبل یعنی واقعہ فیل کے چھٹے سال آپ پیدا ہوئے۔ اوائل عمر میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا۔ جوان ہوئے تو تجارت میں مشغول ہو گئے، اور اپنے اخلاق کریمانہ کی بدولت بہت جلد نمایاں ترقی حاصل کی۔

آپ کے تعلقات ایام جاہلیت ہی سے حضرت ابوبکرؓ سے دوستانہ تھے۔ ایک روز وہ حضرت ابوبکرؓ سے ملنے آئے تو اسلام کی بابت گفتگو شروع ہو گئی۔ انھوں نے قبول اسلام پر اپنی آمادگی ظاہر کی۔ دربارِ نبوت کو جانے ہی کو تھے کہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ نے انھیں کلمۂ شہادت پڑھا کر اسلام میں داخل کر لیا۔

ہجرت حبشہ: آں حضرت اپنی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کا نکاح آپ سے کر دیا۔ جب مشرکین نے حد سے زیادہ اذیتیں دینا شروع کیں تو آپ اپنی اہلیہ محترمہ کو لے کر ملک حبشہ کی طرف چلے گئے۔ فرزندانِ اسلام میں سے یہ پہلے مسلمان تھے، جو اہل وعیال سمیت ہجرت کر گئے۔ حبش میں چند سال رہنے کے بعد جب یہ مشہور ہوا کہ قریش مسلمان ہو گئے ہیں تو یہ مکہ چلے گئے مگر پھر نہ لوٹے۔ البتہ جب ہجرت مدینہ کی اجازت ملی تو آپ اہل وعیال سمیت مدینہ کو روانہ ہو گئے۔ وہاں جا کر حضرت اوس بن ثابت کے گھر میں مہمان بنے، جن سے بعد کو آپ کا بھائی چارہ کرا دیا گیا۔

جنگِ بدر کے سوا آپ تمام غزوات میں شریک رہے۔ اس غیر حاضری کا سبب یہ تھا کہ حضرت رقیہؓ بیمار ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں تیمارداری کے لیے مدینہ ہی میں چھوڑ دیا کہ شرکت کے ثواب اور مال غنیمت، دونوں میں حصہ ملے گا۔ حضرت رقیہؓ اس مرض میں فوت ہو گئیں۔ آپ اور اسامہ بن زید تجہیز و تکفین میں مشغول تھے کہ نعرۂ حق کی آواز سنائی دی۔ کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت زید بن حارثہؓ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ پر سوار مژدۂ فتح لا رہے ہیں۔ حضرت عثمانؓ کو دوہرا غم تھا۔ محبوب بیوی کا سانحۂ وفات اور جنگ بدر سے محرومی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آن کر اطمینان دلایا کہ ادائے فرض کی وجہ سے شرکت نہ ہو سکی۔ انھیں مجاہد قرار دیا۔ مال غنیمت میں سے ایک غازی کا حصہ عنایت کیا اور اپنی دوسری صاحبزادی ام کلثومؓ سے ان کا نکاح کر دیا۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

خلافت کے لئے انتخاب: تمام صحابہؓ کرام مسجد میں جمع ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے ایک مختصر مگر موثر تقریر کی۔ پھر حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ان کے بعد حضرت علیؓ نے ہاتھ بڑھایا۔ حضرت علیؓ کا بیعت کرنا تھا کہ لوگ بیعت کے لیے ٹوٹ پڑے۔ غرض ۴ رمحرم ۲۴ ہجری دوشنبہ کے دن اتفاق عام سے حضرت عثمانؓ مسند آرائے خلافت ہوئے۔

عام عادات: ضعفِ پیری کی بنا پر آپ آپ کی غذا نرم، ہلکی اور زود ہضم ہوئی تھی۔ مزاج میں صفائی بہت زیادہ تھی۔ روزانہ غسل فرماتے، عمدہ کپڑے پہنتے اور عطر لگاتے۔ بیہودہ اور متکبرانہ لباس سے پرہیز کرتے۔ رات کا بڑا حصہ عبادت میں گزرتا۔ کبھی کبھی ایک ہی رکعت میں تمام قرآن ختم کر دیتے۔ عموماً تیسرے روز روزہ رکھتے۔ جس سال آپ محصور ہوئے اس کے سوا آپ نے ہر سال حج کیا۔ مدینہ میں یہودیوں کے ایک کنویں کا نام بیئر رومہ تھا۔ آپ نے بیس ہزار درہم میں اسے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا، کیونکہ انھیں پانی کی بہت تکلیف تھی۔ 26 رہجری میں کعبہ کے گرد و پیش کے مکان خرید کر مسجد حرام کی توسیع کی۔ اسی طرح 29 ہجری میں مسجد نبوی میں اضافہ کیا۔ اس کی چونے اور پتھر سے تعمیر کی۔ رمضان میں مدینہ کے تمام رہنے والوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ آپ کی حیا تو ضرب المثل بن گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت عثمانؓ تنہائی اور بند کمرے میں بھی کبھی برہنہ نہیں ہوتے تھے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کی حیا کا لحاظ رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ صحابہؓ کے ساتھ بے تکلف تشریف رکھتے تھے۔ زانوے مبارک کا کچھ حصہ کھلا تھا کہ حضرت عثمانؓ کے آنے کی خبر ملی۔ آپ فوراً سنبھل کر بیٹھ گئے اور زانوے مبارک پر کھڑا برابر کر لیا۔ حضرت عثمانؓ کی عادت تھی کہ جمعہ کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے لوگوں سے اطراف و اکناف کے حالات پوچھتے۔ حج پر لوگوں کی شکایت سن کر ان کا تدارک فرماتے۔ آپ کے حسن انتظام کا نتیجہ یہ تھا کہ مصر کا خراج چالیس لاکھ تک پہنچ گیا۔ یعنی عہد فاروقی کے اعتبار سے پورا دُگنا۔ آپ کی سب سے بڑی مذہبی خدمت قرآن کریم کو اختلاف سے بچانا ہے۔ اس کی صورت یہ ہوئی کہ جب شام، مصر، عراق اور دوسرے علاقوں کی فوجیں آرمینیا اور آذربائیجان کی فتح میں مصروف تھیں۔ تو حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے دیکھا کہ ہر ایک کی قرأت ایک دوسرے سے جدا ہے اور ہر ایک اپنے آپ کو ہی درست سمجھتا ہے۔ واپس آ کر حضرت حذیفہؓ نے یہ تمام واقعات حضرت عثمانؓ کے گوش گزار کئے۔ تو آپ نے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے عہد صدیقی کا ترتیب دیا ہوا نسخہ لیا اور حضرت زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیرؓ اور سعد بن زبیرؓ اور سعد بن العاصؓ کو مامور کیا۔ اس کی اشاعت تمام ممالک اسلام میں کی۔ اس کے علاوہ اور جو مختلف لوگوں نے اپنے اپنے واسطے مصاحف تیار کیے تھے ان سب کو جمع کر کے معدوم کر دیا۔

فتوحات: حضرت عمرؓ کی خلافت میں ممالک مصر، شام اور ایران فتح ہو چکے تھے، اور انھوں نے نظم و نسق کے لیے ایک دستور العمل بنا لیا تھا۔ حضرت عثمان نے حضرت صدیقؓ کی نرمی کو اپنا شعار بنایا اور حضرت فاروقؓ کی سیاست کو مشعل راہ اور ایک سال تک برابر اسی پر عمل کرتے رہے۔ اگر انھوں نے کوئی تبدیلی کی تو صرف یہ کہ حضرت عمرؓ کی وصیت کے مطابق مغیرہ بن شعبہؓ کی جگہ

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو کوفہ کا والی بنا دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حکومت کے ابتدائی چھے سال نہایت امن و اطمینان سے گزرے۔

انقلاب کی تیاریاں: فتوحات کی وسعت نے مال و دولت میں کثرت و فراوانی پیدا کردی اور تجارت و زراعت نے لوگوں کو فارغ البال کردیا، اسی لیے قدرتی طور پر سادگی اور بے تکلفی کی جگہ تکلف اور عیش نے لے لی۔ آخراس ٹھاٹ کے بُرے نتیجے دنیا کے سامنے ظاہر ہوکر رہے۔ کوفہ شہر میں لوگ فتنہ و شورش انگیزی میں سب سے زیادہ مصروف تھے۔ انھوں نے اپنی ہمتیں بلند کیں ، بڑی ہوشیاری سے کام لیا اور مختلف طریق سے اپنے مقاصد و اغراض حاصل کرنے کی کوشش کی۔ کوفہ کی طرح بصرہ میں بھی ایک انقلاب پسند جماعت پیدا ہوگئی تھی ۔ یہاں کے والی عبداللہ بن عمر تھے۔ ان کے عہد حکومت میں ایک شخص حکیم بن جبلہ تھا، جو چوریاں کرتا، غریبوں کا مال لوٹتا اور میدان جنگ سے چھپ کر بھاگ جایا کرتا تھا۔ حضرت عثمان کے حکم سے اسے بصرہ میں نظر بند کردیا گیا اور اس کے ساتھیوں کو بھی شہر سے باہر نکلنے کی اجازت نہ تھی۔ سازشوں اور فتنوں کے لحاظ سے مصر بھی ایک بڑا انقلابی مرکز تھا۔

خواب: آپ جمعہ کے دن روزہ سے تھے۔ آپ نے اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کو خواب میں دیکھا۔ آپ فرمارہے ہیں ''جلد آجاؤ، ہم تمہارے افطار کے منتظر ہیں۔'' بیدار ہوئے تو فرمایا ''میری شہادت کا وقت آگیا ہے۔'' پھر آپ نے پاجامہ زیب بدن فرمایا جو تمام عمر کبھی نہ پہنا تھا۔ بیس غلاموں کو آزاد کیا، اور قرآن پاک کھول کر تلاوت میں مصروف ہوگئے۔''

شہادت: باغیوں نے آپ کے گھر کے دروازے میں آگ لگادی اور دیوار پھاند کر اندر گھس گئے ۔ حضرت علیؓ اور زبیرؓ کے صاحبزادے آپ کی حفاظت کے لیے آگئے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے انھیں واپس کردیا۔ شہادت کے وقت آپ کی زبان مبارک پر ''بسم اللہ توکل علی اللہ'' جاری تھا۔ آپ اس وقت قرآن پاک کی تلاوت کررہے تھے۔ آپ کے خون ناحق کا چھینٹا اس آیت پر پڑا، فسیکفیکھم اللہ و ھو السمیع العلیم (۲.۱۳۷) (ان سے خدا تمہارے لیے کافی ہوگا وہ سب کی سنتا ہے اور ہر ایک کے حال سے واقف ہے)

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

4۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام ونسب: آپ کا نام علیؓ، کنیت ابوتراب اور ابوالحسن، لقب حیدر اور خطاب امیر المومنین تھا۔ آپ کے والد کا نام ابوطالب، اور والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد تھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔ ہجرت سے اکیس سال پیشتر آپ کی ولادت ہوئی۔ ابوطالب کثیر العیال تھے اور تنگی کی وجہ سے انھیں پریشانی تھی۔ اس لیے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورہ سے حضرت عباسؓ نے جعفر کو اور آپ نے حضرت علیؓ کو اپنی پرورش میں لے لیا۔ جب ان کی عمر آٹھ سال کی ہوئی، تو اللہ نے اپنے رسول کو خلعت نبوت سے سرفراز فرمایا۔ ایک دفعہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ الکبریٰ کو نماز پڑھتے دیکھا تو حیران ہوکر پوچھا آپ کیا کررہے ہیں؟ آپ نے فرمایا ''میں اللہ کا نبی ہوں، اور تم کفر وشرک چھوڑ کر توحید قبول کرلو۔'' چنانچہ بچوں میں آپؓ ہی سب سے پہلے مسلمان ہوئے۔

ایثار خدمت و جاں نثاری: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کا ارادہ کیا تو حضرت علیؓ کو اپنی جگہ پر سُلا دیا۔ آپ عدیم المثال جرأت اور بے نظیر شجاعت کے ساتھ سو گئے۔ اس ایثار خدمات و جانثاری و جاں سپاری کی مثال تاریخ میں بہت کم ملے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ دو تین روز تک مکہ میں ٹھہرے۔ جن لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لین دین تھا اس سے فراغت حاصل کی۔ تمام امانتیں دے دینے کے بعد مدینہ کو روانہ ہوگئے اور حضرت ابوایوبؓ انصاری کے مہمان ہوئے۔ مسجد نبوی کی تعمیر میں آپ شریک تھے اور اینٹ گارا لاکر دیتے تھے۔

غزوات: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین سو تیرہ جاں نثاروں کے ساتھ میدانِ بدر کو جارہے تھے، تو آپ کے آگے آگے دو سیاہ علَم تھے۔ ان میں سے ایک حضرت علیؓ کے ہاتھ میں تھا۔ اس لڑائی میں آپ نے جانبازی کے جوہر دکھائے، ولید کو قتل کیا۔ آپ کو مال غنیمت میں سے ایک زرہ، ایک اونٹ اور ایک تلوار ملی۔ 2ر ہجری میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے نکاح میں آئیں۔ دس گیارہ ماہ کے بعد رخصتی ہوئی تو حارثہ بن نعمان کا گھر کرایے پر لے سیدہ النساء کو لے آئے۔ میکے سے آپ کو ایک پلنگ، ایک بستر، ایک چادر اور دو چکیاں دو مشکیزہ ملا۔ 7ر شوال 3ھ میں معرکۂ اُحد پیش آیا۔ مسلمانوں کی فتح جب شکست سے تبدیل ہوگئی تو حضرت علیؓ نے علَم اپنے ہاتھ میں لیا اور مشرکین کے علم بردار ابوسعید بن ابی طلحہ پر اس زور سے حملہ کیا کہ وہ فرش خاک پر تڑپنے لگے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوگئے، تو حضرت فاطمہؓ زخم دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے پانی زخم پر ڈالتے تھے۔ جب خون بند نہ ہوا تو حضرت فاطمہؓ نے چٹائی جلا کر راکھ سے زخم بند کردیا۔ 7ر ہجری میں جنگ خیبر پیش آئی۔ کئی بار صحابہؓ نے باری باری قلعہ کو فتح کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو بلا کر علم عطا فرمایا۔ حضرت علیؓ ان دنوں آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں پر لگایا اور یہ بالکل اچھے ہوگئے۔ انھوں نے ہاتھ میں علم لیتے ہی یہودیوں کے مشہور سردار مرحب کو قتل کیا اور ایک ہی حملہ میں خیبر فتح کرلیا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

انتخاب خلافت: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد تین دن تک شہر پر باغیوں کی حکومت تھی۔ اکثر بزرگان امت مدینہ سے باہر دوسرے مقامات میں تھے۔مفسدین کی نظر میں خلافت کا مستحق حضرت علیؓ سے بڑھ کر کوئی نہ تھا۔اس لیے آپ سے درخواست کی گئی کہ آپ اس بارِ عظیم کو اپنے کندھوں پر اٹھالیں مگر آپ نے صاف انکار کر دیا۔مہاجرین وانصار نے آپ کو مجبور کیا تو آپ اس کے لیے آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ 21/ ذی الحجہ 35 ہجری دوشنبہ کے دن مسجد نبوی میں آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوئی۔جس قدر جلیل الشان صحابہ کرام اس وقت مدینہ میں موجود تھے وہ بھی اس بیعت میں شریک ہو گئے جو لوگ اس سے بچنا چاہتے تھے وہ شام چلے گئے۔ بیعت کے بعد آپ نے نہایت فصیح و بلیغ خطبہ دیا، جس میں حکمت و دانائی کے موتی بکھیر دیے۔تقویٰ کی طرف توجہ دلائی اور ہر شخص کی ذمہ داری بتائی۔

خانگی زندگی: ابتداء میں محنت مزدوری اور مال غنیمت پر گزارا تھا۔فتح خیبر کے بعد آپ کو وہاں جاگیر مل گئی۔حضرت عمرؓ نے بدری ہونے کی وجہ سے ان کا پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔ جب خود خلیفہ ہو گئے تو بیت المال سے بقدر ضرورت وظیفہ ملنے لگا۔ آپ کی تمام آمدنی فقرا اور مساکین پر خرچ ہوتی تھی۔آپ سادہ طور پر رہتے اور روکھا پھیکا کھاتے۔عمامہ بہت پسند کرتے، تہد نصف ساق تک ہوتی اور پیوند لگے ہوئے کپڑے پہن لیتے۔آپ نہایت حیادار تھے۔اُحد میں ایک کافر پر حملہ کیا۔اس حملہ سے اس کے اوسان اس قدر خطا ہو گئے کہ اس کو اپنے جسم کا بھی ہوش نہ رہا اور ننگا ہو گیا۔حضرت علیؓ نے دیکھا تو اس کو چھوڑ کر چلے آئے۔

اصابت رائے: حضرت علیؓ نہایت صائب الرحمہ تھے۔حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ ہر بات میں ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔نہاوند کی جنگ میں حضرت عمرؓ مصروف تھے۔آپ نے صحابہ سے مشورہ کیا مگر سب سے بہتر رائے آپ کو حضرت علیؓ کی معلوم ہوئی۔انھوں نے فرمایا ''اگر شام سے فوجیں ہٹ گئیں تو دشمن ان مفتوحہ مقامات پر قابض ہو جائے گا اور اگر آپ مدینہ سے باہر چلے گئے تو عرب میں گڑبڑ پھیل جائے گی، میری رائے یہ ہے کہ آپ یہاں سے نہ ہٹیں اور دوسرے مقامات سے ایک ایک ثلث فوجیں میدانِ جنگ کو روانہ کر دی جائیں'' حضرت عمرؓ نے فرمایا ''میرا بھی یہی خیال ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی اصابت رائے کی خاص طور پر تعریف کی ہے۔آپ یمن کے قاضی مقرر کیے گئے اور بہترین قاضی ثابت ہوئے۔ آپ نے جن مقدمات کا فیصلہ کیا دربار رسالتؐ نے بھی انھیں ویسا ہی قائم رکھا۔ یہاں پر چند فیصلے نقل کیے جاتے ہیں کہ جو ہر شناس آپ کی خداداد قابلیت کا اندازہ کر سکیں۔

چند لوگوں نے ایک شخص کو چوری کے جرم میں آپ کے سامنے پیش کیا اور دو گواہ بھی لے آئے۔حضرت علیؓ نے گواہوں کو دھمکایا کہ اگر تمہاری شہادت غلط ثابت ہوئی تو تمہیں سخت سزا دوں گا۔پھر کام میں لگ گئے۔فراغت کے بعد کیا دیکھتے ہیں کہ دونوں گواہ چل دیے۔آپ نے ملزم کو بے گناہ پا کر چھوڑ دیا۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

ایک اور دلچسپ مقدمہ آپ کے سامنے لایا گیا۔ دو شخص ہم سفر تھے۔ ایک کے پاس تین، دوسرے کے پاس پانچ روٹیاں تھیں۔ دونوں مل کر کھانے کو بیٹھے تو ایک اور مسافر ان کے ساتھ شریک ہو گیا اور چلتے وقت اس نے اپنے حصے کی روٹیوں کی قیمت آٹھ درہم ادا کر دی۔ پانچ روٹی والے نے اپنی پانچ روٹیوں کی قیمت پانچ درہم رکھ کر باقی تین درہم دوسرے کو دینا چاہے۔ وہ راضی نہ ہوا، اور نصف قیمت طلب کی۔ اب یہ مقدمہ حضرت علیؓ کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے دوسرے سے فرمایا کہ تم اپنے ساتھی کا فیصلہ قبول کر لو، تمھیں نفع مل رہا ہے۔ مگر اس نے انکار کیا کہ حق کے ساتھ جو مل جائے وہ بہتر ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حق تو یہ ہے کہ تم ایک درہم کے اور تمہارا ساتھی سات درہم کا مستحق ہے۔ یہ فیصلہ سن کر وہ حیران و ششدر رہ گیا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا تم تین آدمی تھے۔ تمہاری تین اور تمہارے رفیق کی پانچ روٹیاں تھیں، تم دونوں نے برابر کھالیں اور تیسرے کو بھی برابر کا حصہ دیا۔ تمہاری روٹیوں کے حصے تین جگہ کیے جائیں تو 9 ہوتے ہیں اور تمہارے ساتھی کی پانچ روٹیوں کے تین تین ٹکرے ہوں تو وہ پندرہ بنتے ہیں اور دونوں کا مجموعہ 24 ہوتا ہے۔ تینوں میں سے ہر ایک نے برابر کے ٹکڑے کھائے تو ہر ایک کو آٹھ آٹھ ٹکڑے ملتے ہیں۔ تم نے اپنے 9 میں سے 8 خود کھائے اور ایک تیسرے مسافر کو دیا۔ تمہارے ساتھی نے آٹھ ٹکڑے کھائے اور باقی سات تیسرے کو دیے، اس لیے تم ایک درہم اور تمہارا ساتھی 7 درہم کا حق دار ہوا۔

ملکی نظم و نسق: حضرت علیؓ اپنے عہدِ خلافت میں حضرت عمرؓ کے نقشِ قدم پر چلنا چاہتے تھے اور انھوں نے جو انتظامات کر دیے تھے، ان میں کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ نجران کے یہودیوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ انھیں حجاز میں آباد ہونے کی اجازت دیں جو ان کا آبائی وطن تھا۔ مگر آپ نے ارشاد فرمایا ''میں ہرگز اجازت نہیں دے سکتا۔ حضرت عمرؓ کا فیصلہ نہایت صحیح تھا۔''

آپ اپنے عمّال کی بھی سخت نگرانی کرتے تھے۔ ان سے پائی پائی کا حساب مانگتے تھے اور اس میں قریب و بعید کا کوئی امتیاز نہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس والی بصرہ نے بیت المال سے ایک بہت بڑی رقم لے لی تھی۔ حضرت علیؓ نے ان سے سختی کے ساتھ مطالبہ کیا وہ ڈر کر مکہ چلے گئے۔ حضرت علیؓ کی ذاتِ گرامی اعلا دین اخلاق و محاسن کی جامع تھی۔ فصاحت و بلاغت میں آپ بے نظیر تھے۔ زہد، ترکِ دنیا، ایثار، رضا جوئی، حق گوئی اور عبادت و ریاضت، آپ کے طرۂ امتیاز تھے۔ تمام عرب آپ کی شجاعت کا لوہا مانتا تھا۔ افسوس کہ آپ کا زمانۂ خلافت شورش اور خانہ جنگی کا عہد ہو گیا اور دنیا آپ کے فیوض و برکات سے محروم رہ گئی۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

فرہنگ

اترانا	:	غرور کرنا
احسان	:	بھلائی کرنا
احوال	:	کیفیت، حالات
ارض	:	زمین
استر	:	دوہرے کپڑے کے نیچے کی تہہ
اطاعت	:	فرماں برداری
انسائیکلوپیڈیا	:	وہ کتاب جس میں جملہ علوم وفنون کے بارے میں معلومات درج ہو/ قاموس العلوم
اولے	:	برف کے ٹکڑے جو بارش میں گرتے ہیں
اوہام	:	(وہم کی جمع)، ذہنی تصور، تخیل
اوہام	:	وہم کی جمع، خام خیالی
ایندھن	:	لکڑی، کوئلہ، جلانے کی چیزیں
آلودگی	:	ناپاکی، آلائش، ملاوٹ
آلودہ	:	گندہ، ناپاک
بدولت	:	سبب سے
بدی	:	برائی
برادری	:	رشتہ داری، بھائی چارہ، قرابت داری
برکت	:	کثرت، نعمت کی زیادتی
برہمی	:	غصہ، خفگی، ناراضگی
بشاش	:	خوش وخرم/ تر وتازہ
بے شعور	:	بے عقل
بے گانگی	:	بے تعلقی

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

پربت	:	پہاڑ
پرستش	:	عبادت، بندگی
پنچ	:	پنچایت کرنے والے
پوستین	:	بال دار چمڑے کا کوٹ، کھال کا کوٹ
پہلو بدلنا	:	مراد دریا کا لہرا کر بہنا
پھولوں کو زرد ینا	:	مراد پھولوں کو طرح طرح کے رنگ وروپ سے سجایا ہے۔
پیہم	:	مسلسل، لگاتار
تاجر	:	تجارت کرنے والا
تحفظ	:	بچاؤ، حفاظت، احتیاط
تشخیص	:	مرض کا پہچاننا، شناخت
تقلید کرنا	:	پیروی کرنا، نقل کرنا
تکلف	:	تکلیف اٹھا کر کوئی کام کرنا
تمکنت	:	بردباری، وضع داری، بزرگانہ شان وشوکت، غرور
جزوبدن	:	جسم کا حصہ
چاق	:	تندرست، چست۔پھرتیلا
حاضر جواب	:	کسی بات کا فوراً جواب دینے والا
حسن آخرت	:	آخرت کی بھلائی
حقارت	:	نفرت، ذلت
حقیر	:	چھوٹا، ادنیٰ، ذلیل وخوار
حکایت	:	کہانی، داستان، قصہ
خستگی	:	زخمی ہونا، تھکن
خورشید	:	سورج
دام	:	قیمت، جال
دانش	:	علم، عقل، سمجھ بوجھ
دلخواہ	:	پسندیدہ

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

دوکاندار : دکان کا مالک، تاجر

دھرتی : زمین

راحت : آرام، آسائش، آسودگی

روک ٹوک : مزاحمت

ساکن : بغیر کسی حرکت کے، بغیر ہلے جلے

سائبان : چھپر، ڈھابہ، چھجا

سائیس : گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے والا

سرکش : نافرمان، باغی

ساکھ : اعتبار/بھرم/اچھی شہرت

سعادت : خوش نصیبی، نیکی، بھلائی

سما : آسمان

سناٹا : ہو کا عالم، سنسان

سیاہ گھوڑا : جس پر دوسرے رنگ کے دھبے ہوں۔

سیراب کرنا : پانی سے بھر دینا

شاد : خوشحال، خوش، خرم، مسرور، خوشنود

شعور : حس، ادراک، عقل، سلیقہ، تمیز، پہچان

صبر : برداشت

طبیب : علاج معالجہ کرنے والا/ڈاکٹر

ظلم : ستم، زیادتی

عالم : دنیا

عبادت : پرستش کرنا، خدا کی بندگی کرنا

عزت : آبرو

عصیاں : گناہ

عصیاں : گناہ، جرم، خطا، قصور

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

عقبیٰ	:	آخرت، جیتنے والا
عیاں	:	ظاہر
غالب	:	فتح مند، جیتنے والا
غریب پرور	:	غریبوں کو پالنے والا/فیاض
فتور	:	خلل، خرابی، نقص، رخنہ
فرشتہ	:	اسلامی عقیدہ کے مطابق ایک مخلوق جو نور سے بنی ہے۔
فضیلت	:	بڑائی
فلک	:	آسمان
قدر و منزلت	:	عزت
قصوروار	:	خطا کرنے والا، گنہگار
قمر	:	چاند
کام گاری	:	خوش نصیبی
کانسٹنٹی نوپل	:	شہر کا نام/قسطنطنیہ کو کہا جاتا ہے
گنگا بہانا	:	سخاوت کرنا، بہت زیادہ دینا، فائدہ پہنچانا
گنگوتری	:	ہمالیہ کا وہ مقام جہاں سے گنگا نکلتی ہے
لالہ زار	:	چمن، باغ
مالدار	:	دولت مند
محترز	:	احتراز کرنے والا، بچنے والا
مرید	:	مطیع، فرمابردار، معتقد
مصلحت	:	خیراندیشی، نیک اصلاح، اچھا مشورہ
مصیبت	:	رنج، تکلیف، مشکل
مضمحل	:	کمزور/لاغر۔ مغموم
معاشرت	:	سماجی زندگی
معاشرت	:	کسی کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرنا

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

معانی وارشادات	:	اقوالِ زریں
معتقد	:	اعتقاد رکھنے والا
معزز	:	عزت والا
معطر	:	خوشبو پھیلانے والا
مینہ	:	بارش
ناز کرنا	:	فخر کرنا
نثار ہونا	:	قربان ہونا
نجاست	:	گندگی، ناپاکی
نفرت	:	ناپسندیدگی، کراہت، ناگواری
نقش ونگار	:	مراد ہوا کے چلنے سے پانی میں لہروں کا بننا
نقشے جمائے تو نے	:	مراد یہ کہ گنگا جہاں جہاں سے بہتی ہے، ان علاقوں کو سرسبز وشاداب کردیا
نمودار	:	ظاہر
نور	:	روشنی، رونق
نیک	:	اچھا
وار	:	حملہ
واعظانہ	:	نصیحت آمیز
وحشت	:	گھبراہٹ، دیوانگی
وہم	:	شک / بے اعتباری / دماغ کی وہ قوت جو فاسد خیالات پیدا کرتی ہے
ہانکنا	:	دوڑانا
ہوگا کل خراب	:	عاقبت خراب ہوگی

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA